257

اِنّ مِنَ الشِّعرِ لَحِکمۃً

لَقَد خَلَقنَا الاِنسَانَ فِی اَحسَنِ تَقوِیم

جمیع النوادر

شاعری ۱۳ھجری

ابتدائے شاعری سے تواریخ کا پہلا دیوان

ذخیرۂ محمد وسلمان مجدد

از قاضی محمد تحسین صدیقی بیدلؔ بجنوری

احقر التلامذہ نواب فصیح الملک بہادر داغ دہلوی مرحوم

Marfat.com

Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi
Preserved in Punjab University Library.

پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ
پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ

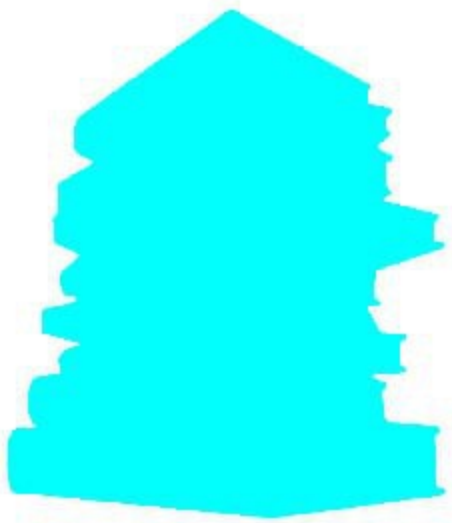

Marfat.com

Marfat.com

محمد انوار مجددی
ستمبر ۶۹ء

257

اِنَّ مِنَ الشِّعرِ لَحِکمَۃً

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ

جَمِیعُ النَّوَادِرِ

سَنَۃ ۱۳۱۷ ھِجْرِی

اِبتدائے شاعری سے تواریخ کا پہلا دیوان

از قاضی محمد تحسین صدیقی بیدلؔ بجنوری

احقر التلامذہ نواب فصیح الملک بہادر داغ دہلوی مرحوم

Marfat.com

136802

جملہ حقوق بحق مصنّف محفوظ ہیں

قیمت چھ روپے

شیخ محمد امین نے پنجاب پریس لاہور وطن بلڈنگ سے چھپوائی

Marfat.com

فہرستِ مضامین

	مضمون	صفحہ
۱	**حمد و نعت**	۱
	بارگاہِ قاضی الحاجات	۱
	نذرِ عقیدت جدِ امجد کے حضور میں	۱
۲	شانِ صدیق اکبرؓ	۲
۳	موت اہلی قاضی حسن رجانی	۳
۴	**قطعاتِ تاریخ ولادت**	۴
	ولادت سرورِ عالم صلعم	۴
۱	فرزندِ چراغ الدین	۴
۲	فرزندِ دوم مصنف	۵
۳	فرزندِ چہارم مصنف	۵
۴	شاہزادۂ مکرم جاہ دکن	۵
۵	فرزندِ مسٹر انعام الرحیم	۶
۶	دسر " مصطفےٰ خاں	۶
۷	" پروفیسر محمد تسنیم صدیقی	۶
۸	معذرت از صدیق علیخاں	۷
۹	نبیسہ مسٹر نبی احمد	۷
۱۰	دختر محمد امین صدیقی	۷
۱۱	فرزندِ پروفیسر ریاض احمد	۸
۱۲	" نور اللطیف خاں	۸
۱۳	" محمد اسلم	۹
۱۴	" محمد امین صدیقی	۹
	فرزند مسٹر رفیع اللہ	۹
	" مسٹر خلاق احمد خاں	۱۰
	" مسٹر عبدالحمید قریشی	۱۰
	" مسٹر مقبول الٰہی	۱۰
	دختر محمد امین صدیقی	۱۱
	فرزند عبدالرشید انصاری	۱۱
	" کیپٹن زمرد خاں	۱۱
	" فرزند مسٹر محمد مبین صدیقی	۱۲
	دختر پروفیسر محمد تسنیم صدیقی	۱۲
	فرزند جسٹس ہدایت اللہ	۱۲
	" ڈاکٹر ریاض الاسلام	۱۳
	دختر محمد مبین صدیقی	۱۳
	فرزند مسٹر محمد متین	۱۳
	دختر مسٹر کاظم شیر	۱۴
	فرزند مسٹر الطاف اللہ	۱۴
	" مسٹر عبدالوحید خاں	۱۴
	دختر خواجہ چراغ حسین	۱۴
	فرزند عبدالمتین انصاری	۱۵
	دختر محمد مبین صدیقی	۱۵
	خویہرزادہ مسٹر گلشیر علی	۱۵
	فرزند مسٹر غلام حسین بٹ	۱۵
	فرزند مسٹر رفیع اللہ	۱۵
	" مسٹر خلاق احمد خاں	۱۶
	" مسٹر عنایت حسین	۱۶
	" مسٹر آفتاب احمد صدیقی	۱۶
	" مسٹر قمر الدین	۱۶
۵	**مولود کے کان میں اذان**	۱۷
	دختر مسٹر مبین صدیقی	۱۷
۶	**عقیقہ**	۱۷
	نبیسہ عطا محمد خاں	۱۷
۷	**سوغات کرشنہ ٹوپی**	۱۸
	از بیگم نعمان انصاری	۱۸
	" فضلِ عظیم	۱۸
	" عبدالغفار	۱۸
	" شاہدہ خاتون	۱۹
	از بیگم شرف الحق	۱۹
	از محترمہ اماں بی صاحبہ	۱۹
	از برخورداری فاطمہ	۲۰
	از پروفیسر محمد تسنیم صدیقی	۲۰
۸	**بچوں کی تصاویر**	۲۰
	عطیہ خاتون سلمہا	۲۰
	سعیدہ انجم سلمہا	۲۱
	معین الرشید سلمہٗ	۲۱
	ظفر شاہین سلمہٗ	۲۱
	سہیل سلمہٗ	۲۱
۱۰	**رسمِ ختنہ**	۲۲
	جگر گوشۂ خواجہ لطیف احمد	۲۲
	نبیسہ خانبہادر فضل الکریم خاں	۲۲
	برخوردار اعجاز علی سلمہٗ	۲۲
	" جاوید ریاض سلمہٗ	۲۳
۱۱	**رسمِ بسم اللہ**	۲۳
	عبدالحفیظ سلمہٗ	۲۳
۱۲	**روزہ کشائی**	۲۳
	فرزندانِ قاضی جعفر علی صدیقی	۲۳
۱۳	**آغازِ تعلیم**	۲۴
	معین الرشید صدیقی	۲۴
۱۴	**نتائجِ امتحانات**	۲۴
	طاہرہ خاتون سلمہا	۲۴
	خواجہ محمد صادق	۲۴
	دخترانِ خواجہ محمد حسین	۲۵
	ڈاکٹر محمود حسن خطیب	۲۵
	مسٹر محمد مبین صدیقی	۲۵
	مسٹر عبدالمتین انصاری	۲۶
	برخورداری حبیب النسا	۲۶

Marfat.com

ب

نمبر	مضمون	صفحہ
۸	برخورداری حبیبہ خاتون	۲۶
۹	〃 نعیمہ خاتون	۲۶
۱۰	مسٹر عبدالمعین انصاری	۲۷
۱۱	مسٹر قمرالدین صدیقی	۲۷
۱۲	مسٹر افتخار احمد صدیقی	۲۷
۱۳	مسٹر مسعود الحق صدیقی	۲۸
۱۴	مسٹر عبدالمتین انصاری	۲۸
۱۵	برخورداری شاہدہ خاتون	۲۹
۱۶	〃 راشدہ خاتون	۲۹
۱۷	مسٹر یوسف خاں	۲۹
۱۸	〃 محی الدین سلمہٗ	۲۵۴
۱۵	**اصحتیانی از علالت**	
۱	برخوردار شوکت علی	۳۰
۲	عزیز محمد نسیم انصاری	۳۰
۳	برخورداری عطیہ خاتون صدیقہ	۳۰
۴	اخوی الحاج محمد نسیم	۳۰
۵	برخوردار معین الرشید	۳۱
۶	〃 محمد مبین صدیقی	۳۱
۷	آنریبل محمد علی	۳۲
۸	برخورداری سعدیہ خاتون	۳۲
۹	عزیز خواجہ مقبول حسین	۳۲
۱۶	**سالگرہ**	
۱	حضور نظام دکن	۳۳
۲	برخوردار معین الرشید	۳۳
۳	برخوردار معین الرشید	۳۳
۴	〃 〃 〃	۳۳
۵	دعا برائے 〃	۳۴
۶	سالگرہ ظفر شاہین سلمہٗ	۳۴
۷	دعا برائے عطیہ و سعدیہ	۳۴
۸	سالگرہ معین الرشید	۳۵
۹	〃 ظفر شاہین سلمہٗ	۳۵
۱۰	〃 سہیل سلمہٗ	۳۵
۱۱	〃 شاعر بنگال قاضی نذرالاسلام	۳۶
۱۲	〃 طلعت سلمہا	۳۶
۱۷	**برتقررات و ترقیات**	
۱	خانبہادر عبداللطیف خاں	۳۶
۲	〃 فضل الکریم خاں	۳۷
۳	ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خاں	۳۷
۴	مولوی خیرالدین	۳۷
۵	مسٹر ولی اللہ	۳۷
۶	مسٹر عبدالشکور صدیقی	۳۸
۷	مسٹر انعام الرحیم	۳۸
۸	عطا محمد خاں	۳۸
۹	〃 〃	۳۸
۱۰	پروفیسر محمد تسنیم صدیقی	۳۸
۱۱	مسٹر ہدایت اللہ	۳۹
۱۲	برخورداران مبین و متین	۳۹
۱۳	مسٹر فضل عظیم صدیقی	۴۰
۱۴	خواجہ محمد حسین صاحب	۴۰
۱۵	شیخ محمد عالم بٹ	۴۰
۱۶	آنریبل آر کے پٹیل	۴۱
۱۷	ڈاکٹر ارشاد علی	۴۱
۱۸	برخوردار محمد امین صدیقی	۴۲
۱۹	عزیز مجتبیٰ حسن زنجانی	۴۲
۲۰	شریمان آر کے پٹیل	۴۲
۲۱	جنرل ایوب خاں	۴۲
۲۲	صدیقی برادرس	۴۳
۲۳	آنریبل دولتانہ	۴۳
۲۴	ایڈمرل حاجی محمد صدیق چودھری	۴۴
۲۵	ہز اکسلنسی خلیق الزماں	
۱۸	**مسند آرائی**	
۱	ملک معظم ایڈورڈ ہشتم	۴۵
۲	پیر پگارو صاحب	۴۵
۳	ہز میجسٹی ملکہ الزبتھ دوئم	۴۵
۱۹	**شادی خانہ آبادی**	
۱	برخورداری فاطمہ سلمہا	۴۵
۲	〃 امینہ سلمہا	۴۶
۳	برخوردار محمد امین صدیقی	۴۶
۴	دختر قاضی حنیف الدین صاحب	۴۶
۵	سید وقار عباس مجنوں	۴۷
۶	نواب صدیق علیخاں	۴۷
۶/۱	سید افتخار حسین سلمہٗ	۴۷
۶/۲	مسٹر ظہور احمد	۴۸
۷	بنت مسٹر عبدالغفار	۴۸
۸	عزیزہ عقیلہ بانو سلمہا	۴۸
۹	〃 رفیعہ ریحانہ 〃	۴۹
۱۰	برخوردار محمد مبین صدیقی	۴۹
۱۱	میجر مظفر علی	۴۹
۱۲	سید نورالحسن جعفری	۵۰
۱۳	کپتن زمرد خاں	۵۰
۱۴	میجر ریاض الکریم ایم سی	۵۰
۱۵	برخوردار محمد متین صدیقی	۵۱
۱۶	تقاضائے عقد 〃 〃	۵۱
۱۷	〃 شرکت بارات	۵۲
۱۸	سہرا برخوردار محمد متین صدیقی	۵۲
۱۹	قمر ریحانہ سلمہا	۵۲
۲۰	عقد شاہدہ خاتون 〃	۵۳
۲۰/۱	مسٹر افتخار احمد محمودی	۵۳
۲۱	شادی برخورداری زاہدہ سلمہا	۵۴
۲۲	〃 جبیہ خاتون 〃	۵۴
۲۳	〃 〃 〃	۵۴
۲۴	〃 راشدہ بانو 〃	۵۵
۲۵	〃 آصف جہاں 〃	۵۵
۲۶	دلہن کا سفر ہوائی جہاز	۵۵
۲۷	عقد مسٹر قمرالدین صدیقی	۵۵
۲۸	〃 عفت بانو سلمہا	۵۶

Marfat.com

ت

نمبر	مضمون	صفحہ
۲۹	عقد ڈاکٹر عبدالفتاح صدیقی	۵۶
۳۰	مسٹر انتصار احمد صدیقی	۵۶
۳۱	رحمت خاتون سلمہا	۵۶
۳۲	مسٹر آفاق احمد	۵۷
۳۳	فاروق سلمہا	۵۷
۳۴	عزیز محمد یحیٰ سلمہٗ فرزند محمد ذکریا صاحب	۲۵۶
۳۵	عزیز محبوب احمد سلمہٗ فرزند عبدالواجد صاحب	۲۵۶

۲۰- شغل شکار

۱	شکار شیراز اخوی محمد نسیم	۵۷
۲	مگرمچھ، محمد امین صدیقی	۵۷
۳	شیر، خواجہ محمد حسین	۵۸
۴	سُون کتا از محمد تسلیم صدیقی	۵۸
۵	اکنڈا سوار یکے مہربان	۵۸
۶	تیندوا، مسٹر نعمان انصاری	۵۹
۷	شیر از میجر ریاض الکریم	۵۹
۸	شیر از خانصاحب جمشید بٹ	۵۹
۹	شیر از مسٹر محمود اللہ خان	۶۰
۱۰	آدم خور تیندوا از محمد متین	۶۰
۱۱	تیندوا۔ 〃	۶۱

۲۱- تعمیرات

۱	تعمیر مسجد عثمانیہ امراؤتی	۶۱
۲	مکان اخوی محمد نسیم	۶۱
۳	〃 فخر عالم	۶۱
۴	کتبہ حوض مسجد پیارے صاحب	۶۲
۵	مکان قاضی جعفر علی صدیقی	۶۲
۶	اُردو اسکول آنولہ	۶۲
۷	مکان حکیم سید حسن جعفری	۶۲
۸	احاطۂ مزار حضرت صدیقؒ	۶۲
۹	برخورداری کے مکان پر قبضہ کسٹوڈین	۶۳
۱۰	تعمیر کوٹھی الحاج شجاعت علی صدیقی	۶۳

۲۲- تہوار

۱	احترام رمضان المبارک	۶۳
۲	احباب کو عید کی مبارکباد	۶۳
۳	پاکستان میں جشن عید الفطر	۶۴
۱	آمد رمضان المبارک	۶۴
۱	عید میلاد النبیؐ	۶۴
۱	شب معراج	۶۵
۱	عید الضحیٰ کی مبارکباد	۶۵
۲	آمد عید الضحیٰ	۶۶
۳	بریلی کی عید الضحیٰ	۶۶
۴	آزوئے عید پاکستان	۶۶
۱	شب برات	۶۶
۲	آتش بازی	۶۶

۱	محرم الحرام	۶۷
۲	〃	۶۷
۳	شب شہادت	۶۸
۱	آمد سال ۱۳۷۰ھ	۶۸
۲	〃 ۱۹۵۱ء	۶۹

۲۳- عطائے خطابات

۱	خانصاحب سید مظفر حسین	۶۹
۲	〃 سید اطاعت حسین	۷۰
۳	درباری خانصاحب لطیف احمد	۷۰
۴	خانصاحب جمشید بٹ	۷۰
۵	خانبہادر فضل الکریم خاں	۷۰
۶	〃 سید مظفر حسین	۷۱
۷	〃 حسام الدین	۷۱
۸	〃 خواجہ مبین احمد	۷۱
۹	سی آئی ای مسٹر میکلیگن	۷۱
۱۰	وکٹوریہ کراس جمعدار عبدالحفیظ	۷۲

۲۴- جنگ عظیم دوئم

۱	ایٹلن فوج کا تبروک سے اخراج	۷۳
۲	یوگوسلاویہ کی شکست	۷۳
۳	تبدیلیٔ وقت	۷۳
۴	دعا برائے فتح جنگ	۷۴
۵	کرسمس کارڈ کی فروختگی	۷۴

۶	خلائے سنگاپور	۷۴
۷	اٹلی کی جنگ سے علیحدگی	۷۵
۸	فتح مانڈلے	۷۵
۹	ہیروشیما پر ایٹم بم	۷۵
۱۰	ہٹلر کی شکست	۷۵

۲۵- کنٹرول برائے خوردنی

۱	کنٹرول کے اثرات	۷۶
۲	مٹی کے تیل کی کمیابی	۷۶
۳	〃 کا 〃 ندارد	۷۶
۴	پیسہ کی کمی	۷۶
۵	نمک ندارد	۷۷
۶	دیا سلائی کا قحط	۷۷
۷	کمی پوسٹ کارڈ	۷۷
۸	شکر میں بلیک مارکٹنگ	۷۸
۹	پان کا قحط	۷۸

۲۶- تصانیف

۱	شاہ و گدا	۷۸
۲	کتاب شکار	۷۸
۳	انشائے داغ	۷۹
۴	تاریخ کلام پاک	۸۰
۵	کتاب شکار	۸۰
۶	دیوان سوز و گداز	۸۱
-	تعزیرات پاکستان	۸۱
۸	دیوان خندۂ گل	۱۲

Marfat.com

ث

نمبر	مضمون	صفحہ
۲۷	**۲۷۔ دعوتِ احباب**	
۱	دعوتی رقعہ کا جواب	۸۲
۲	ڈنر از بیدلِ خستہ	۸۲
۳	ایک کرم فرما کے دعوتی رقعہ کا جواب	۸۳
۴	دعوت کے اثرات مابعد	۸۴
۵	وعدہ شکنی	۸۴
۶	مفت خوروں کی مدارات بیجا	۸۴
۲۸	**۲۸۔ تحفہ جات**	
۱	کُرک مُرغی	۸۴
۲	پیالۂ سنگ	۸۵
۳	جوار کے بھٹے	۸۵
۴	سِل بٹہ	۸۶
۵	روہو مچھلی	۸۶
۶	سیگریٹ کیس	۸۷
۷	برخورداری سلمہا کا عطیہ	۸۸
۸	لکھنؤ کی چلمیں	۸۸
۹	خمیرہ تمباکو	۸۸
۱۰	لکھنؤ کے خربوزے	۸۸
۱۱	پھل از راولپنڈی	۸۹
۱۲	آم کی چٹنی	۸۹
۲۹	**۲۹۔ کلب اور سینما**	
۱	سینما اور خواتینِ ملت	۸۹
۲	داخلہ یورپین کلب	۹۰
۳	سینما سے گریز چاہیئے	۹۰
۴	مسلم لیڈیز اور کینٹن	۹۱
۵	نونہالانِ وطن سے گذارش	۹۱
۳۰	**۳۰۔ کھیل کود**	
۱	کرکٹ میچ بیتول	۹۲
۲	بیڈمنٹن ٹورنمنٹ	۹۲
۳	کرکٹ میچ آنولہ ٹیم	۹۳
۴	ایم سی سی کا ورود کراچی	۹۳
۵	لیڈیز کرکٹ میچ	۹۴
۶	سکینڈ ٹیسٹ انڈیا و پاک	۹۴
۳۱	**۳۱۔ گھڑ دوڑ**	
۱	ہز ہائینس آغا خاں ڈربی	۹۴
۲	" " سنہ ۱۹۵۳ء	۹۴
۳۲	**۳۲۔ سفر و تبادلہ جات**	
۱	تبادلۂ مسٹر انعام الرحیم	۹۵
۲	سفر بزمانہ جنگِ عظیم	۹۵
۳	تبادلۂ عطا محمد خاں	۹۵
۴	بیدلؔ کا سفر بزمانہ جنگ	۹۶
۵	خواجہ محمد حسین کا تبادلۂ پاک	۹۶
۶	رشید و عطیہ کا سفرِ دکن	۹۷
۷	رشید و عطیہ کیلئے دعا	۹۷
۸	" " "	۹۷
۹	تبادلۂ مسٹر بٹ	۹۸
۱۰	آرزوئے سفرِ پاک	۹۸
۱۱	تبادلۂ صدیقی برادران	۹۹
۱۲	الوداعِ اہلِ فرنگ	۹۹
۱۳	سفر میں بندوقوں کی ضبطی	۱۰۰
۱۴	برخورداران کا ورود کراچی	۱۰۱
۱۵	مراجعت پاک	۱۰۱
۱۶	اہلیہ متین کا سفر	۱۰۱
۱۷	بیدلؔ کا سفر حیدرآباد	۱۰۲
۱۸	" مراجعت پاک	۱۰۲
۱۹	" ورودِ پاک	۱۰۲
۲۰	آنریبل جواہر لال کی آمد	۱۰۳
۲۱	آنریبل لیاقت علیخاں کا سفرِ امریکہ	۱۰۳
۲۲	مسٹر منڈل کا فرار	۱۰۳
۲۳	ناکامئ سراودن ڈکن	۱۰۳
۲۴	تشریف آوری شہنشاہِ ایران	۱۰۳
۲۵	برنا کامی ڈکرٹنگ گرہم	۱۰۴
۲۶	مسٹر منڈل کا استعفےٰ	۱۰۵
۲۷	خواجہ صاحب کی روانگی لندن	۱۰۵
۲۸	تشریف آوری عالیہ نسبت آغا خان	۱۰۶
۲۹	آمد مادرِ ملت مس فاطمہ جناح	۱۰۶
۳۰	آمد الحاج مفتی اعظم	۱۰۶
۳۱	برخورداریاں قمر و حبیب کا سفر	۱۰۷
۳۲	واپسی برخورداری حبیبہ سلمہا	۱۰۷
۳۳	سفر برخورداری حبیبہ سلمہا	۱۰۷
۳۴	آمدِ مسز روز ویلٹ	۱۰۷
۳۵	" خانبہادر فضل الکریم خاں	۱۰۷
۳۶	سفر آنریبل خواجہ ناظم الدین	۱۰۸
۳۷	آمد احمد شاہ بخاری	۱۰۸
۳۸	" محمد اسمٰعیل غزالی	۱۰۹
۳۹	" جنرل محمد ابراہیم مصری	۱۰۹
۴۰	" بابائے اردو	۱۰۹
۴۱	" ڈاکٹر ایس ڈی جوہر	۱۱۰
۴۲	غربت میں یادِ وطن	۱۱۰
۴۳	آمد نقیب الافری پیر گیلانی	
۳۳	**۳۳۔ گمشدگئ سامان**	
۱	ہولڈال کا گم ہونا	۱۱۰
۲	مسجد سے جوتے "	۱۱۱

Marfat.com

نمبر	مضمون	صفحہ
۳	قربانی کا بکرا	۱۱۱
۴	مسجد سے لاٹھی	۱۱۲
۵	مشاعرے میں جوتے	۱۱۲
۶	سفر میں دو ہولڈال	۱۱۲
	۳۴۔ قہرِ الٰہی	
۱	بنگال کا قحط زمانۂ جنگ	۱۱۳
۲	〃 〃 〃	۱۱۴
۳	〃 〃 〃	۱۱۴
۴	پنجاب کا سیلابِ عظیم	۱۱۵
۵	〃 میں زلزلہ	۱۱۶
	۳۵۔ اردو ادب و شاعری	
۱	آل انڈیا اجلاس لیگ ناگپور	۱۱۷ تا ۱۱۸
۲	غیر طرحی مشاعرہ کالج	۱۱۹
۳	شعرا کی راگنی	۱۲۰
۴	اردو کا اخراج از ہند	۱۲۰
۵	حضرت آزاد کی کلچرل یونٹی	۱۲۱
۶	بابائے اردو سے گذارش	۱۲۱
۷	مشاعرہ نیں محفلِ راگ	۱۲۱
۸	بنگال میں تنازعۂ اردو	۱۲۱
۹	ادارۂ اردو کا اعلانِ شکست	۱۲۲
	۳۶۔ سبکدوشی ملازمت	
۱	الحاج فرید خاں نقاب پوش	۱۲۲

نمبر	مضمون	صفحہ
۲	تجارت بعد پنشن	۱۲۳
۳	تاخیر تبادلہ پنشن	۱۲۳
۴	پاکستان میں کمٹی پنشن	۱۲۳
۵	خانصاحب عبدالحمید	۱۲۴
۶	خواجہ محمد حسین	۱۲۴
۷	ڈاکٹر محمد احسن	۱۲۴
	۳۷۔ حج بیت اللہ	
۱	الحاج ظہور الحسن	۱۲۵
۲	〃 اخوی محمد نسیم	〃
۳	〃 شجاعت علی صدیقی	〃
۴	〃 احمد اسلام خاں	۱۲۶
۵	〃 ڈاکٹر احمد اللہ خاں	〃
۶	خواجہ محمد حسین کی روانگی حج	〃
۷	〃 〃 تکمیل حج	۱۲۶
۸	آنریبل الحاج عبدالرب نشتر	۱۲۷
۹	الحاج علامہ مشرقی	۱۲۷
	۳۸۔ انتقالِ پُرملال	
	۱۔ شعرا	
۱	حضرت امیر مینائی مرحوم	۱۲۸
۲	نواب زلفی مرحوم	۱۲۸
۳	نواب فصیح الملک داغ مرحوم	۱۲۹
۴	بیدل برمزارِ داغ	〃
۵	شیخ امیر اللہ تسلیم	〃

نمبر	مضمون	صفحہ
۶	شمس العلماء حالی مرحوم	۱۳۰
۷	خانبہادر اکبر مرحوم	〃
۸	پنڈت برج نرائن چکبست	〃
۹	نواب حیدر یار جنگ طباطبائی	۱۳۱
۱۰	حضرت ریاض خیرآبادی مرحوم	〃
۱۱	ادیب الملک نصیر حسن خیال	〃
۱۲	علامہ اقبال 〃	۱۳۲
۱۳	آغا شاعر قزلباش مرحوم	〃
۱۴	حضرت احسن مارہروی 〃	۱۳۳
۱۵	مہاراجہ شاد بیکنٹھ یاشی	〃
۱۶	ڈاکٹر ٹیگور 〃	۱۳۴
۱۷	حضرت فانی مرحوم	〃
۱۸	حضرت سائل 〃	〃
۱۹	نواب فصاحت جنگ جلیل 〃	〃
۲۰	ہز اکسلنسی طوطی ہند نائیڈو	۱۳۵
۲۱	خان بہادر حافظ ولایت اللہ مرحوم	〃
۲۲	حضرت سیماب 〃	〃
۲۳	حضرت حسرت موہانی 〃	۱۳۶
۲۴	آغا محمد نقی بیمار مرحوم	〃
۲۵	عزیز عبدالخالق ہنال 〃	۱۳۷
۲۶	〃 〃 〃	〃
۲	**حضرات علمائے کرام**	
۱	مولانا محمود الحسن دیوبندی 〃	۱۳۸

نمبر	مضمون	صفحہ
۲	مولانا اشرفعلی تھانوی 〃	۱۳۸
۳	علامہ عبیداللہ سندھی 〃	〃
۴	مولانا ثناء اللہ امرتسری 〃	۱۳۹
۵	شیخ الاسلام شبیر عثمانی 〃	〃
۶	مفتی کفایت اللہ 〃	〃
۳	**مصنفانِ ذی وقار**	
۱	پنڈت رتن ناتھ سرشار	۱۴۰
۲	شمس العلماء ڈاکٹر نذیر احمد مرحوم	〃
۳	شمس العلماء مولانا شبلی نعمانی مرحوم	〃
۴	مولانا عبدالحلیم شرر مرحوم	۱۴۱
۵	شمس العلماء سید ممتاز علی مرحوم	〃
۶	مولانا راشد الخیری مرحوم	۱۴۲
۷	سید سجاد حیدر یلدرم	〃
۸	مسٹر نذیر نارائن	〃
۹	شمس العلماء مولوی حبیب اللہ	۱۴۳
۴	**علمبرارانِ علم**	
۱	سرسید احمد 〃	〃
۲	نواب محسن الملک مرحوم	۱۴۴
۳	نواب وقار الملک 〃	۱۴۴
۴	ڈاکٹر عبدالرحمان بجنوری 〃	〃
۵	صاحبزادے آفتاب احمد خاں 〃	۱۴۵

Marfat.com

چ

نمبر	مضمون	صفحہ
۶	سر فضل حسین مرحوم	۱۴۵
۷	سر راس مسعود "	"
۸	جسٹس سر شاہ سلیمان "	۱۴۶
۹	ڈاکٹر ضیاء الدین مرحوم	"
۱۰	سر تیج بہادر سپرو "	"
۱۱	سر عبدالقادر "	۱۴۷
۱۲	ڈاکٹر ایم ڈی تاثیر "	"
۱۳	مسٹر رحمت علی "	"
۵	**رہبرانِ ملک و ملت**	۱
۱	شری - بی - آر داس	۱۴۸
۲	مولانا محمد علی جوہر مرحوم	"
۳	سر علی امام مرحوم	"
۴	سید حسن امام "	۱۴۹
۵	مولانا شوکت علی "	"
۶	سر محمد یعقوب "	۱۵۰
۷	سر سکندر حیات خاں "	"
۸	نواب بہادر یار جنگ "	"
۹	تابوت حضرت جمال الدین افغانی	۱۵۱
۱۰	بیگم محمد علی صاحبہ مرحومہ	"
۱۱	سید حسن مرحوم	۱۵۲
۱۲	بیگم حمید علی صاحبہ مرحومہ	"
۱۳	جسٹس عبدالرحیم مرحوم	"
۱۴	آصف علی مرحوم	

نمبر	مضمون	صفحہ
۶	**مبلغ جماعت احمدیہ**	
۱	مولانا محمد علی مرحوم	۱۵۳
۷	**صوفیانِ باصفا**	
۱	قاضی علیم الدین "	۱۵۳
۲	حضرت شاہ صوفی محمد صدیق "	"
۳	حضرت بشیر میاں "	۱۵۴
۴	حضرت پیر جماعت علیشاہ "	"
۸	**اطباء**	
۱	الحاج حکیم رحیم اللہ مرحوم	"
۲	ڈاکٹر مختار احمد انصاری	۱۵۵
۳	حکیم حافظ محمد اجمل خاں مرحوم	"
۴	الحاج مولوی جمیل الدین "	"
۵	مولوی محمد محسن بھوپالی	۱۵۶
۹	**کھلاڑی صاحبان**	
۱	میجر وزیر علی مرحوم	"
۲	نواب افتخار علیخاں "	۱۵۷
۱۰	**کمانداران افواج**	
۱	لارڈ کچنر آف خرطوم	۱۵۷
۲	فیلڈ مارشل رولس	"
۳	میجر جنرل افتخار علیخاں	۱۵۸
۴	بریگیڈیر شیر خاں	"
۵	فیلڈ مارشل ویول	"
۱۱	**پہلوانان**	
۱	رستم ہند گونگا	۱۵۹

نمبر	مضمون	صفحہ
۲	رستم زماں شیر دولہ	۱۵۹
۳	رستم ہند حمیدا	
۱۲	**شاہانِ مملکت و والیانِ ملک**	
۱	زارِ روس	۱۵۹
۲	نواب سلطان جہاں بیگم مرحومہ	۱۶۰
۳	غازی اتاترک / مصطفےٰ کمال "	۱۶۰
۴	نواب امت الزہرا مرحومہ	"
۵	معزول خلیفہ عبدالحمید خاں "	"
۶	شاہ وصاخاں پہلوی	۱۶۱
۷	ہز اکسلنسی مہر پاشا	"
۸	ڈکٹیٹر مسولینی اٹلی	"
۹	نواب افتخار علی خاں جاورہ	۱۶۲
۱۰	نواب سر سالار جنگ	"
۱۱	جنرل رزم آرا	۱۶۳
۱۲	ہز میجسٹی شاہ عبداللہ	۱۶۳
۱۳	مارشل جوسف اسٹیلن	۲۲۵
۱۳	**احبابِ ملازمانِ سرکار**	
۱	سید محمد عباس مرحوم	۱۶۳
۲	ڈاکٹر عبدالجبار "	"
۳	مقصود احمد انصاری "	۱۶۴
۴	خانبہادر غلام محی الدین / و عبدالسلام "	"

نمبر	مضمون	صفحہ
۵	محمد اشرف مرحوم	۱۶۵
۶	رحمت خاں "	"
۷	گلبرٹ بورن آئی سی ایس	"
۸	سید ماجد علی مرحوم	۱۶۶
۹	عبدالرزاق خاں "	"
۱۰	سید مبین الرحمان ایم ایل اے	"
۱۱	ڈاکٹر عمر خاں مرحوم	۱۶۷
۱۲	خانبہادر ولی محمد "	"
۱۳	" مصباح العثمان "	"
۱۴	الحاج مصطفےٰ خاں "	۱۶۸
۱۵	عبدالوحید آئی سی ایس "	"
۱۶	شیخ احمد مرحوم	"
۱۷	قاضی حافظ علی "	۱۶۹
۱۸	خانصاحب لطیف احمد "	"
۱۹	آغا اکرام احمد "	"
۲۰	خانصاحب محمد علی "	۱۷۰
۲۱	پروفیسر ناصر علی "	۱۷۰
۲۲	قمرالدین خاں "	۱۷۰
۲۳	منہاج الحق "	۱۷۰
۲۴	آغا علی حیدر "	۱۷۱
۲۵	محمد خاں جبلپوری "	"
۲۶	الحاج سراج احمد "	"
۲۷	عبدالقدیر مرحوم	"
۲۸	حاجی محمد یوسف "	۱۷۲

Marfat.com

نمبر	مضمون	صفحہ
۲۹	رضی الدین احمد مرحوم	۱۷۲
۳۰	مسٹر مقبول غنی "	"
۳۱	شیخ محمد صادق "	"
۳۲	عبدالشکور خاں "	۱۷۳
۳۳	خانصاحب محمد عادل "	"
۳۴	عمادالدین احمد "	"
۳۵	رسالدار عبدالمجید "	۱۷۴
۳۶	دین محمد مرحوم	"
۳۷	مقبول محمد نیاز آئی سی ایس مرحوم	"
۳۸	مسٹر محمد وسیم بیرسٹر مرحوم	"
۳۹	ہز اکسلنسی صاحبزادے محمد خورشید	۱۷۵
۴۰	نواب زادے اعتزازالدین خاں	۱۷۵
۴۱	الحاج مرزا نادر حسین مرحوم	۱۷۶

۱۴- احباب اور اُن کے متعلقین

۱	عبدالستار خاں مرحوم	۱۷۶
۲	زبیدہ خاتون مرحومہ	"
۳	سیّد حسن اختر مرحوم	"
۴	ریاض کبریٰ مرحومہ	۱۷۷
۵	قمر بانو مرحومہ	"
۶	منشی سمیع اللہ خاں مرحوم	"
۷	شیخ شہاب الدین مرحوم	۱۷۷
۸	شیخ سالار مرحوم	۱۷۸
۹	سیّد شفقت حسین خطیب	"
۱۰	نواب محمد یار جنگ مرحوم	"
۱۱	سیّد اظہر حسین سیلوہاردی	۱۷۹
۱۲	فضل الکریم خاں مرحوم	"
۱۳	لالہ مرلی دھر شاد	"
۱۴	عبدالواحد یکتا مرحوم	"
۱۵	افتخار احمد "	۱۸۰
۱۶	عارف حسین "	"
۱۷	سر شنکر لال	"
۱۸	انیس فاطمہ مرحومہ	۱۸۱
۱۹	نواب یونس خاں مرحوم	"
۱۹/۱	سیّد فردوس شاہ	"
۲۰	انیس فاطمہ بنت آغا صاحب	۱۸۲
۲۱	امت العزیز مرحومہ	"
۲۲	والدہ احمد مرزا	"
۲۳	الحاج جیون خاں	۱۸۳
۲۴	اہلیہ آغا اکرام صاحب	"
۲۵	ظفر مرحوم	"
۲۶	اہلیہ سیّد الطاف حسین	"
۲۷	والدۂ قاضی نجیب الدین	۱۸۴
۲۸	اہلیہ قاضی نجیب الدین	"

۱۵- اعزا و اقربا

۱	اخوی مولوی محمد اسماعیل	۱۸۴
۲	والدہ مرحومہ مصنف	۱۸۵
۳	ہمشیرہ مرحومہ "	"
۴	عظمت حسین مرحوم	"
۵	اخوی الحاج حافظ محمد ابراہیم	۱۸۶
۶	حافظ احمد حسن	"
۷	اخوی مولوی محمد حسن	"
۸	الحاج اخوی شمس الدین	۱۸۷
۹	عزیز ضیاء الحسن	"
۱۰	برخوردار محمد معین	۱۸۸
۱۱	برخورداری برمزار معین	"
۱۲	عزیز عبدالباسط مرحوم	"
۱۳	اہلیہ محمد یونس	"
۱۴	برخوردار محمد یامین	۱۸۹
۱۵	اہلیہ مرحومہ مصنف	"
۱۶	عزیز مولوی عبدالبصیر	"
۱۷	الحاج احسن الدین	
۱۸	حافظ مولوی سیّد حسن مرحوم	۱۹۰
۱۹	قاضی احسن الدین مرحوم	"
۲۰	عزیز مولوی عبدالحی	۱۹۱
۲۱	مسٹر کرم الٰہی مرحوم	"
۲۲	ہمشیرہ شمس النساء مرحومہ	۱۹۱
۲۳	برخورداری عائشہ خاتون	۱۹۲
۲۴	اخوی منشی عبدالواسع	"
۲۵	اخوی قاضی احمد علیصاحب	"
۲۶	برخورداری ستارا بانو	۱۹۳
۲۷	برخوردار محمد احمد طور	"
۲۸	اخوی حافظ نثیرالدین بنگینوی	"
۲۹	اخوی مولوی سراج الدین صاحب	۱۹۴
۳۰	عزیز بدرالدین مرحوم	"
۳۱	برخوردار محمد امین منظر	"
۳۲	" " " "	۱۹۵
۳۳	" " " "	"
۳۴	" " " "	"
۳۵	بیتل مزار امین پر	۱۹۶
۳۶	پسران امین مرحوم	"
۳۷	عزیز محمد تسلیم "	"
۳۸	برخوردار امتیاز علی	۱۹۷
۳۹	اہلیہ خورشید علی مرحوم	"
۴۰	حافظ محمد یعقوب مرحوم	"
۴۱	محترمہ اماں بی صاحبہ مرحومہ	"
۴۲	برخوردار محمد فاتح مرحوم	
۴۳	" " " "	۱۹۸
۴۴	" " " "	"
۴۵	" " " "	"

Marfat.com

خ

نمبر	مضمون	صفحہ
۴۶	اخوی محترم الحاج محمد نسیم مرحوم	۱۹۹
۴۷	〃 〃 〃	〃
	۳۹۔ جشن جبلی	
۱	ملک معظم جارج پنجم	۲۰۰
۲	نظام دکن میر عثمان علیخاں	〃
۳	مولانا ظفر علیخاں صاحب	۲۰۱
۴	گولڈن جبلی انجمن ترقی اردو	〃
	۴۰۔ لیڈرانِ ملک کی قیدِ فرنگ	
۱	شراب اور نمک کی ریکلنگ کر	۲۰۱
۲	عزیز حافظ محمد ابراہیم صاحب	۲۰۲
۳	مولانا ابوالکلام آزاد	〃
۴	پیر پگارو کو سزائے موت	۲۰۳
۵	خضر منسٹری میں لیڈروں کو قید	۲۰۴
۶	مسلم نیشنل گارڈ کی گرفتاری	〃
۷	مجاہد اعظم قاسم رضوی 〃	〃
۸	سلطنتِ آصفیہ کی بربادی	۲۰۵
	۴۱۔ فیشن پرستی	
۱	ایک کرمفرما کا قصدِ عقدِ لیڈی	۲۰۵
۲	مسٹر سکندر بخت	۲۰۶
	۴۲۔ متفرقات	
۱	ستارۂ محمدی کا ظہور	۲۰۷
۲	چوہوں کی یورش	۲۰۷
۳	ریلوں کا تصادم	۲۰۸
۴	نذرِ نیاز	〃
۵	گلشنِ عظیم	۲۰۹
۶	مشاعرہ میں شعرا کی جھپٹ	〃
۷	مسٹر نادم پر الزام	〃
۷/۱	ایک کرمفرما کے ہڑی منڈانے پر	〃
۸	توکل بخدا رہنا چاہیئے	۲۱۰
۹	ایک کرمفرما کا ملنے سے کترانا	〃
۱۰	حضرت ناظم کا عذرِ لنگ	〃
۱۱	انعامِ معمہ شرافت علی کو	〃
۱۲	〃 〃	〃
۱۳	حضرت فانی کا گھوڑا	۲۱۱
۱۴	معاہدۂ وزیرانِ ہند و پاک	〃
۱۵	حکومت ہند کا کوئلہ نہ دینا	〃
۱۶	لاہور میں امتحانات بلیک آوٹ	〃
۱۷	افتتاح پاکیشیا مل	۲۱۲
۱۸	بچوں کی شرارتیں	۲۱۲
۱۹	یوم جشنِ قیام سلطنتِ پاک	〃
۲۰	مسٹر گرہم کی دوبارہ آمد	۲۱۳
۲۱	مصریوں کا عزم قبضہ نہر سویز	〃
۲۲	مرغیوں میں بیماری	〃
۲۳	حملۂ ٹڈی دل	۲۱۴
۲۴	بھارت کی ہٹ دھرمی	۲۱۴
۲۵	دعا کی قبولیت	〃
۲۶	حضرت داتا شکر گنج 〃	〃
۲۷	طلباء کراچی کا جلوس	۲۱۵
۲۸	پرنس علی وریتا	〃
۲۹	بیدل کا قیام لاہور	〃
۳۰	دوسروں کے سہارے عیش	۲۱۶
۳۱	ڈھاکہ ہسٹری کانفرنس	〃
	۴۳۔ وزارتِ اول کا عزل	
۱	یوم نجات	۲۱۷
۲	فارورڈ بلاک	〃
۳	کانگرس کی شورش عظیم گورنمنٹ انڈیا رزولیوشن پر	〃
	۴۴۔ مسلم لیگ کی جدوجہد پاکستان	
۱	میجر شوکت حیات کا منسٹری سے استعفیٰ	۲۱۸
۲	ڈاکٹر ضیاء الدین کی خطاب بہ ستبراری	〃
۳	شمولیت بلوچستان در پاکستان	۲۱۹
۴	شمولیت سہلٹ در پاکستان	۲۲۰
۵	جمعیت علمائے سہلٹ کا تعاون	〃
۶	حصولِ پاکستان کیلئے سعی	۲۲۰
۷	کانگرس اور لیگ میں سعی اتحاد	۲۲۱
۸	منافقانِ ملت کی ریشہ دوانیاں	〃
۹	قیامِ پاکستان	〃
۱۰	آزادی اور مولانا آزاد	۲۲۲
	۴۵۔ کانگرس کی لیگ سے آخری جھپٹ	
۱	مسلم شکست خوردہ ممبران کانگرس	۲۲۲
۲	کانگرس کو ہر جگہ شکست	〃
۳	عزلِ وزارت صوبہ سرحد	〃
	۴۶۔ ہڑتال	
۱	قاتلانِ چیمور کے لئے	۲۲۳
۲	ڈاکخانہ کی ہڑتال	〃
۳	مدرسین 〃 〃	〃
۴	پٹواریوں 〃 〃	۲۲۴
۵	اڈیٹران اخبار 〃 〃	〃
۶	نقاذِ مارشل لاء لاہور	〃
	متفرقات	
۳۲	وزارتِ دولتانہ کی شکست	۲۵۷
	دیگر	
۳۴	قیام منسٹری آنریبل فیروز خاں نون	۲۵۸
۳۵	منسوخی میلہ چراغاں لاہور	〃
۳۶	میجر جنرل اعظم خاں کی خوش انتظامی	۲۵۹
۳۷	منشی حیات محمد خاں صاحب کاتب دیوان	۲۶۴

Marfat.com

نمبر	مضمون	صفحہ
۴۷	مہاتما کرم چند گاندھی بیکنٹھ باشی	
۱	جشن سالگرہ	۲۲۵
۲	مہاتما کا برت	〃
۳	پرارتھنا میں بم	۲۲۶
۴	مہاتما جی کا قتل	〃
۵	〃 〃	〃
۶	〃 〃	۲۲۷
۷	〃 〃	۲۲۷
۸	〃 〃	۲۲۸
۴۸	قائدِ اعظم محمد علی جناحؒ	
۱	ولادتِ قائدِ اعظم	۲۲۸
۲	خاکسار کا حملہ	۲۲۹
۳	تہنیتِ سالگرہ	〃
۴	حصولِ پاکستان پر مبارک باد	〃
۵	بعہدہ گورنر جنرل	۲۳۰
۶	مادرِ ملت مس فاطمہ جناح	۲۳۱

نمبر	مضمون	صفحہ
۷	وفاتِ حسرت آیات	۲۳۱
۸	〃 〃	〃
۹	برائے لوحِ مزار	۲۳۲
۴۹	شہیدِ ملت نواب زادے لیاقت علیخاں	
۱	تقرر بروزارتِ عظمیٰ	۲۳۲
۲	جنگ کوریا میں امداد گندم	〃
۳	آنریبل لیاقت علیخاں کا گھونسا	〃
۴	تاریخ وفات	〃
۵	〃 〃	۲۳۳
۶	〃 〃	۲۳۴
۵۰	یادِ رفتگان	
۱	یوم قائدِ اعظمؒ	〃
۲	یوم قائدِ اعظم پر مادرِ ملت کی تقریر	۲۳۵
۳	یوم ڈاکٹر اقبالؒ	〃
۴	یوم قائدِ ملتؒ	۲۳۶

نمبر	مضمون	صفحہ
۵	یوم قائدِ ملتؒ	۲۳۷
۶	یوم مرزا غالبؒ	〃
۷	یوم وارث شاہ	۲۳۸
۸	یوم خوشحال خاں کھٹکؒ	〃
۹	یوم قائدِ ملت نواب بہادر یار جنگ	〃
۵۱	قیامِ سلطنت ہائے نو	
۱	انڈونیشیا	۲۳۹
۲	لیبیا	〃
۳	مالا دیو	〃
۴	جدوجہد مراکش	〃
۵۲	ملتِ اسلام کی بیداری	
۱	حکومت ایران کا تیل پر قبضہ	۲۴۰
۲	برٹس کا کارخانہ آبادان سے اخراج	۲۴۱
۳	ایران و انگلستان کے تعلقات منقطع	〃

نمبر	مضمون	صفحہ
۴	پروفیسر بخاری کی دو این ادیں تقریر	۲۴۱
۵	مصر میں جنرل نجیب کی حکومت	۲۴۲
۵۳	مخالفین کی ریشہ دوانیاں	
۱	افغان کا دشمنانِ پاک سے ساز باز	۲۴۲
۲	شورش ڈوگرا اور کشمیر	۲۴۳
۳	اجتماعِ سپاہ ہند بر حدودِ پاک	〃
۴	غلام مصطفےٰ کی بیوفائی	۲۴۴
۵	خانبہادر فضل الکریم خاں کے گھر میں بھوت	〃
۶	احبابِ گندم نما و جو فروش	〃
۱۴	وفات ہز اکسلنسی آصف علی	۲۵۷
۲۵	ہز اکسلنسی چوہدری خلیق الزماں	〃
۲۲	وزارت دلتانہ کی شکست	〃
۲۳	〃 〃	〃
۳۴	منسٹری آنریبل فیروز خانون	۲۵۸
۳۶	جنرل اعظم خاں	۲۵۹
	کلامِ غریق	۲۵۹
	غزلیاتِ بیدل	۲۶۳

Marfat.com

ضرب الامثال کی تاریخوں میں بندش

ضرب المثل	مصرع تاریخ	صفحہ
زبانِ خلق نقّارۂ خُدا	زبانِ خلق یقیناً خُدا کا نقّارا	۷
سِکھایا پوت کب دربار چڑھتا ہے	جا چڑھا آخر سِکھایا پوت بھی دربار اب	۵۱
چَٹ منگنی پَٹ بیاہ	چَٹ اگر منگنی ہوئی ہے پَٹ سے ہو جائے بیاہ	۵۱
چت بھی میری پٹ بھی میری	چت بھی میری پٹ بھی میری	۸۲
گدھے نے کھایا کھیت نہ پاپ نہ پُن	تم نے گدھے کو کھیت کھلائے کہاں کا پُن	۸۴
عقل پر پتّھر پڑے	تمہاری عقل پر پتّھر پڑے ہیں	۹۱
گرتے ہیں شہسوار ہی میدانِ جنگ میں	میدانِ کارزار میں گرتے ہیں شہسوار	۹۲
خانہ آباد دولت زیادہ	رہے خانہ آباد دولت زیادہ	۶۲
خُدا کی لاٹھی میں آواز نہیں	چور پر مار پڑے گی یہ خُدائی لاٹھی	۱۱۲
سفر مُونثۂ سقر	سفر اب سراسر سقر ہو چلا ہے	۹۵
چراغ تلے اندھیرا	اب اندھیرا کیا چراغ تلے	۱۰۲
کُتّے کی دُم برسوں نلکی میں رہی پر ٹیڑی نکلی	سگ کی دُم برسوں رہے نلکی میں پر ٹیڑی رہے	۱۰۳
گدھے نے گھوڑے کو دیکھا تو گون کل پٹکی	گدھے نے گھوڑے کو دیکھا تو گون کل پٹکی	۱۰۵
پانچوں اُنگلیاں گھی میں	شاد باش ..... بھریں	۱۲۳
اَدھی کی ہنڈیا گئی تو گئی کُتّے کی ذات پہچانی گئی	کھو کے ہانڈی ..... کُتّے کی ہم	۱۲۳
دہنِ سگ زلقمہ دوختہ بہ	دہنِ سگ زلقمہ دوختہ ام	۱۳۲
موت العالِم موت العالَم	موتِ عالِم ..... عالَم کی موت	۱۳۸
جوان بیٹا باپ کا عصائے پیری ہوتا ہے	یہ جواں بیٹا ..... اپنے بوڑھے باپ کا	۱۹۴

Marfat.com

ضرب المثل	مصرع تاریخ	صفحہ
ماسٹر کی ٹر	آج ہے ماسٹر کی ٹر بازی	۲۲۳
بھاڑے کے ٹٹو	شاعروں میں ..... رہ گئے	۱۲۰
گیہوں کے ساتھ گھُن پستا ہے	گھُن پسا جاتا ہے ..... ساتھ	۲۰۴
دھوبی کا کُتّا گھر کا نہ گھاٹ کا	اُف گھر ..... گھاٹ کے رہے	۲۲۲
کُود کر زور کیا پھر بھی نہ پاپڑ ٹوٹے	بے طرح ..... پاپڑ	۲۲۲
کاغذ کی ناؤ کب تک چلے	چلے کاغذ کی ناؤ آہ کے دِن	۲۲۳
تیل دیکھ تیل کی دھار دیکھ	دیکھ تیل آج اور تیل کی دھار	۲۴۰
کشمیری بے پیری	آہ بے پیری ہیں کشمیری تمام	۲۴۳
گیدڑ بھبکی	گیدڑوں کی ..... اثر	۲۴۳
اُترا شحنہ مردک نام	واہ ..... مردک ہو گیا	۲۴۴

ضرب الامثال	بندش	
لاتوں کا بھوت باتوں سے کب مانتا ہے	آہ باتوں سے کہاں لاتوں کا جاتا بھوت ہے	۲۴۴
گندم نما جو فروش	آشنا اکثر ہیں اب گندم نما جو فروش	۲۴۲
باسی کڑھی کا اُبال	دفعتاً باسی کڑھی میں بھر سے پہنچا کچھ اُبال	۲۰۶
قاضی کے گھر کے چوہے بھی سیانے ہوتے ہیں	گھر پہ قاضی کے ہُوا آ کے سیانا چوہا	۲۰۷
چور کی داہڑی میں تنکا	ہے بیشک چور کی داہڑی میں تنکا	۲۱۰
عذرِ گناہ بدتر از گناہ	عذرِ گناہ کیا نہیں بدتر گناہ سے	۲۱۰
چاند پر دھول ڈالنا	چاند پر خاک ڈالتا ہے کیا	۲۰۹

Marfat.com

نـ

ضرب الامثال	بندش	صفحہ
کوئلہ کی دلالی میں ہاتھ کالے	کوئلہ کو روک رکھا خود بھی مُنہ کالا کیا	۲۱۱
فلک پر دِماغ ہے	اَب فلک پر چڑھ چلا اوچھی حکومت کا دِماغ	
پتھر میں جونک نہیں لگتی	جونک لگتی نہیں وُہ پتھر میں	۲۱۴
چھوٹا مُنہ بڑی بات	ہے چھوٹا یہ مُنھ پر بڑی بات ہے	۲۱۴
نیم چڑھا کریلا	سہ گُنا کڑوا کریلا نیم پر چڑھ کر ہُوا	۲۴۸
سردار جی کے بارہ بج گئے	گُرو گوبند کی اُمت کے پھر سے ہوں بجے بارہ	۲۴۸
قدرِ جوہر شاہ داند یا بداند جوہری	شہ ہے اچھا قدرداں جوہر کا یا ہے جوہری	۲۴۹
فارغ البال	چلو ٹھیک اَب فارغ البال ہے	۲۰۹
مرے کو مارے شاہ مدار	مرتے کو آج مارتے شاہِ مدار ہیں	۲۴۹
سونا تپانے سے اَور نِکھرتا ہے	کہ ... تپانے سے نِکھر جاتا ہے زائد سونا	۲۵۰
چیونٹی کی موت آتی ہے تو پَر نِکلتے ہیں	ہے عِلامت موت کی جو ہیں عیاں چیونٹی کے پَر	۲۵۱
بندر کا ناریل	یاروں کی یہ حکومت بندر کا ناریل ہے	۲۵۱
کم خرچ بالانشیں	یہ وُہ ہے جو کم خرچ بالانشیں ہے	۲۱۶
قاضی کے پُوت کبھی ولی کبھی بھُوت	قاضی کے پُوت بھُوت یہ ہونگے کبھی ولی	۲۱۲
صُبح کا بھُولا ہُوا شام کو لَوٹ آیا	صُبح کا بھُولا مُسافر لَوٹ آیا شام کو	۲۲۰
ہتیلی پر سر لینا	بے نیازِ سر بنے جب سر ہتیلی پر لیا	۲۱۹
جلے دِل کا بخار نِکالنا	ہے بخاری نے نِکالا اِس جلے دِل کا بخار	۲۴۱
گئے تھے روزے بخشوانے نماز گلے پڑی	گئے جو روزوں کو بخشوانے گلے پڑی اَور نماز اپنے	۲۵۸

Marfat.com

مضمون	صفحہ
غزلیات بیدلؔ	۲۶۳
″	۲۶۴ تا ۲۶۸
قطعاتِ تاریخ :-	
برکامیابی ڈاکٹر صادق حسین ایف آر سی ایس . . .	۲۶۹
برتقرر آنریبل محمد علی بروزارت عظمیٰ پاکستان . . .	۲۶۹
برکامیابی برخورداری شاہدہ خاتون ایم اے . . .	۲۷۰
برانتقال مسٹر عبدالرحمان صدیقی مرحوم	۲۷۰
برفتح کوہ ایورسٹ	۲۷۱
غزل شاہ فواد دویم	۲۷۲
تولد دختر محمد متین صدیقی	۲۷۲

Marfat.com

شی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنتساب

بدنصیب باپ کے مرحوم بیٹے "محمد امین" صدیقی منظر کے
نام دعائے مغفرت کے ساتھ جس کی ان تھک
کوششوں نے میرے کلام کے پراگندہ اوراق کو
مجتمع کر کے دیوان کی صورت میں مرتب کیا
کہ۔ حق طفیلِ محمد امین کو بخشے

۱۳ ۵ ۶۸

بیدلِ خستہ

Marfat.com

ص

انجمن ترقی اُردو پاکستان
اسپتال روڈ کراچی

نمبر فون ۲۷۸۴
مورخہ ۱۶ فروری ۱۹۵۲ء

ہماری اَدبی صناع میں تاریخ گوئی کی صنعت بہُت عجیب اَور دلچسپ ہے۔ دِل چسپی کے علاوہ فائدے سے بھی خالی نہیں۔ شرط یہ ہے کہ واقعہ سے متعلق اَور بیساختہ ہو۔ اگر تعمیہ یا تخرجہ کی ضرورت آپڑے تو وہُ بھی اَیسے پیرائے میں ہو کہ اِس سے لُطف اَور بڑھ جائے۔ ایسی تاریخیں عام طور پر بہت مقبول اَور زبان زدِ عام اَور خاص ہو جاتی ہیں ـــــ حضرت بیدلؔ بجنوری کو تاریخ گوئی میں کمال حاصِل ہے۔ وہُ تاریخ اِس طرح کہتے ہیں جیسے کوئی باتیں کرتا ہے۔ کوئی واقعہ ہوُا یا کوئی بات نظر پڑی جھٹ تاریخ کہہ دی۔ گویا پہلے سے تیار رکھّی تھی۔ دس بیس نہیں سَو دو سَو نہیں ہزاروں تاریخیں کہہ ڈالیں ہیں اَور لُطف یہ نہ تعمیہ نہ تخرجہ اَور سب واقعہ کے مطابق اَور برجستہ مثلاً آزادیٔ ہند اَور مولانا ابوالکلام پر ایک تاریخی قطعہ لکھا ہے اَور تاریخ اِس مصرع سے نِکلتی ہے ..... "ابھی تک گرفتار آزاد ہے"
مہاتما گاندھی کے قتل کی تاریخ ..... "بھارت کے کیوں سپُوت کو مارا کپُوت نے"
یا مسٹر منڈل کی خواری یا لغوگوئی کی تاریخ ..... "سگ کی دُم برسوں رہے نلکی میں پڑی رہے"
غرض اِس قسم کی تاریخوں کے ہزاروں قطعے لِکھ ڈالے ہیں۔ بیدلؔ صاحب کا یہ ملکہ تاریخ حیرت انگیز ہے۔

دستخط ..... عبدالحق
(بابائے اُردو ڈاکٹر عبدالحق ایم اے پی ایچ ڈی)

Marfat.com

ض

روزانہ "زمیندار" پاکستان کا سب سے قدیم اور سب سے زیادہ مقبولِ عام اخبار

لاہور۔ مورخہ ۲۲ اپریل ۱۹۵۳ء

اگرچہ پاکستان کی تعلیم یافتہ جماعت کے اکثر اربابِ ذوق تاریخ گوئی کا ملکہ رکھتے ہیں لیکن اُن کا یہ شوق اِس قدر محدود ہے کہ جب تک کوئی دوست یا عزیز فرمائش نہ کرے یا خود اُن کی ذاتی غرض محرک نہ ہو وہ اپنے اِس فن کا مظاہرہ نہیں کرتے۔ لیکن حضرتِ بیدل بجنوری اِس برِاعظم کے ادیبوں اور شاعروں میں غالباً پہلے شخص ہیں جنہوں نے ایک وسیع پیمانے پر اپنے منظوم کلام میں تاریخ گوئی کے فن میں اپنی غیر معمولی مہارت کا ثبوت دیا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بیدل صاحب کو مادۂ تاریخ نکالنے میں مبدا فیض سے خاص جوہر عطا ہوا ہے انہیں مادۂ تاریخ نکالنے کے لئے غور و فکر سے کام لینا نہیں پڑتا بلکہ نظم کے آخری مصرعہ سے سنہ یا سنہ کے اعداد سورج کی طرح الفاظ کے پردے سے خود بخود نمودار ہو جاتے ہیں پھر الفاظ بھی ایسے سادہ اور سلیس پیرایہ میں کہ بیدل صاحب کو اِس کی داد دینا پڑتی ہے۔ مثلاً ایک عزیز کی شادی خانہ آبادی کا تاریخی مصرعہ یہ ہے "خدا جوڑا رہے یہ شاد و آباد"

شورش پٹھانستان کے عنوان سے جو نظم لکھی گئی ہے اُس کا آخری شعر یہ ہے:۔

"خصومت آج افغانوں کو ہے بیدل یگانوں سے ۔۔۔ نہ کیوں حیراں ہو اب روحِ جمال الدین افغانی"

غرض بیدل صاحب نے زندگی کے اسٹیج پر اگر ایک طرف مُسلم اور غیر مُسلم اکابر کی سیرت کا رنگ اور مختلف واقعات و حوادث کا نقشہ دِکھایا ہے تو دُوسری طرف ہر تاریخی مصرعہ سے اِنہیں زندۂ جاوید کر دیا ہے"

(مولانا) ظفر علی خاں

(بی اے علیگ)

Marfat.com

ط

میرا خبط شاعری

عمر بھر دیدۂ گریاں نے پروئے موتی
پر کوئی قدر شناسانہ ہنر کا ہی ملا

۱۷ ھ ۱۳

سودائے شاعری بزمانۂ طالب علمی رامپور میرے سر میں سما گیا۔ جہاں مشاعروں کی محفلیں اُستادانِ وقت حضرات امیر مینائیؒ اور شیخ امیر اللہ تسلیمؒ کے دم قدم سے رونق پذیر تھیں۔ میرا خاندان سدا علم و ادب کا گہوارہ رہا ہے۔ پھر میرا اس ماحول میں پڑ کر بچ نکلنا قطعاً ناممکن تھا۔ فصیح الملک نواب میرزا داغ دہلویؒ رامپور کو خیرباد کہہ کر اعلیٰ حضرت میر محبوب علی خاں سلطانِ دکن خلد آشیانی کے اُستاد کی حیثیت سے حیدرآباد میں تشریف فرما تھے۔ اُن کی زباندانی کا ڈنکہ ہر چہار طرف بج رہا تھا۔ مجھ کو بھی اُن کے زمرۂ تلامذہ میں شامل ہونے کا شرف حاصل ہو گیا۔ شاگردوں کی اصلاح بذاتِ خود فرماتے تھے دیگر اُستادوں کی طرح یہ کام دیرینہ مشق شاگردوں کی سپرد کرنا گوارا نہیں فرماتے تھے۔ اِس کے اندراج کے لئے ایک دفتر تھا اگر کوئی اصلاح ڈاک کی بدنظمی سے گم ہو جائے تو دفتر سے نقل مل سکتی تھی۔ رامپور میں ہر ماہ جو مشاعرہ منعقد ہوتا تھا اُس کی آیندہ طرح کا اعلان ختم مشاعرہ پر کر دیا جاتا تھا اِس لئے غزل کہنے اور اصلاح کرانے کا کافی وقت میسر تھا۔ ایک مرتبہ میری اصلاحی غزل وقت پر نہ ملی اور میں نے اپنے لڑکپن کے زیرِ اثر اُستاد مرحوم کو بڑی خفگی کا خط لکھ مارا۔ اُس کا جواب صاحبِ محترم نے اپنے دستِ مبارک سے ارقام فرمایا :-

Marfat.com

ظ

{نقل خط یاد سے}

محبِ یکرنگ سلمہ اللہ تعالیٰ :- میری اہلیہ کا اِنتقال ہوگیا اِس خانہ ویرانی کے صدمے نے مجھے مریضِ جاں بلب کر دیا۔ صدہا غزلیں اِصلاح طلب آئی ہوئی ہیں۔ دِل ٹھکانے ہو تو سب کچھ کیجئے۔ اِنشاء اللہ سکون ہونے پر اِس طرف توجہ کی جائیگی۔

ہوش میں آئیں یہ حواس کیسے

"فصیح الملک داغ"

میری مزید براں حماقت یہ تھی جس کا مجھے آج بھی خیال آکر تاسف ہوتا ہے۔ ایک مصرعۂ تاریخ اُستادی محترمہ مرحومہ کا نکال کر بھیج دیا اور اُستاد مرحوم سے تاکید کی کہ مصرعے ضم کر لیں ۔

قدرت کی ستم ظریفیاں ملاحظہ ہوں کہ طالب علمی سے چھٹکارا دلا کر ایسے محکمہ میں لا ڈالا جہاں قیس و فرہاد کے پُرانے درسوں کو مجھے پھر سے دوہرانا پڑا۔ ممالک متوسط کے سنسان جنگلوں اور سر بفلک پہاڑوں میں نہروں کی پیمائش کے لئے صحرانورد رہے۔ جب مدّتوں تک مجنوں کے یہ فرائض ادا کر کے جان چھوڑائی تو کوہکنی قسمت میں آئی یعنی پہاڑوں میں بذریعہ ڈائنامائٹ نہریں نکلوانے لگے ۔

غرض جوانی یوں بادیہ پیمائی میں کٹی۔ اِس درمیان میں ضلع جبلپور میں میرے سرکاری بنگلہ میں اِتفاقاً آگ لگی اور مال کے ساتھ شاعری کا ذخیرہ بھی نذرِ آتش ہوگیا۔ پنشن لینے پر جب مشاعروں کا رنگ یہ بدلا ہوا پایا کہ کمالِ شاعری راگنی کے زیرِ اثر آچکا تھا اور اشعار کی داد بجائے سخن آرائی کے خوش گلوئی کی محتاج پائی گئی تو میری توجہ غزلیات سے ہٹ کر اِس ادبی صنعت کی طرف رجوع ہوگئی اور آج

Marfat.com

اپنے اِس مجمُوعے سے جِس کی تعداد ڈیڑھ ہزار کے لگ بھگ ہے۔ قریباً نوصد قطعات تاریخ ناظرین کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔ میں نے جہاں تک ہو سکا۔ پُورے مصرع سے تاریخ نِکالی ہے جِس غرض و غایت کے لئے یہ دردسری مول لی ہے مصرعِ تاریخ خود اُس کا مظہر ہے۔ تعمیہ اور تخرجہ تین چار موقعوں پر روا رکھا ہے تاکہ معزز ناظرین اِس کا اندازہ فرمائیں کہ اِن کا اِستعمال کِس طرح کیا جائے ایسا لطیف اشارہ ہو کہ مصرعِ تاریخ پر بار نہ گذرے ۔

قطعہ

کیوں نہ ہو تاریخ گوئی پر عبُور — تھے فصیح الملک اُستادِ شفیق
حق تعالیٰ کا کہیں لُطفِ مزید — پھر ہے بیدل ایک فرزندِ عزیق

غزل گو اپنی پسندیدہ طرح پر جو شگفتہ ہو طبع آزمائی کرتا ہے۔ لیکن تاریخ گو کو مصرعۂ تاریخ پہلے نکالنا ہوتا ہے اور بعد کو اشعار ضم کرنا ہوتے ہیں اِس کو اکثر نامانوس قوائف و ردائف سے سابقہ پڑتا ہے ایسے الفاظ کو برمحل چسپاں کر کے اپنا کام نِکال لے جانا "کوہ کندن و کاہ برآوردن" کا مصداق ہے۔ ناظرین پر تمکیں کو بہت جگہ ایسے الفاظ نظر سے گذریں گے۔ جو طبائع نازک پر گراں ہوں میری اِن مجبوریوں کا خیال کر کے معاف فرمائیں اور دُعائے خیر میں یاد رکھیں گے ۔

میں اپنے شعرا بھائیوں سے بصد ادب مستدعی ہوں کہ اِس ادبی صنعت کی جانب متوجہ ہوں اور اِس قدر لاپرواہی جو بحالتِ موجودہ برتی جا رہی ہے مناسب نہیں۔

مَیں نے ہر اسلامی دُنیا کے واقعات پر تاریخیں لکھّی ہیں۔ یہ تاریخدانوں کے لئے بھی موجب دِلچسپی ہو سکتی ہیں ۔

بیدلِ خستہ

Marfat.com

ع

فتح چوٹی ننگا پربت از ہرہرمین بہل آسٹرین کوہ پیما

نہ ہوں ممتاز کیسے کوہ پیما — الوالعزموں کی ہے عالم میں عظمت
گئی ہیں کوششیں کتنوں کی بیکار — بہت سے مر مٹے اِس کی بدولت
بالآخر کامیابی دیکھ پائی — ٹھکانے لگ گئی اِن کی مشقّت
نہ رکھی مطلقاً جانوں کی پرواہ — کھُلی ہمّت کے بَل بوتے حقیقت
مُبارک حق کرے یہ سربلندی — ہے پاکستان کے پرچم کی رفعت
یہ بیدلؔ قابلِ صد آفریں ہے — ہوا ہرمین سے سر ننگا پربت

اِس کوہ ہمالہ کی چوٹی پر جو ۲۶۶۲۰ فٹ بلند ہے پہلے ۱۸۹۵ء میں انگریزوں کی مہم گئی تھی۔ جو ناکام رہی۔ دوسری مہم ۱۹۳۲ء میں جرمن و امریکن صاحبان کی ناکام پھری۔ تیسری مہم ۱۹۳۴ء میں اِسی وِلی مرکل کی دوبارہ گئی جو خود موت کا شکار ہوگیا۔ چوتھی مہم ۱۹۳۷ء میں جرمن آسٹرین کی گئی جو سب کے سب موت کے آغوش میں جا سوئے۔ یہ آخر اور پانچویں مہم جرمن اسٹرین کی ہرارچن برپنر کے زیر اہتمام ۱۹۵۳ء میں گئی جس کے ایک فرد۔ ہرہرمین بہل نے ننگا پربت پر ۳ر جولائی کو پاکستان کا جھنڈا جا گاڑا۔ اراکین سلطنت اور عوام نے اِس کی اِس فتح پر خوشیاں منائیں۔

برکامیابی برخورداری حبیب النسا سلمہا بی اے۔ در امتحان بی ٹی

تکمیل علم کر کے پڑھانے کی دُھن لگی
اِک اور ذمہ داری یہ سر لی حبیب نے
بیدلؔ یہ سعی قابلِ تعریف ہے ضرور
شاباش آج بی ٹی کر لی حبیب نے

نوٹ:۔ مسودہ دیوان پریس جا چکا تھا۔ اِس لیے یہ دو تاریخیں یہاں لکھدی گئیں ۱۳۷۲ھ

Marfat.com

اقسام ومحاسن تاریخ گوئی

بیان حروف تہجی:- ابجد کا لفظ ا - ب - ج - د - سے بنا ہے - چونکہ اُردو زبان ہندی، فارسی اور عربی سے مِل کر بنی ہے لہٰذا اِس میں اِن زبانوں کے حروف موجود ہیں :-

۱- خاص عربی حروف یہ ہیں :- ث ح ذ ص ض ط ظ ع ف - یہ حروف قدیم فارسی ہندی یا سنسکرت میں نہیں پائے جاتے لیکن ذ قدیم فارسی میں بھی پائی جاتی ہے - اور اَب بھی بعض فارسی الفاظ ذ سے لکھے جاتے ہیں ۔

۲- ٹ ڈ ڑ خالص ہندی ہیں - عربی فارسی میں نہیں آتے ۔

۳- ژ خ غ کی آوازیں ہندی میں نہیں - عربی فارسی دونوں میں ہیں ۔

۴- ژ خاص فارسی حرف ہے - ہندی میں نہیں آتا ۔

عِلم الخط:- (یہاں خط سے مراد وُہ خط ہے جو دولتِ عباسیہ میں جاری تھا اور یہ قدیم مصری اصلاح شدہ خط تھا) ۔

اِس کی مختصر تاریخ یہ ہے کہ جب اِنسان حیوانیت کے درجہ سے ترقّی کر کے اِنسانیت کے مرتبے تک پہنچا - تو اظہارِ خیالات کے لئے اُس کو تحریر کا احساس ہوا - اور جب قومیں اپنے مرکز سے دُور دراز ممالک میں منتقل ہوگئیں اور نئے نئے واقعات کا ظہور ہوا - تو اُن کا محفوظ رکھنا بھی ضرُوری ٹھیرا - چنانچہ بڑے غور و فکر کے بعد نقاشی اور صُورت گری سے کام لینا شروع کیا اور خدمات کے لحاظ سے تمثال کشی کو اظہار خیال کا ذریعہ بنایا مثلاً

Marfat.com

ق

۱- اظہارِ محبّت کے لئے کبوتر کی تصویر بنائی جو پرندوں میں سب سے زیادہ محبّت کرنے والا ہے۔
۲- اظہارِ دشمنی کے لئے افعی (ایک قسم کا سانپ جو ہمیشہ کنڈل مار کے چلتا ہے) کی تصویر بنائی
۳- اِس طرح نیلگوں آسمان کے لئے نصف قوس بنائی وغیرہ

یہ کتابت حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی ولادت سے (۱۹۹۶ ق م) بیس صدی قبل کی ہے لیکن یہ مصوّری دُنیا کے ہر واقعہ کے اظہار سے قاصر تھی۔ لہٰذا حکمائے مصر نے ایک ابجد بنائی (اِس کا دُوسرا نام حسابِ جمل ہے) جس کا ہر حرف تقریباً پرندوں وغیرہ کی صُورت میں تھا اور یہ کل ۲۲ حروف تھے۔ عربوں نے اِن کو چھ کلمات پر تقسیم کیا ہے جس کا نام ابجد ہے۔ اور حروف کی ترتیب مصری ہے :-

ابجد (ا ب ج د) ہوز (ہ و ز) حطی (ح ط ی) کلمن (ک ل م ن) سعفص (س ع ف ص) قرشت (ق ر ش ت) ۔

پھر صدیوں کے بعد عربوں نے مصری حروف تہجی پر چھ حرف اور بڑھائے یعنی ثخذ (ث خ ذ) اور ضظغ (ض ظ غ) اِسطور حروف تہجی کا مجموعہ ۲۸ ہو گیا۔ اور چھ حروف عربوں کے گلے سے مخصوص ہیں اور وہی ان کو صحیح مخرج سے ادا کر سکتے ہیں ۔

خلیفہ ہارون رشید کے عہد میں ابجد اِس ترتیب سے مرتب ہوئی۔ ا سے ط تک اِکائی ہے۔ (ابجد) ا ب ج د (ہوز) ہ و ز (حطی) ح ط ی، اور ی سے ص تک (ی۔ کلمن۔ سعفص) ی ک ل م ن س ع ف ص۔ اور ق سے ظ تک سینکڑہ ہے (قرشت) ق ر ش ت (ثخذ) ث خ ذ (ضظغ) ض ظ غ آخری حرف کے ایک ہزار اعداد ہیں ۔

یہ حروف ہم اعداد ہیں: ج اور چ + ت اور ٹ + د اور ڈ + ر اور ڑ + ز اور ژ ۔

Marfat.com

ک

حمزۂ اور مدّ کے لئے کوئی اعداد نہیں۔ شعرائے متقدین نے کہیں ایک عدد محسوب کیا ہے لیکن یہ قاعدہ کلّیہ نہیں۔ اب قطعاً متروک ہے۔ استاذی حضرت داغ مرحوم کا ایک شعر ملاحظہ ہو ؎

ہم کس شمار میں ہے ہو کر خمیدہ پشت　　یہ حرفِ حمزہ وہ ہے کہ جس کا عدد نہیں

مشدّد الفاظ کو بھی دو مرتبہ نہیں شمار کیا جا سکتا۔ تاریخ میں حروف مکتوبی کے اعداد لئے جاتے ہیں۔ مثلاً تخمیناً۔ بولنے میں آخر میں دو نون کی آواز نکلتی ہے۔ لیکن تحریر میں صرف آخر میں الف ہے وہی محسوب ہوگا ۔

لفظ اللہ چونکہ اللٰہ کا مخفف ہے۔ اِس لئے دو لام محسوب ہونگے۔ چنانچہ مولوی رُوم رحمتہ اللہ علیہ نے شہادت امام حسین علیہ السّلام کی تاریخ ارقام فرمائی ہے ؎

من چہ گویم کربلا را واقعات　　آہ بیروں آمدہ از اسمِ ذات

تصریح۔ اسمِ ذات اللہ ہے۔ اِس کے اعداد کا مجموعہ ۶۶ ہے۔ اِس میں سے آہ کے عدد ۶ خارج کر دینے سے ۶۰ رہ جاتے ہیں اور یہی سنہ ۶۰ ہجری شہادت اِمام عالی مقام کا سن ہے۔ حمزۂ اکثری ۔ و ۔ پر آتا ہے۔ اِس کے وارد ہونے سے وزن میں فرق ہو جاتا ہے۔ اِس لئے جس لفظ پر ایسے مواقع پر حمزۂ آئے اُس لفظ کے دُگنے اعداد لیں گے ۔ مثلاً :۔

ہائے[۱۶]۔ وائے[۱۷] اور جب ہائے[۲۶]۔ وائے[۲۷] گئو ہو تو یہ دو مرتبہ محسوب ہوگا ۔

بیان تاریخ :۔ ابتدا میں شعرا تاریخ (ظاہر) کہتے تھے۔ چھ سو[۶۰۰] برس سے تاریخ معنوی (باطن) نے زیور تجدّد پہنا ہے۔ ایسے چند حروف کا جمع کرنا جن کے اعداد کا مجموعہ مطابق سنہ مطلوبہ ہو تاریخ کہلاتا ہے

Marfat.com

تاریخ کے معنے پیدا کردن کے ہیں اور اس مجموعہ کا نام مادہ ہے۔ بہترین مادہ وہ ہے جو واقعہ پر دلالت کرے جیسے استاذی مرحوم کا یہ مادۂ تاریخ "شاہ آصف نے شیر مارے دو" اگر مادہ کی صراحت منظور ہوتی ہے تو قطعہ یا نظم میں تضمین کر دیتے ہیں۔ تاریخ کلام الٰہی سے نکالنا سب سے بہتر ہے۔ جیسے والد مرحوم (غریق) کا یہ مادہ "اِن فتحنا لک فتحا المبین" یا ضرب المثل سے مثلاً ہیچمدان کی یہ تاریخ۔ "صبح کا بھولا مسافر لوٹ آیا شام کو"۔ اگر یہ دو صورتیں نہ ہوں تو مادہ مکمل اور واقعات پر مبنی ہو اور لطیف اشارہ ہو۔ جیسے استاد مومن خان مرحوم نے کسی میر گھسیٹا کے مرنے کی تاریخ نکالی ہے ؎

"افسوس کہ موت نے گھسیٹا"

تاریخ صوری و معنوی کے بیان میں:

تاریخ صوری و معنوی اُس تاریخ کو کہتے ہیں جو لفظاً و معناً مشعرِ تاریخ ہو یعنی الفاظ سے بھی تاریخ پائی جائے اور اعداد سے بھی۔ یہ کامل الفن کا کام ہے۔ جیسا کہ حضرت استاذی مرحوم (داغ دہلوی) مرحوم کی یہ تاریخ ؎

"پنجشنبہ مہ ذی الحجہ سال"

اگر ایک مصرع سے ہر دو سنین عیسوی اور ہجری برآمد ہوں تو اور بھی بہتر ہے جیسے از ہیچمدان بیدل ۱۳۰۵ھ

گیا بابائے پاکستان ہے گورِ قائدِ اعظم

۱۹۴۸ = ۱۳۶۷ + ۵۸۱

تاریخ معنوی:۔ اُس تاریخ کو کہتے ہیں جس میں الفاظ و حروف سے کوئی بحث نہیں ہوتی۔ صرف اتنا ہو کہ الفاظ با معنی اور اپنی تقریب سے مناسبت رکھتے ہوں اور اگر الفاظ کو واقعہ سے نسبت نہ ہوگی تو وہ تاریخ تاریخ نہ ہوگی۔ اِس تاریخ معنوی کی تین قسمیں ہیں

Marfat.com

ل

(۱) کامل الاعداد (۲) زائد الاعداد (۳) ناقص الاعداد

۱۔ **کامل الاعداد** وُہ تاریخ ہے جس کے اعداد پُورے ہوں یہ ضرُوری نہیں کہ مصرعہ موزوں ہی ہو بلکہ ایک یا دو لفظ ہی ہوں لیکن مناسب و بامعنی پورے مصرعہ سے جیسے استاذی کی تاریخ نواب خُلد آشیاں کلب علی خاں صاحب کے جلوس کی تاریخ "جلوسِ خسروِ عالم پناہ نیک نہاد" یا نواب صاحب کے دیوان کی تاریخ دو لفظوں میں "شہرِ نظم" یا ولادت شاہزادہ دکن کی تاریخ "شبیہِ نظام"

واضح ہو کہ تاریخ کی یہی قسم شائع اور مطبوع ہے اور بہتر بھی یہی ہے۔ کہ پُورے مصرعہ سے تاریخ ہو۔ بھرتی کے الفاظ سے معریٰ ہو۔ چونکہ یہ دیگر قسموں سے بہتر اور ہر دل عزیز ہے۔ اِس واسطے استاذہ نے صنایع اور بدائع کو بھی داخل کر لیا ہے جن کی تفصیل آگے بیان کی جائے گی "

۲۔ **زائد الاعداد**۔ جس میں عدد مطلوب سے کسی قدر زیادہ ہوں اور مادہ یا مصرعہ اولیٰ میں اشارہ ہو کہ فلاں حرف یا لفظ مناسب کے عدد مادہ میں سے خارج کرنے سے سالِ مطلوب حاصل ہُوا ہے اس کو صنعت تخرجہ بھی کہتے ہیں۔ جیسے جنگ کوریا میں وزیرِ اعظم پاکستان کے گندم دینے پر۔ از ہیچمدان ؎

ایں مثل بے بہا بہ من گفتہ "دھنِ سگ ز لقمہ دوختہ ام"

اِس میں سے بہا کے ۸ عدد گھٹائیں تو سنِ مطلوب ۱۳۶۹ھ حاصل ہوتا ہے۔

یہ واضح رہے کہ تہنیّت کی تاریخوں میں تخرجہ منحوس سمجھا جاتا ہے "

۳۔ **ناقص الاعداد**۔ جس میں عدد کم ہوں۔ جیسے

بگو داغ از سرِ اخلاص تاریخ "مزارِ اشرف عبد النبی شاہ"

Marfat.com

سراخلاص الف ہے جس کا اعدد ہوتا ہے۔ اِس ایک کو مادہ میں جوڑنے سے سنِ مطلوب ۱۳۰۹ھ نِکلتا ہے۔ اِس کو صنعت تعمیہ بھی کہتے ہیں۔ یہ خیال رہے کہ تعمیہ و تخزجہ دس سے زائد اعداد کا مناسب نہیں۔ جیسا اُوپر اشارہ کیا جا چکا ہے شعرا نے کامل الاعداد تاریخ میں صنایع اور تکلّفات کو بھی شامل کرلیا ہے ؎

صنعت منقوطہ یا معجمہ:- وُہ ہے کہ لفظ یا مصرع کے صرف حروف منقوط مشعرِ تاریخ ہوتے ہیں۔ باقی حروف سے بحث نہیں ہوتی جیسے حکیم قیام الدین صاحب نیّر نے قدر بلگرامی کے دیوان کی تاریخ کہی ہے ؎ نظمِ قدر بلگرامی بہتر ہے درِّ یتیم

اِس میں۔ حروف منقوطہ۔ ن۔ ظ۔ ق۔ ب۔ ب۔ ت۔ ز۔ ی۔ ت۔ ی

صنعت مہملہ:- وُہ ہے کہ لفظ یا فقرہ یا مصرع کے صرف حروف مہملہ سے تاریخ نِکالی ہے۔ جیسے الم مرحوم نے حضرت داغ مرحوم کے دیوان کی تاریخ کہی ہے ؎

"کلامِ سرور و سردار اہلِ علم و کمال"

(اِس میں جتنے الفاظ بے نقاط ہیں اُن کو جوڑا گیا ہے)

صنعت بنیات:- بنیات اس کو کہتے ہیں کہ حرف کے اسمی جتنے حروف ہوں ان کا سرِ حرف چھوڑ کر باقی حروف کے اعداد بقاعدہ جمل حساب کریں مثلاً الف میں لف + جیم اور میم میں یم + سین شین عین غین میں ین + صاد۔ ضاد میں اد + واؤ میں او + اور باقی با سے یا تک کل میں الف بنیات ہے ؎

Marfat.com

اِس صنعت میں تاریخ کہنی بھی بڑی صنعت پُرتکلّف ہے۔ ؎

سالِ تاریخیں محقق زد رقم در بنیات
نظمِ دِلکش راحت افزا جانفزا او با وقار

زبروبنیات:۔ صنعت زبروبنیات وُہ ہے کہ مسمی اور اسمِ حرف دونوں کے عدد نکال کر تاریخ نِکالی جائے۔ مثلاً الف میں ا۔ل۔ف کے عدد اور جیم میں، ج۔ی۔م کے عدد زبروبنیات ہیں۔

صنعت تعدادِ حروف کے بیان میں:۔ طریقہ یہ ہے کہ کوئی لفظ مناسب واقعہ لیں اور اس کے حروف کو بہ ترتیب درجات اعداد حمل لکھیں یعنی حرف اوّل کے عدد اِکائی کے درجہ میں اور دوم کے دہائی کے درجہ میں اور سوم کے سیکڑے کے درجہ میں اور چہارم کے ہزار کے درجہ میں لکھیں جیسے کِسی شاعر نے باغ کی تاریخ لفظ "طوبیٰ" سے بموجب قاعدہ مرقومہ نکالی ہے یعنی $\frac{ط-و-ب-ا}{9-6-2-1}$ جِس سے ۱۲۶۹ھ برآمد ہوتا ہے۔

صنعت تنصیف:۔ کِسی لفظ مناسب واقعہ سے کوئی حرف لیکر اس کے اعداد کی حسب ضرورت تنصیف کرنے سے سنہ مطلوب حاصل ہوتا ہے جیسا کہ شیخ ناسخ مرحوم نے کی ہے ؎

ازہائے حکیم ہشت برگیر — سہ مرتبہ نصف نصف کم کن

درجہ احاد میں حا کے ۸ عدد اور عشرات میں اُس کا نصف چار اور مائۃ میں اُس کا نصف دو اور الوف میں اس کا نصف ایک لکھنے سے ۱۲۴۸ھ حاصل ہوتے ہیں۔

حروفِ متحرک وساکن:۔ ان میں بھی تاریخ نِکالتے ہیں۔

بطریق جمع وتفریق:۔ (۱) **بطریق جمع:** حافظ ممتاز علیصاحب کی تاریخ طبع مہتاب داغ

$$\frac{\text{خوش بیانی}}{979} + \frac{\text{حسن معنی}}{288} + \frac{\text{چوچلا}}{43} = ۱۳۱۰ھ$$

Marfat.com

۲۔ بطریق تفریق: سیاہی داغ سے ۔ لاف عدد اشعار سے کھووے
(۸۶ - ۱۰۰۵) + (۱۹۱ - ۵۷۲) = سنہ ۱۳۰۰ فصلی

۳۔ بطریق ضرب: جیسے استاذی مرحوم کی تاریخ وفات ولیعہد بہادر شاہ ظفر کی موت پر ؎

جو زداغ سالِ رحلت دِل دردمند پرسید بکشید آہ حسرت دو صد و دوازدہ بار

آہ کے اعداد ۶ ہیں ان کو ۲۱۲ سے ضرب دینے سے سنہ ۱۲۷۲ ہجری نکلتا ہے۔

صنعت ترجمہ کے بیان میں: ۔ جیسے ۔ "باغ گزین" وہ اِس طرح ہے کہ ہر حرف کے عدد کو حروف سے لکھ کر ان حروف کے عدد شمار کئے جائیں ۔ مثلاً

ب	ا	غ	گ	ز	ی	ن	
دو	یک	یکہزار	بیست	ہفت	دہ	پنجاہ	سنہ ۱۳۱۰ ہجری
۱۰۰	۳۰	۲۴۳	۴۷۲	۴۸۵	۹	۶۱	

چکّر ۔ کسی نے ایک چکّر بنا کر اُس کو چند حصّص میں تقسیم کر کے ہر خانہ کو کسی لفظ سے پُر کر کے سب خانوں کے اعداد جوڑ کر تاریخ نکالی ہے ۔ یہ سب صنایع خالی از تکلف نہیں ۔ اِن تکلّفات میں تاریخ کا اصلی مطلب فوت ہو جاتا ہے اور تاریخ عجیب و غریب بے محاورہ ثقیل الفاظ کا مجموعہ ہو کر رہ جاتی ہے اور یہ بھی اکثر پتہ نہیں چلتا کہ یہ کس مدعا کیلئے کہی گئی ہے بہترین تاریخ وہی ہے جس کا مادہ کا مصرعہ مکمل ہو اور مصرعہ سے مدعائے تاریخ سمجھ میں آسکے "

سنین متعارفہ و مروجہ: سنین متعارفہ و مروجہ جن میں تاریخ اکثر کہی جاتی ہے یہ ہیں :۔
اوّل سنہ ہجری + دوم سنہ عیسوی + سوم سنہ فصلی + چہارم سمت بکرماجیت
اِن کے علاوہ بھی سنین ، الٰہی ۔ مہدوی ۔ ملک شاہی وغیرہ ہیں جو اب مروج نہیں ہیں "

اِس میں قواعد ضوابط متعلقہ تاریخ گوئی گلبن تاریخ مولفہ ڈاکٹر مہدی حسن الم مرحوم حیدرآبادی شاگرد حضرت فصیح الملک داغ مرحوم سے لئے گئے ہیں ۔ اِس کتاب کی اشاعت استاد مرحوم کے زمانۂ قیام حیدرآباد میں ہوئی ہے اور کتاب کی تالیف کی تاریخ بھی اُستاد مرحوم نے لکھی ہے ۔ اِس لئے اِس کو مستند سمجھنا چاہیئے "

Marfat.com

Marfat.com

الحاج عبدالسلام — عبدالرزاق ذکی — عبدالواسع — الحاج محمد نسیم — محمد تحسین بیدل مصنف کتاب ہذا — خدیجۃ الکبرا اہلیہ قاضی احمد علی نگینوی

عبدالحی — صعیدہ بانو

خورشید الاسلام — سعیدہ بانو
ایک لڑکا ایک لڑکی — چار لڑکے ایک لڑکی

جعفر علی — ذاکر علی — خورشید علی — ۳ صاحبزادیاں

۱ محمد تسلیم — ۲ ڈاکٹر محمد حسن — ۳ ڈاکٹر محمد شمیم — ۴ پروفیسر محمد نسیم — ۵ محمد یونس

خانبہادر نورالاسلام — ڈاکٹر شمس الاسلام — عبدالباسط — عبدالخالق نہال سہاری — محمد یونس — محمد ناصر علی

(۱) حکیم عزیزالاسلام — (۲) صاحبزادہ — ظفر احمد — سلطان احمد — دو صاحبزادیاں — محمد اسلم — دو صاحبزادے — محمد محسن — ایک صاحبزادہ — اعجاز علی — ایک صاحبزادی

ڈاکٹر عبدالرحمان بجنوری — حبیب الرحمان

۱ محمد یاسین — ۲ محمد معین — ۳ محمد متین — محمد مبین — ۴ فاطمہ — امینہ — ۵ — ۶ — ۷ — ۸ حبیبہ خاتون

ظفر الحق فرزانہ سہیل — محمد یاسین — ایلہ جعفر علی — اہلیہ پروفیسر محمد نسیم

عطیہ — معین ارشید — سعد

شاہین — شہلا — غزالہ

پانچ صاحبزادیاں — زاہدہ خاتون — اختر نسیم

علی احمد — سید احمد — آفتاب احمد — افضال احمد — لاولد

طاہرہ دسردار خاتون
ہردو اہلیہ شجاعت علی صدیقی
ملٹری اکونٹنٹ جنرل

محمد فاتح فرخ — لاولد

چار صاحبزادے و ایک صاحبزادی

سہیل احمد

شرافت علی — شوکت علی — نصرت علی — لیاقت علی — وجاہت علی — حاجرہ — ثریا

شاہدہ میمونہ — راشدہ ریحانہ — خالدہ دردانہ — سعیدہ انجم — کوثر تسنیم

حسن نسیم — یوسف نسیم — عشرت نسیم — ثروت نسیم — مروت نسیم — فرحت نسیم — صابرہ خاتون — اختر جمیلہ

Marfat.com

شجرۂ خاندانِ مُصنّف از قاضیانِ قصبہ سیوہارہ ضلع بجنور

نسلِ صدیقؓ کی بہتات رہے عالم میں
آل و اولاد کو اللہ رکھے خوش و ایم
۱۳۶۷ھ

(۱) حضرت صدیق اکبر خلیفہ اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۲) محمدؒ (۸) ابوبکرؒ (۱۴) عبدالکریمؒ (۲۰) احمدؒ (۲۶) عبدالشہیدؒ

(۳) امام قاسمؒ (۹) ابومحمدؒ (۱۵) عبدالرحیمؒ (۲۱) ابومحمد فقیر جلال الدینؒ (۲۷) کمال الدینؒ

(۴) احمدؒ (۱۰) عبداللہ (۱۶) ابوالفضلؒ (۲۲) محمد عبدالباری شاہ متوکلؒ (۲۸) ضیاء الدولہ عماد الملک ثابت جنگ
قاضی بلدۂ عالم وزیر شہنشاہِ اکبر اعظمؒ

(۵) محمدؒ (۱۱) ابوالغیور عبدالحکیمؒ (۱۷) عبدالعلیؒ (۲۳) قاضی حسن زنجانیؒ (۲۹) محمد حنیفؒ
(جو شاہ بابر جنت مکانی کے ہمراہ ہند آئے)

(۶) ابوالحسنؒ (۱۲) ابویوسفؒ (۱۸) عبدالقاہرؒ (۲۴) عبدالرحمانؒ (۳۰) غلام علیؒ

(۷) احمدؒ (۱۳) ابوالقاسمؒ (۱۹) ابوالوفا اکمل الدینؒ (۲۵) تاج الدینؒ (۳۱) امین الدینؒ

(۳۲) جلال الدینؒ (۳۳) علی احمدؒ (۳۴) مولوی محمد یاسین غریق ڈپٹی کلکٹر امرتسر..... (آپ ۶ بھائی تھے اور تین بہنیں)
(ترنتارن میں مدفون ہیں)

Marfat.com

Marfat.com

لَن تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّوْنَ

غلامِ احمد

(نبی صلی اللہ علیہ وسلم)

حمد و نعت

مرحبا جو شفیعِ محشر ہے — وہ رسولِ کریم ہے میرا
فکرِ عقبیٰ مجھے نہیں بیدلؔ — حق غفور الرّحیم ہے میرا

۱۹۴۹ء

بدرگاہِ قاضی الحاجات

ہو حشر میں نصیب شفاعت رسولؐ کی — خالق اب التجا کو شرف دے قبول کا

۱۹۴۸ء

اصحابِ محترمؓ پہ فدا ہوں بہر طرح — بیدلؔ میں شیفتہ بھی ہوں آلِ رسولؐ کا

۱۳۶۷ ہجری مقدسہ

نذرِ عقیدت جدِّ امجد کے حضور میں

شرف بخشا ہے حق نے اُس کے در کی جبہہ سائی کا — کہ جس کو فخر تھا "میں ہمدمِ محبوبؐ دادر ہوں"
درود اس پر ہو اُس کی آل اور اولاد پر بیدلؔ — یہ ہے شانِ خدا وابستۂ صدیقؓ اکبر ہوں"

۱۹۴۸ء

Marfat.com

قطعۂ تاریخ

در

شانِ حضرتِ صدیق اکبر خلیفہ اوّل رضی اللہ تعالےٰ عنہ

عقیدت کیوں نہ ہو مجھ کو رسُول اللہ کے گھر سے
کہ ہوں وابستگانِ حضرتِ صدّیق اکبر سے

محمدؐ کی رسالت اولاً صدّیق نے مانی
ہوا اِسلام کا چرچا اِسی مردِ معمّر سے

لگا کر جان کی بازی حفاظت کی پیمبرؐ کی
نہ جھجکا غار میں یہ دشمنانِ دین کے شر سے

لہو میں غرق ہو کر بارہا غزوات میں اُبھرا
نہ کوئی بڑھ سکا اِس قلزمِ حق کے شناور سے

بجز نامِ خدا اپنے لئے باقی نہ کچھ رکھا
نچھاور کر دیا سب مال و زر حکمِ پیمبر سے

محمدؐ اِس کا آقا تھا محمدؐ کا یہ شیدائی
اِسے یہ دولتِ کونین حاصل تھی مقدر سے

امامت اور خلافت کا شرف اِس کو ملا پہلے
بایں اوصاف افضل تھا یہ اصحابِ مطہر سے

خدا شاہد ہے میرا ہوں سبھی احوال میں قانع
وراثت میں ملی صبر و رضا صدیقؓ اکبر سے

شرف بیدلؔ کو ہے اِس جدِّ امجد کی غلامی کا
نہ کیوں اَب مُلتجی ہوگا شفیعِ روزِ محشر سے

---

۱۹ ۶ ۵۰

Marfat.com

نذرِ عقیدت قبلہ و کعبہ مورثِ اعلیٰ خاندان حضرت قاضی حسن زنجانی رحؒ کے حضور میں

بابرِ جنت مکاں کے ساتھ تھے قاضی حسنؒ
جنگِ پانی پت ہوئی جب شاہِ ہندستان سے

ہوگیا سلطان ابراہیمؒ میداں میں شہید
شاہِ غازی تخت پر بیٹھا نہایت شان سے

سونپ دی مسند قضا کی اِس بزرگِ دین کو
لائی تھی گویا قضا لاہور میں ایران سے

شیخ سرپائیؒ کے پہلو میں بھی اِن کی گورِ پاک
ہو چکے سارے نشاں معدوم گورستان سے

مرحبا قدموں میں اِن کے مجھ کو لایا اِنقلاب
حق کرے ہو خاتمہ بالخیر اب ایمان سے

جدِّ امجد کو مرے اللہ دے خلدِ بریں
مغفرت کی التجا ہے صاحبِ غفران سے

بیدلِ عاصی خدا کی مصلحت میں کیا مجال
ہند آئے مورثِ اعلیٰ مرے زنجان سے

۱۳ ھ ۶۸

نوٹ:۔ قاضی حسن زنجانی نور اللہ مرقدہ کو کئی ہزار احادیث زبانی یاد تھیں۔ بابر شاہؒ جب سریر آرائے سلطنت ہوا آپ کا شہرۂ فضل و کمال سُن کر فرغانہ طلب کیا اور مشیرِ خاص بنا لیا۔ شہنشاہ جنت مکانی کے ہمراہ ہند آئے ابراہیم لودھی کی شکست کے بعد اِن کو دیگر رؤساء کے زیر کرنے پر معمور کیا۔ بہت سا علاقہ انہوں نے فتح کیا اور جاگیر میں ملا۔ اور منصب پنج ہزاری عطا کیا۔ اکبر اعظمؒ نے ان کو لاہور کا قاضی بنا کر بھیجا۔ دیوانی اور فوجداری کے کل اختیارات حاصل تھے ۹۷۵ھ بعمر ۱۰۰ سال وفات پائی۔ اور مزنگ کے دیرینہ قبرستان میں شاہ سرپائیؒ کے مزار کے پاس اِن کا مزار تھا۔ اب تمام آثار لاپتہ ہیں ؛

Marfat.com

قطعاتِ تاریخ دربارۂ ولادت باسعادت

ولادتِ باسعادت حضور سرورِ عالم پیغمبر آخر الزماں حبیبِ کبریا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلعم

قدومِ سرورِ عالمؐ سے ہے جہاں معمور ہوا ہے رحمتِ حق کا نزول دُنیا میں
خدا نے آج نویدِ مسیحؑ پوری کی ہوئی دعائے خلیلؑ اَب قبول دُنیا میں
بتوں کی سر پڑے گی یہ گرم بازاری چلے گا اَب سے خُدائی اصول دُنیا میں
پھر ہوگا غنچۂ توحید عطر بیز یہاں مہک اُٹھے گا جہاں بنکے پھول دُنیا میں
خدائے پاک کو بندوں پر اپنے پیار آیا کیا حبیبؐ کو لاکر شمول دُنیا میں
بشر و سالتِ خیر البشر سے ہو کامل چلے نہ کفر کی رسمِ فضول دُنیا میں
کیا خدا نے شہنشاہِ بحر و بر اِس کو کرے مطالبۂ حق وصول دُنیا میں
شفیعِ روزِ جزا آمنہ کا لال ہے جب عبث ہے روزِ قیامت کا طول دُنیا میں

باحترام ملائک نے بیدلِ عاصی
کہا... یہ دن ہے جب آئے رسولؐ دُنیا میں

۱۸۵۷ء

قطعاتِ تاریخ بر ولادت باسعادت

۱- ولادت فرزند منشی چراغ الدین صاحب ٹھیکیدار تعمیرات مقیم سیلونی

تیسرا اللہ نے بیٹا دیا کیا نصیبہ ہے چراغ الدین کا
سب کی عمروں میں درازی دے خدا بخت بڑھ چڑھ کر ہو اب اِن تین کا

Marfat.com

ایک کی دلجوئی کا اِک ہو سبب ایک باعث ایک کی تسکین کا
اِس کی پیدائش کا بیدلؔ ہے یہ سال
نور ہے چشمِ چراغِ دین کا

۱۹۰۳ء

(۲) بر ولادت فرزندِ دلبندِ دوم مصنّف

حق عطا چوں کرد فرزندِ سعید نور در چشمانِ تحسیں آمدہ
بیدلِ خوشدل برائے سال گفت نونہالے باغِ یاسیں آمدہ

۱۳۲۶ ہجری مقدسہ

(۳) فرزند چہارم مصنّف

شکر ہے اللہ کی اِس دین کا مجھ کو بخشا چاند سا نورِ نظر
عمر اور اقبال ہوں اِس کے فزوں بہرہ ور ہو یہ بصد علم و ہنر
زندگانی میں رکھے حق کامیاب بحرِ عالم کا ہو رخشندہ گہر
غیب سے آئی ندا یہ بہرِ سال کہئے ..... بیدلؔ کو دیا لختِ جگر

۱۳۴۴ھ

(۴) بر ولادت شاہزادہ میر برکت علیخاں المخاطب بہ مکرم جاہ نبیرۂ اعلیٰ حضرت سلطان دکن

شاہ کو اللہ نے پوتا دیا شاہزادہ فخرِ ظلّ اللہ ہو
یہ درِ شہوار کا نایاب لعل زینتِ دستارِ اعظم جاہ ہو
اِس سے ہو مطلب براریٔ برآر اور دکن کے آسماں کا ماہ ہو
شاہ کی اس پر رعیت ہو نثار یہ بھی خواہ اُن کا خاطر خواہ ہو
ہے دعا بیدلؔ کی اور تاریخ بھی عمر میں برکت مکرم جاہ ہو

۱۳۵۲ھ

Marfat.com

(۵) فرزند جناب انعام الرحیم آئی سی ایس کمشنر موسوم بہ نادر رؤف الرحیم سلمہٗ

خدا کا ہے انعام انعام کو — دیا اور بیٹا بلطفِ عمیم
کرے عمر و اقبال سے بہرہ مند — اِسے علم دے اور عقلِ سلیم
ہو آسان دُنیا کی منزل اِسے — چلے زندگی میں رہِ مستقیم
دُعا بہرِ تاریخ بیدلؔ کی ہے — رہے خوش یہ نادر رؤف الرحیم

۱۹۳۶ء

(۶) نورِ چشمی ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں ایم۔اے۔پی۔ایچ۔ڈی

غلامِ مصطفیٰ خاں پر کرم ہے — خدا نے دی ہے اچھّی نورِ چشمی
نہ کیوں یہ باپ کی پھر لاڈلی ہو — یہ ہے اماں کی پیاری نورِ چشمی
بڑا اِس کا نصیبہ ہو بڑی عُمر — جیئے جَم جَم الٰہی نورِ چشمی
ولادت کا لکھا بیدلؔ نے یہ سال — غلامِ مصطفیٰ کی نورِ چشمی

۱۹۳۹ء

(۷) بر ولادت خالدہ سلمہا دخترِ عزیز پروفیسر محمد تسنیم صدیقی ایم اے (نواسی مصنّف)

نورِ چشمی کو مری دی ہے خدا نے دختر — رہے دُنیا میں سدا شاد ہماری بیٹی
دم سے بیٹی کے ہے ماں باپ کی تالیفِ قلوب — چارۂ دردِ محبّت ہے بچاری بیٹی
موسنی بن کے نگاہوں میں سمائے سب کی — کیوں نہ ہوگی یہ بہرے گھر کی دلاری بیٹی
کیوں کر ہوتی نہ یہ محبوبِ خُدا کو محبوب — کرتی اللہ کی ہے شکر گذاری بیٹی
یا خدا اِس کو بڑی عمر بڑی دے قسمت — تیرے اِنعام سے بہرہ پور ہو ساری بیٹی
حق سے توفیق ملے رابعہ بصریؒ کی طرح — علم میں فضل میں بیٹوں سے ہو بھاری بیٹی

Marfat.com

کیا ہی اچھّی ہے یہ تاریخِ ولادت بیدلؔ پیاری بیٹی کو ہے دی واہ پیاری بیٹی

۱۳ ۵ ۷ ھ

(۸) معذرت بر تاریخ ولادتِ فرزند نواب صدیق علیخاں سفیر پاکستان

مجھے مسرتِ نواب پر مسرت تھی سوائے شکرِ خدا کے نہ تھا کوئی چارا
کھلا یہ بعد کو تھی یہ نوید قبل از وقت یہ سُن کے لطفِ سخن کر کرا ہوا سارا
ہوئی جو طبع مکدّر گنوا کے شیرینی ملی نہ دادِ سخن دِل ہوا جو سیپارا
ندا یہ آئی کہ بیدلؔ عبث ہے فکر تری
زبانِ خلق یقیناً خُدا کا نقارا

۱۳ ۹ ۷ ھ

(۹) بر تولد نبیۂ نبی محمّد صاحب ای اے سی (پسرِ نور محمد صاحب وکیل ساگر)

اللہ نے نبیؔ کو نواسہ عطا کیا سو سال کی ہو عمر بصد صدقۂ حبیبؐ
ہو عیشِ جاوداں سے سدا ہمکنار یہ پھٹکے نہ بھول کر کبھی رنج و الم قریب
رشکِ وطن ہو اور رہے فخرِ خاندان کاملِ ہنر میں علم کا یکتا بنے ادیب
سایہ میں باپ ماں کے رہے شاد و بامراد یہ گلشن نبی و الٰہی کا عندلیب
بیدلؔ کی بہر سال ولادت یہ ہے دُعا
نورِ نظر ہو نورِ محمّد کا با نصیب

۱۳ ۹ ۷ ھ

(۱۰) ولادت بر خورداری عطیہ خاتون صدیقہ بنتِ برخوردار محمّد امین مرحوم

دی مرے دلبند کو اللہ نے لختِ جگر جاگ اُٹھا کیا نصیبہ واہ کیا قسمت لڑی

Marfat.com

موجبِ برکت یہ کیوں پہلوں کی بیٹی نہ ہو
سنتِ خیر الوریٰ کی مرحبا پہلی کڑی

کیوں نہ دادا جان ہوں اِس ننھی مورت پر نثار
کرتی ہے اٹھکھیلیاں آغوشِ مادر میں پڑی

حق کرے اِس کو یہاں تک علم و فن میں سرفراز
دین و دُنیا کی رہے آسان یہ منزل کڑی

پاس تک پھٹکے نہ اِس کے فکر و غم یارب کبھی
زندگی میں جو گھڑی گذرے وہ ہو سُکھ کی گھڑی

ظلِّ مادر اور پدر میں ہو شگفتہ عمر بھر
یا الٰہی گلشنِ یاسین کی یہ پنکھڑی

ہے یہ بیدلؔ کی دُعا سالِ ولادت کیلئے
نیک ہو قسمت الٰہی عمر دے اِس کو بڑی

۱۳۶۰ھ

(۱۱) فرزندِ عزیز پروفیسر ریاض الدین احمد ایم۔اے اسلامیہ کالج الہ آباد

اُس پاک بے نیاز کا ہے لاکھ لاکھ شکر
لختِ جگر ریاضؔ کو جس نے عطا کیا

دے اِس کو عمرِ نوحؑ سے یارب دراز عمر
اقبال ہو سکندر و جم سے بھی کچھ سوا

پھولے پھلے یہ نخلِ تمنائے والدین
یہ گلشنِ جہان ہے جب تک ہرا بھرا

ہاتف نے بہرِ سالِ ولادت یہ دی ندا
کہدو کہ .... گل کھلا ہے بہارِ ریاض کا

۱۳۶۱ھ

(۱۲) فرزندِ نور اللطیف خاں ایم۔اے ڈپٹی کلکٹر رائپوری

بیٹا عطا ہوا ہے نور اللطیف خاں کو
لوٹے مزہ الٰہی یہ عیشِ جاوداں کا

پھولے پھلے ہمیشہ یہ نونہال یارب
گلشن بہار پر یہ جب تک رہے جہاں کا

ہو اِسکے دم قدم سے اپنے وطن کی رونق
خورشید بنکے چمکے ملت کے آسماں کا

اِس کا سنِ ولادت بیدلؔ جو کوئی پوچھے
کہدو کہ ... نورِ دل ہے نورِ لطیف خاں کا

۱۳۶۲ھ

Marfat.com

(۱۳) فرزندِ عزیز محمد اسلم سلمہٗ

ہو خداوندِ دو عالم کا کہاں تک شکریہ
آج برخوردار اسلم کو دیا لختِ جگر

ظلِ مادر اور پدر میں یہ سدا پھولے پھلے
دے اِسے بختِ رسا یارب زیادہ عمر کر

ہو عنایت فضلِ بے حد سے تری توفیقِ نیک
لطفِ بے پایاں سے ہو افزایشِ علم و ہنر

زندگی میں ہو میسّر اِس کو عیشِ جاوداں
نعمتوں سے دین و دُنیا کی رہے یہ بہرہ ور

حضرتِ بیدلؔ لکھو یہ اِس کی پیدائش کا سال
گلشنِ یاسینؔ کا ہے واہ پاکیزہ ثمر

۱۲ ھ ۶۲

(آمد مولودِ محبوب از یاسین غزنوی مرحوم مولود پدر دادا مولوی)

(۱۴) بر ولادت برخوردار معین الرشید صدیقی نبیرۂ مصنّف

مرحبا پیدا ہوا ابنِ امینؔ
جاگ اُٹھا بخت بھی سوتا مرا

دیکھ لی بیٹوں کے بیٹوں کی بہار
اِس سے کیا بڑھ کر نصیب ہوتا مرا

جنتِ آدم کے چھٹنے کا ہے غم
اِس لئے پوتا ہوا روتا مرا

عمر اور اقبال دے بڑھ کر خدا
حق بجانب ہے یہ سمجھوتا مرا

شاد بیدلؔ کیوں نہ ہو روحِ غریق
اُن کا پڑ پوتا ہے یہ پوتا مرا

۱۳ ھ ۶۳

(آمد مولود کے پڑدادا مولوی محمد یاسین صاحب غزنوی تخلص مرحوم کا فی البدیہہ)

(۱۵) فرزند مسٹر رفیع اللہ جج امراؤتی برار

مرحبا بیٹا عنایت حق تعالےٰ نے کیا
اِس کی بھولی شکل نے شرما دیا ہے ماہ کو

یا الٰہی اِس کو اِس درجہ بلند اقبال کر
بختِ اسکندر نہ پہنچے اِس کے عز و جاہ کو

اِس کو رکھنا دین و دُنیا میں ہمیشہ بامراد
دوستوں کو عیش ہو ذلّت ملے بدخواہ کو

ہو گئے بھائی بہن، ماں باپ سب بیدلؔ نہال
حق نے نور العین جب بخشا رفیع اللہ کو

۱۹ ء ۴۵

Marfat.com

(۱۶) بر ولادت فرزند مسٹر اخلاق احمد خاں سیکرٹیٹ کراچی

مِل گیا اخلاق احمد خاں کو بھی — نورِ دل جس کا جہاں مشتاق ہے
دے خدایا اُس سکندر کا نصیب — جس کی قسمت شہرۂ آفاق ہے
نوحؑ کی سی ہو عطا عمرِ طویل — فرد ہو یہ بھی اگر وہ طاق ہے
دولتِ دُنیا سے مالا مال کر — تو سبھی مخلوق کا رزّاق ہے
سالِ پیدایش جو بیدلؔ چاہیئے — یہ کہو ... راحت دہِ اخلاق ہے

۱۳۶۵ھ

(۱۷) بر ولادتِ فرزند مسٹر عبدالحمید قریشی بی اے جبلپوری

میاں حمیدؔ کے یہ تیسرا ہوا فرزند — کیا خدا نے ضعیفی کا آسرا پیدا
الٰہی بخت میں یہ ثانیٔ سکندر ہو — طویلِ عمر میں ہو نوحؑ دوسرا پیدا
ہر ایک اِس کی تمنّا مدام ہو پوری — بر آئے دِل میں جو ہو کوئی مدعا پیدا
بری نظر سے زمانہ کی حق رکھے محفوظ — سدا فلاح کی صُورت کرے خدا پیدا

اگر ہے سالِ ولادت کی جستجو بیدلؔ
لکھو ..... حمیدؔ کا لختِ جگر ہوا پیدا

۱۳۶۵ھ

(۱۸) بر ولادتِ طارق سلمہٗ فرزند مقبول الٰہی صاحب اسسٹنٹ کلکٹر کسٹم

مرحبا فرزندِ مقبولِ الٰہی آگیا — شکر اُس اللہ کا جس نے یہ نعمت بخشدی
دین و دُنیا میں الٰہی سرفرازی کر نصیب — راہبر اِس کا رہے ہر آن خلقِ احمدی
لُطف سے تیرے رہے علم و ہنر سے مستفیض — ہو رسائی بخت میں دے عمرِ زائد از صدی
افتخارِ ملک اور خدمت گذارِ قوم ہو — اپنی ملّت سے سدا وابستگی ہو لابدی
آئی بیدلؔ یہ ندا سالِ ولادت کے لئے — ہوگا طارقؔ ثانیٔ طارقؔ بفضلِ ایزدی

۱۳۶۶ھ

Marfat.com

(۱۹) برخورداری سعدیہ خاتون صدیقہ دختر برخوردار محمد امین صدیقی

حق نے دی بیٹی امانت بہرِ آغوشِ امین — ظلِّ مادر اور پدر میں یہ چڑھے پروان بھی
کر خداوندِ جہاں علم و ہنر سے سرفراز — بخت ہو بختِ رسا بہرہ ور دے ایمان بھی
پھولتا پھلتا رہے اِس کا سدا باغِ مراد — دیکھ لیں اِس کی بہاریں اِس کے دادا جان بھی
قوتِ بازو ہو بھائی شادماں جائی رہے — بھائی بہنوں کے خدا پورے کرے ارمان بھی
سعدیہ کی پھر ولادت کیوں نہ ہو بیدل سعید — ساتھ لے آئی مسلمانوں کا پاکستان بھی

۱۳۶۶ھ

(۲۰) فرزندِ عبدالرشید انصاری اسپیشل پولیس کراچی

عبدِ حیٔ کو عطا ہوا پوتا — اِس کی آمد خوشی کی ہو تمہید
عمر اللہ دے دراز اِسے — اِس کے حصّہ میں آئے بختِ سعید
نیک خو نیک دِل ہو نیک مزاج — رسمِ انصار کی کرے تقلید
علم و فضل و کمال دے یارب — نقشِ دِل پر رہے کلام مجید
اِس کی ہر شب شبِ برات رہے — دِن ہو اس کا ہر ایک روزِ عید
اِس سے روشن ہو خاندان کا نام — ہو سپہرِ وطن کا یہ خورشید
ہے دُعا بہرِ سال بیدل کی — نورِ دل بھی رشید کا ہو رشید

۱۳۶۷ھ

(۲۱) برولادت فرزند کیپٹن زمرد خاں

حق تعالےٰ نے زمرد خان کو بیٹا دیا — لاڈلا ماں باپ کا دائم رہے خوشحال یہ
اپنے لطفِ عام سے اللہ رکھے فیضیاب — ہو نصیبہ کا سکندر صاحبِ اقبال یہ
عمرِ طولانی طفیلِ سیّدِ عالم ملے — زندگانی کم سے کم پائے صنوبسی سال یہ
دم قدم سے اِس کے روشن نام ہو ننہیال کا — بالیقیں ہو کر رہے گا نازشِ دو ہیال یہ
ہے خداوندِ جہاں کا شکر بیدل لاکھ لاکھ — آج بخشا ہے زمرد خان کو اِک لال یہ

۱۹۴۷

Marfat.com

(۲۲) فرزندِ محمد مبین صدیقی ایم۔ اے اینڈ کسٹم پاکستان

بیدلؔ کو عطا ہوا ہے پوتا — ہے شکرِ خدا یہ دن دکھایا
محبوب نہ کیوں ہو ہر کسی کو — واللہ حبیبؐ کا ہے جایا
رزاقؔ کے نخلِ آرزو نے — عالم میں نیا یہ گل کھلایا
لوٹے یہ بہارِ زندگانی — مادر و پدر کے زیرِ سایا
اللہ کمال دے ہنر میں — ہر علم کا ہو بلند پایا
ہو بختِ رسا نصیب مولود — اور عمرِ طویل دے خدایا
بیدلؔ نے کہا یہ سالِ تاریخ — لختِ جگرِ مبین آیا

(از: استاد عبدالرزاق صاحب بیدلؔ)

(۲۳) بر تولدِ کوثر تسنیم سلمہا دختر پروفیسر محمد تسنیم صدیقی ایم اے ۱۳۹۶ھ

بیٹوں پر ایک بیٹی اور دی تسنیم کو — شکرِ حق میں سر جھکایا صاحبِ ادراک نے
محوِ نظارہ ہوئیں چشمانِ الطافِ پدر — اور لگی آغوشِ مادر سے محبت جھانک نے
کس لئے ماں باپ کو واللہ یہ پیاری نہ ہو — دی فضیلت بیٹیوں کو سیدِ لولاک ؐ نے
یا الٰہی نعمتوں سے اپنی مالا مال کر — برکتیں نازل سدا کیں گردشِ افلاک نے
اس کی پیدائش کا لکھو حضرتِ بیدلؔ یہ سال — "پانچویں بیٹی عطا کی ہے خدائے پاک نے"

۱۳۹۶ھ

(۲۴) بر ولادت فرزند آنریبل جسٹس ہدایت اللہ جج ناگپور ہائی کورٹ

نورِ دل نورِ نظر حق نے ہدایت کو دیا — روبرو جو ہو سکیں کیا منہ ہے مہر و ماہ کا
اس کی پیشانی سے تاباں نیّرِ اقبال ہے — کیوں نہ ہو لختِ جگر ہے ایک عالیجاہ کا
باپ ماں اس کی بہارِ زندگی دیکھیں سدا — دائم و قایم رہے اس پر کرم اللہ کا
خیر خواہوں کو ہمیشہ سرفرازی ہو نصیب — شرم سے نیچا رہے سر دشمنِ بدخواہ کا
مدتوں کے بعد بیدلؔ یہ بر آئی آرزو — ہو گیا پوتا ولایت کا نواسا شاہ کا

(از: استاد محمد شاہ خان صاحب ولایت آنریبل)

۱۳۶۸ھ

Marfat.com

(۲۵) بر ولادتِ فرزند عزیز ڈاکٹر ریاض الاسلام ایم اے پی ایچ ڈی ایجوکیشنل سیکرٹریٹ پاکستان

بیٹا عطا ہوا ہے عزیزی ریاض کو — مولود کو سعید کرے ربِّ ذوالجلال
اللہ اِس کو بختِ سکندر کرے نصیب — عمر دراز سال ملے نوحؑ کی مثال
یہ دورِ زندگی میں رہے سرخرو مدام — پاکیزہ دل ہو نیک طبیعت ہو خوشخصال
پوری ہوں اِس کے دم سے تمامی توقعات — پھولے پھلے جہاں میں ماں باپ کا یہ لال
بیدلؔ سنِ ولادتِ مولود خوب ہے — اِسلام کے ریاض کا پیدا ہے نونہال

۱۳۶۸ھ

(۲۶) دخترِ محمد مبین صدیقی ایم اے لینڈ کسٹم پاکستان

ہو مبارک مبینؔ سلمہٗ — حق تعالےٰ نے دی ہے لختِ جگر
ہر دو عالم میں بامراد رہے — ہو سدا مستفیدِ علم و ہنر
بخت اِس کو ملے سکندر کا — زندگی ہو دراز مثل خضرؑ
ماں کے آغوشِ عاطفت میں پلے — سر پہ اللہ رکھے ظلِّ پدر
یہ ولادت کا سال ہے بیدلؔ — واہ آئی مبینؔ کی دختر

۱۳۶۹ھ

(۲۷) بر ولادتِ فرزندِ برخوردار محمد متین صدیقی ایم اے لینڈ کسٹم

کس منہ سے شکر ہو کرمِ بے حساب کا — گھر اپنی نعمتوں سے مرا حق نے بھر دیا
لختِ جگر ملا ہے محمد متینؔ کو — نخلِ مراد میں یہ نیا اِک ثمر دیا
ماں کیوں نہ اِسکے چاند سے مکھڑے پہ ہو نثار — اللہ نے قمرؔ کو یہ رشکِ قمر دیا
یارب ترے کرم سے ہو عالم میں سرفراز — روشن سیاہ خانۂ بیدلؔ میں کر دیا
بیدلؔ اگر ہے سالِ ولادت کی جستجو
کہدو کہ .... اب متینؔ کو نورِ نظر دیا

۱۳۶۹ھ

Marfat.com

(۲۸) دخترِ مسٹر کاظم شیر بی۔اے۔بی۔ایل بہاری

خدا نے کی عطا لختِ جگر آج — کرم کرتے اُسے لگتی نہیں دیر
متاعِ دو جہاں حاصل ہو یارب — رہے انعامِ بے پایاں سے دل سیر
اگر ہے جستجوئے سال بیدل — کہو.... ہے واہ بنتِ کاظم شیر

۱۹۵۰ء

(۲۹) بر ولادت فرزند مسٹر الطاف اللہ بی۔اے ناگپوری

مادر کی گود واہ یکایک چمک اُٹھی — کیا دین میں ہے دین دیا لعلِ بے بہا
الطاف[1] کا نبیسہ ہے الطاف[2] کا پسر — اللہ کا ہے لطف عطا پر یہ ہے عطا
ہو نونہال گلشنِ عالم میں سربلند — مادر پدر کے سایہ میں پھولے پھلے سدا
بیدل خدائے پاک کا ہے لاکھ لاکھ شکر — نورِ نظر شمیم[3] کو یہ اِک عطا ہوا

۱۹۵۰ء

[1] آنجناب سیدالطاف حسین خطیب
[2] والد مسمی الطاف اللہ
[3] نام

(۳۰) فرزند عبدالوحید خاں صاحب ڈپٹی کمشنر بیتولی سی۔پی

بیٹا یہ بیٹیوں پر اللہ نے دیا ہے — اُس کی عطا کے صدقے انعام بیکراں ہے
بھائی نہ کیوں پیارا ماں جائیگو ہوگا — اُلفت کی منزلوں کا یہ میر کارواں ہے
اِس گلشنِ جہاں میں دے علم و فضل اِس کو — جس کی بہار دایم نا دیدۂ خزاں ہے
دارین کی سعادت کرنا اسے میسر — داد و دہش کا تیری محتاج کل جہاں ہے
بیدل سن ولادت پوچھے جو کوئی اِس کا — کہدو کہ.... "نورِ چشم عبدِ وحید خاں ہے"

۱۹۵۰ء

(۳۱) دخترِ نیک اختر خواجہ چراغ حسین صاحب شریکِ کار پاکیشیا مل

نوازا ہے خواجہ کو اللہ نے — مُبارک ہو یہ آٹھویں نورِ عین
خدا سب کو رکھے سدا بامراد — مدام اِن کو سُکھ ہو ہمیشہ ہو چین
دُعا ہے یہ بیدل کی اب بہرِ سال — ہو اِک سعد بنتِ چراغ حسین

۱۹۵۰ء

Marfat.com

(۳۲) فرزند مسٹر عبدالمتین ایم کام پی اے ایس

خدا کی دین کا کس منہ سے شکر کیجے ادا
میاں متین کو بخشا گیا ہے لختِ جگر

اسے کمال دے اب علم و فضل ہیں یارب
ہو عمرِ نوحؑ عطا اِس کو بختِ اسکندر

کہا یہ سالِ ولادت سنا جو بیدلؔ نے
دیا متین کو رب نے ہے آج نورِ بصر

۱۳۷۰ھ

(۳۳) بر تولدِ دخترِ نیک اختر محمد مبین صدیقی ایم اے

چاند سی بیٹی یہ دی اللہ نے پیارے مبین
ہوں عطا اِس کو تمامی نعمتیں دارین کی

ظلِّ مادر اور پدر میں شاد ماں رکھے خُدا
لمحہ لمحہ ہو خوشی کا ہر گھڑی ہو چین کی

عمر دے اِس کو بڑی یارب بڑا اقبال دے
خضرؑ کی سی زندگی قسمت ذوالقرنین کی

یہ کہا سالِ ولادت بیدلؔ خوش وقت نے
اَب کے آئی نور چشمی میرے نورالعین کی

۱۳۷۰ھ

(۳۴) بر تولدِ خواہر زادۂ مجی گل شیر علی صاحب ویونگ ماسٹر گورنمنٹ ہل شاہدرہ

یہ مولود کیسے نہ ہو خوش نصیب
کہ ہے خطۂ پاک کا آب و گل

سدا کامرانی سے ہو ہمکنار
خوشی جاوداں عیش ہو مستقل

رہیں کوششیں بارآور مدام
تدابیر میں ہو نہ قسمت مخل

ولادت کا یہ سال بیدلؔ لکھو
محمد حسن کو بلا لختِ دل

۱۳۷۱ھ

(۳۵) بر تولدِ فرزند مسٹر غلام حسین بٹ۔ شاہدرہ ہل

ادا شکر کیوں اِس عطا پر نہ ہو
دیا بٹ کو اللہ نے نورِ عین

نصیبہ بڑا ہو بڑی عُمر ہو
ہمیشہ رہے زندگانی میں چین

ولادت کا یہ سال بیدلؔ لکھو
یہ ہے نونہال غلام حسین

۱۳۷۱ھ

Marfat.com

(۳۶) فرزندِ عزیز عبدالحفیظ صاحب اگزکٹو انجینیر سنٹرل الکٹریسٹی ڈیپارٹمنٹ

دیا بیٹا حفیظِ خوش سیر کو — خُدا سے عمرِ طولانی عطا ہو
اِسے اللہ عیشِ جاوداں دے — بلند اقبال ہو بختِ رسا ہو
ہنر میں فرد اور ہر فن میں یکتا — سدا جویا یہ علم و فضل کا ہو
خدا ماں باپ کو وہ دِن دکھائے — یہ نخلِ آرزو پھولا پھلا ہو

دُعا کے ساتھ بیدلؔ سالِ تاریخ
یہ کہدو .... حافظ و ناصر خُدا ہو

(۳۷) بر ولادتِ باسعادتِ فرزند مکرمی عنایت حسین صاحب پاکیشیا کلاتھ مل لاہور ۱۹۵۲ء

بیٹا دیا ہے واہ عنایت حسین کو — یارب بلند بخت ہو اِس نورعین کا
عیش و نشاط سے رہے دایم یہ ہمکنار — ہر آن زندگی میں زمانہ ہو چین کا
خوشیاں ہوں اِس کی دیکھنا اِنکو سدا نصیب — اللہ سر پہ سایہ رکھے والدین کا
بیدلؔ عنایت حق نے جو مولود یہ کیا — لختِ جگر ہے آج عنایت حسین کا

(۳۸) بر تولد فرزند برخوردار آفتاب احمد سلمہٗ ۱۹۵۲ء

آفتاب احمد کو حق نے چاند سا بیٹا دیا — اپنے لُطفِ عام سے رکھے ہمیشہ فیضیاب
یا الٰہی اِس کو بے پایاں ملے علم و ہنر — بخت ہو بے مثل اس کا عمر اِس کی بے حساب
یہ جواں سال و جواں بخت و جواں دولت رہے — ہو نہ پیری سے موثر عمر بھر اِس کا شباب
گلستانِ دہر میں یارب سدا پھولے پھلے — باپ ماں دیکھیں بہار زندگی کامیاب

بیدلِ خوشدل اگر سالِ ولادت چاہیئے
لکھ ... مُبارک ہو اَب آیا نورِ چشم آفتاب
۱۳ ۷۲ھ

Marfat.com

قطعۂ تاریخ

مولود کے کانوں میں تکبیر و اذان

(۱) برخورداری شہلا سلمہا دختر محمد مبین صدیقی ایم اے کلینڈ کسٹم

حافظ و ناصر ہو شہلا کا خدا　　کل بلاؤں سے ملے اِس کو اماں
زندگانی میں رہے یہ سرفراز　　دم بدم ہو اس پہ لطفِ بیکراں
ہو یہ مالا مال علم و فضل سے　　ہو میسّر اِس کو عیشِ جاوداں
یہ سدا ہو پیروِ احکامِ دیں　　ہوں عیاں اِسلام کی سب خوبیاں

چاہیئے بیدلؔ جو سالِ تہنیت
لکھ ... سُنا کانوں میں ہے دِل اذاں

۱۳۶۹ ہجری مقدسہ

عقیقہ

(۱) نبیسہ عطا محمد خاں صاحب ضیاؔ ڈسٹرکٹ اکسائز افیسر بیتول

یہ عقیقہ بھی نواسے کا عطا صاحب کے آج　　مرحبا ہے پیروئ راہِ صدقِ انبیا
یہ وُہ صدقہ ہے کہ جِس کے دیتے ہی سب آفتیں　　ہو چلیں یک لخت بچہ اور زچہ سے جُدا
بال تک بیکا نہ ہو مولود کا یا رب کبھی　　چشمِ بد بیں سے اسے محفوظ رکھ رب العلیٰ

حضرتِ بیدلؔ یہی اس کا ہے سالِ تہنیت
واہ یہ سر سے اُتاری ہے عقیقہ نے بلا

۱۳۶۲ ہجری مقدسہ

Marfat.com

مولود کو سوغاتِ کرتہ ٹوپی از احباب و اقربا

(۱) از محترمہ بیگم محمد نعمان انصاری اگزکٹو انجنیئر تعمیرات سی پی
برائے عطیہ خاتون صدیقہ

میری پوتی کو دئے کپڑے نفیس — لطف و فیضِ بانوے انصار ہے
بیدلِ خستہ مہاجر ہے یہاں — اِس کرم کا واقعی حقدار ہے
ہے اُسی سنت کی یہ تجدید ایک — جس کا بانی احمدِ مختار ہے
حق کرے اِن کو بھی پڑپوتی نصیب — یہ طویلِ عمر کا معیار ہے
غیب سے آواز آئی بہرِ سال — کرتہ ٹوپی لازوالی پیار ہے

۱۳۶۰ھ

(۲) از محترمہ بیگم فضل عظیم صدیقی بی۔ اے انسپکٹر مدارس

میری پوتی کو ہیں لائیں بیگم فضلِ عظیم — پائجامہ سُرخ ٹوپی زرد اور کرتے ہرے
نسل میں صدیق اکبرؓ کی نہ کیونکر ہو یہ فیض — تقویت اسلام کو پہنچی ہے جن کے آسرے
اُس پر ہے طرہ کہ دادا کے لئے میوہ بھی ہے — کیا تعجب گر یہ بوڑھا اب برسوں تک مرے
اہلِ غربت کو بہم پہونچے جو یہ سامانِ عیش — پھر وطن کو بھولجائیں کیوں نہ مجھ سے بے گھرے
آل سے اولاد سے دونوں کو یارب شاد رکھ — زندگی اِن کی بڑی ہو اور رہیں گود دوں بھرے
شکر کیجے اب سنِ تاریخ میں بیدل ادا — اِک صدیقہ کا ہے تحفہ مُبارک حق کرے

۱۳۶۰ھ

(۳) از محترمہ بیگم عبدالغفار صاحبہ گورنمنٹ اسکول الیچپور برار

عبدِ غفار کی بیگم لائیں — میری پوتی کو وضعدار فراک
ہے مزّین یہ پھول بوٹوں سے — چمنِ حسن کی بہار فراک

Marfat.com

جی میں آتا ہے دیکھتے ہی رہیں　　چشمِ بددور بار بار فراک
یا الٰہی رہیں یہ گود بھری　　اِن کو درکار ہوں ہزار فراک
اِس کی تاریخ ہے یہی بیدلؔ　　خُوب النفس ہے پھولدار فراک

۱۳۶۰ھ

(۴) از برخورداری شاہدہ بانو ایم اے دختر پروفیسر محمد تسنیم صدیقی ایم اے

شاہدہ کا جو عطیہ ہے یہ کُرتہ ٹوپی　　ہو عطیہ کو مُبارک یہ خدایا تحفہ
کشمشی موزے دئے۔ زرد۔ ہرے ہر رنگ　　واہ ہر رنگ میں کیا خُوب رچایا تحفہ
بیل بوٹوں سے مزّین ہیں تمامی کپڑے　　بوئے گلہائے محبّت سے بسایا تحفہ
جھنجنا ساتھ ہے ہیں چوڑیاں ہاتھوں کیلئے　　چشمِ بد دور ہے تحفہ میں سجایا تحفہ
ساتھ کپڑوں کے رکھی عید مُبارک کی نوید　　دِل کو بھایا ہے نگاہوں میں سمایا تحفہ
بچیوں کا مری اللہ کرے نیک نصیب　　حق کرے بھائی نے بہنوں کو بھجایا تحفہ
مرحبا حضرتِ بیدلؔ یہ سزاوار ہے سال　　میری پوتی کو نواسی کا اَب آیا تحفہ

۱۳ ھ ۶۰

(۵) از محترمہ بیگم شرف الحق صاحبہ انسپکٹر پولیس

تحفۂ بیگم شرف بھی ہے بِلا　　میری پوتی کی وصولی خُوب ہے
فیشن ایبل ہے سبھی کپڑوں کا کٹ　　یہ فراک اچھّے یہ ٹوپی خُوب ہے
بچیاں اِن کی ہوں یارب خوش نصیب　　ہو دُعا مقبولِ ربّی خُوب ہے
سال کا بیدلؔ ہوا یہ اہتمام　　کی مدوّج کُرتہ ٹوپی خُوب ہے

۱۹۴۱ء

(۶) از محترمہ اماں بی صاحبہ اہلیہ مولوی محمد حسن مرحوم

ہے بڑی قسمت عطیہ کی کہ پڑنانی نے آج　　کرتہ ٹوپی مرحبا بھیجا نہایت شان کا
سب کے سب کپڑے بنائے ہیں پُرانی وضع کے　　دین کی اِن میں جھلک ہے شائبہ ایمان کا

Marfat.com

جانشیں دادی کی یہ نانی کی ہیں سب کچھ غرض کیوں نہ پیارا ہو ہمیں ہر جزو اس سامان کا
ہے دُعا بیدلؔ خُدا سر پر رکھے سایہ مدام
باعثِ برکت ہے نُو تحفہ یہ اماّں جان کا

(۷) از برخورداری فاطمہ خاتون سلمہا اہلیہ قاضی جعفر علی صدیقی ۱۹۴۱ء

پھوپی بڑی کے ہیں یہ تحائف بڑھے چڑھے کپڑے نئے تراش شدہ جیب خُوب ہیں
جھنکار سے بلائیں پری زیب کی ڈریں یہ زیورات دافع آسیب خُوب ہیں
بیدلؔ نے سالِ نیک کہا فی البدیہہ یہ کرتے نفیس اور پری زیب خُوب ہیں

(۸) از عزیز گرامی قدر پروفیسر محمد تسنیم صدیقی ایم اے ۱۹۴۱ء

کرتہ ٹوپی کی ہے بہتات مری پوتی کو رسم یہ ڈالدی ہے اہلِ جہاں نے اچھّی
ایک نے ایک سے بڑھ چڑھ کے تحائف بھیجے قدر کی واہ سبھی خورد و کلاں نے اچھّی
بیدلِ خستہ نکالی یہ انوکھی تاریخ کی یہ ایجاد ترے طرزِ بیاں نے اچھّی
دیکھ کر تحفۂ نایاب عطیہؔ نے کہا دی ہے سوغات مرے پھوپا میاں نے اچھّی

۱۹۴۲ء

بچّوں کی تصاویر

(۱) بر تصویر بر خورداری عطیہ خاتون صدیقہ سلمہا

عطیہؔ کی ننھّی سی تصویر سے عیاں دستِ قُدرت کی تحریر ہے
تبسّم سے معصومیّت آشکار خموشی میں اندازِ تقریر ہے
لُبھاتی ہے دِل بچپنے کی ادا محبّت کو پیغامِ تسخیر ہے
ہوئی بیدلِ شاد جب فکرِ سال ندا آئی ... کیا خوب تصویر ہے

۱۳۶۳ھ

Marfat.com

(۲) برخورداری سعیدہ انجم سلمہا

کھلکھلاتی ہوئی بیٹھی ہے سعیدہ انجم
مرحبا خوب مصوّر نے اُتاری تصویر

بیل بوٹوں کا بہت جسم پہ موزوں ہے فراک
حُسن سے بن گئی پھولوں کی کیاری تصویر

تم کو اللہ رکھے شاد جہاں میں دایم
صفحۂ دہر کی رونق ہو تمہاری تصویر

اِس کی تاریخ یہی حضرتِ بیدل لکھئے
واہ نانا کی دلاری کی ہے پیاری تصویر

۱۳ ۶۳ ھ

(۳) بر تصویر برخوردار معین الرشید صدیقی سلمہٗ

واہ کرسی سے بندھے ہنستے ہیں آپ
سب کو ہنسنے کا دیا موقعہ مزید

دے خداوندِ جہاں بختِ بلند
عمر کا ہر ایک دن ہو روزِ عید

مصرعۂ تاریخ بیدل نے کہا
خُوب اَب کھینچی ہے تصویر رشید

۱۹۴۴ء

(۴) بر تصویر برخوردار ظفر شاہین سلمہٗ

بھلا جا کے پنجاب کس طور پہنچوں
سکت ہے کہاں مجھ میں لمبے سفر کی

ہوئی کچھ نہ کچھ پھر بھی تسکین بیدل
ملی آج تصویر نورِ نظر کی

۱۳ ۶۸ ھ

(۵) برخوردار سہیل سلمہٗ کی تصویر

میاں سہیل کی تصویر میں بھی ہے شوخی
قدم قدم پہ ہیں اِن کو شرارتیں مرغوب

ہزاروں ڈھونگ رچائیں کرائیں ضد پوری
مچل مچل کے یہ لیں گے جو چیز ہو مطلوب

عجیب شان کی تصویر اِن کی بیدل ہے
سہیل بیٹھے ہیں ہاتھوں میں لیکے حقّہ خُوب

۱۹ ء ۵۰

Marfat.com

رسمِ ختنہ

(۱) جگر گوشانِ خانصاحب لطیف احمد جریح مرحوم پانی پتی

ایک پوتے کی اک نواسے کی — مرحبا ہیں رچائی دو ختنہ
حق کرے خوش نصیب دونوں کو — یہ سزاوار سب کو ہو ختنہ
سال بیدل نے یہ کہا اس کا — کہ ... مُبارک ہو باپ کو ختنہ

۱۳۶۰ھ

(۲) خالد محمود سلمہٗ نبیسۂ خان بہادر فضل الکریم خاں ڈپٹی کمشنر بیتول

سعد ہو خانِ بہادر کو خداوندِ جہاں — رسمِ ختنہ پر نواسے کی یہ جشنِ دلنواز
خالدِ دلبندِ نورِ چشمیٔ فضل الکریم — جس کی بھولی شکل پر معصومیت کرتی ہے ناز
اس کو علم و فضل کی اللہ دے توفیقِ نیک — نعمتوں سے دین و دُنیا کی رہے یہ سرفراز
زندگانی میں میسّر اس کو ہو عیش و نشاط — کارزارِ دھر میں بڑھ کر ہو اس کی ترکتاز
ظلِّ مادر اور پدر میں یہ سدا پھولے پھلے — حافظ و ناصر رہے اس کا خدائے کارساز
اُلفتِ محمود و خالد ہو زبان زدِ جہاں — بھول جائے داستانِ عشقِ محمود و ایاز
ہر طرح ہو تابعِ فرمانِ ربّ العالمین — یہ رہے پابندِ احکام شہنشاہِ حجاز
بہرِ سال تہنیت بیدل کی دل سے ہے دُعا — خالدِ محمود کو اللہ دے عُمرِ دراز

۱۳۶۱ھ

(۳) برخوردار اعجاز علی سلمہٗ فرزندِ عزیز خورشید علی صدیقی نگینوی

شادماں رکھے خُدا لختِ دلِ خورشید کو — کیا ہی خوش اسلوب خوش انداز کی ختنہ ہوئیں
کچھ نہ بھولے سے جبینِ ناز پر آیا شکن — ایک طفلِ شیر دِل جانباز کی ختنہ ہوئیں
تجھ کو ہے بیدل اگر درکار سالِ تہنیت
لکھ .... بحمداللہ اب اعجاز کی ختنہ ہوئیں

۱۳۷۱ھ

136802

Marfat.com

(۴) برخوردار جاوید ریاض پسر ڈاکٹر ریاض الاسلام ایم اے پی ایچ ڈی

عِلم میں فرد ہو نہالِ ریاض — جستجوئے ہنر ہو فن کی کرید
حق کرے اِس کی مشکلیں آسان — زندگی کا عیاں رہے سب بھید
خوب ہے سالِ تہنیّت بیدلؔ
ہے مُبارک یہ ختنہ جاوید

۱۳ ھ ۷۲

رسمِ بسم اللہ

(۱) میاں عبدالحفیظ سلمہٗ خلف عبدالغفار صاحب ٹیچر الیچپور برار

کہکے بسم اللہ "اقرا" پڑھ چلے عبدالحفیظ — پھر عطا اللہ سے کیسے نہ ہو سوغاتِ علم
اِس خوشی کی حضرتِ بیدلؔ لکھو تاریخ یہ
رسمِ بسم اللہ ہے موجب بسا برکاتِ علم

۱۳ ھ ۶۰

روزہ کشائی

(۱) برخوردارانِ شوکت علی نصرت علی ولیاقت علی سلمہم فرزندان قاضی جعفر علی صدیقی نگینوی

رکھے نصرت، لیاقت اور شوکت نے بہم روزے — بحمداللہ یہ تعمیلِ حکمِ کبریائی ہے
شکم سیری نہ غافل کر سکے یادِ الٰہی سے — قلوبِ مومنیں کے واسطے روزہ صفائی ہے
نہ بھولے عیش و عشرت میں کبھی انسان بھوکوں کو — اِک حاجتمند کی امداد سچّی پارسائی ہے
رکھا راہِ خدا میں ہے قدم اِن نونہالوں نے
مُبارک روزہ دار و سب کو یہ روزہ کشائی ہے

۱۳ ھ ۶۹

Marfat.com

آغازِ تعلیم

(۱) برخوردار معین الرشید صدیقی کا داخلہ جونیئر کیمبرج اسکول لاہور

شکرِ خدا ہے آج معین الرشید بھی
اپنی نوشت و خواند میں مشغول ہو گئے

حق نے کرم سے جانبِ منزل لگا دیا
کانٹے جو سدِّ راہ بنے پھول ہو گئے

معیارِ علم اور یہاں پست ہو گیا
بدلے کمی کے چوگنے محصول ہو گئے

اَب طالبانِ علم غلط راہ پر پڑے
سارے فضولیات بھی معمول ہو گئے

فیشن پرستیوں میں اُڑاتے ہیں راتدن
ماں باپ کے ٹکے تو محض دھول ہو گئے

اللہ اِس کو علم کے ہمراہ دے عمل
ہم جان جائیں آدمی معقول ہو گئے

بیدل یہ شوقِ علم سزاوار ہوا نہیں
لیجے رشید داخلِ اسکول ہو گئے

۱۳۷۰ھ

نتائجِ امتحانات

(۱) برکامیابی طاہرہ خاتون سلمہا دخترِ خانصاحب خواجہ لطیف احمد جرنیج مرحوم

طاہرہ ہو گئی ہے میٹرک پاس
بہرِ تعلیم ہے یہ نیک شگون

ہو ترقیٔ علم روز بروز
اِس کا حامی ہو خالقِ بیچون

عمر و اقبال میں اضافہ ہو
نظرِ بد سے حق رکھے مامون

سالِ تاریخ ہے یہی بیدل
کامیابیٔ طاہرہ خاتون

۱۳۶۱ھ

(۲) کامیابیٔ سینئر کیمبرج خواجہ صادق خلفِ الحاج خواجہ محمد حسین صاحب ڈی آئی جی پنشنر

ہو گیا دلبند صادق امتحاں میں کامیاب
سُن کے یہ مژدہ نہیں پھولے سماتے والدین

اِس کی محنت اُن کا زر دونوں ٹھکانے سے لگے
ہے مناسب شکرِ حق لائیں بجا اَب جانبیں

Marfat.com

باپ ماں کو دیکھنا اب اِسکی خوشیاں ہوں نصیب
ہو سدا آنکھوں کو ٹھنڈک اور دِلوں کو اِنکے چین

دین و دُنیا میں الٰہی اِس کو رکھنا سرفراز
عمر اور اِقبال میں بڑھ چڑھ کے ہو یہ نورِ عین

سال اِس کی کامیابی کا لکھا بیدلؔ نے یہ
کیمبرج اعلیٰ ہوا لُو خواجۂ صادق حسین

(۳) برکامیابی عزیزہ عقیلہ بانو دربی اے آنرز و عزیزہ زاہدہ بانو دربی اے دختران خواجہ محمد حسین

کتنی ذہین ہیں یہ عقیلہ و زاہدہ
دونوں گریجویٹ ہوئی ہیں شتاب اَب

آنرز میں بھی پاس عقیلہ نے کر لیا
ہے پڑھ لیا مزید بھی انگلش نصاب اَب

اِن سے سپہرِ علم منوّر رہے مدام
ہو ایک آفتاب تو اِک ماہتاب اَب

یہ گلشنِ جہاں میں پھولیں پھلیں سدا
لوٹیں خُدا کرے یہ بہارِ شباب اَب

اللہ نعمتیں بھی انہیں بے شمار دے
حق سے عطا ہو زندگی بے حساب اَب

بیدلؔ کی یہ دُعائیں تری بارگاہ میں
یارب ہوں سب طفیلِ نبیؐ مستجاب اَب

ہر دو کا ایک ساتھ ہے یہ سالِ تہنیت
شاباش اِمتحاں میں ہوئیں کامیاب اَب

۱۳۶۲ھ

(۴) عطائے ڈاکٹریٹ پی ایچ ڈی بر ڈاکٹر محمود حسن خطیب ایم اے ناگپور

قابلِ تعریف ہے یہ کوشش علم و عمل
واہ پی ایچ ڈی کی ڈگری لی میاں محمود نے

ہو گئی ریسرچ پر گرویدہ یونیورسٹی
کر دکھایا جو کیا تھا امتحاں محمود نے

تہنیت کا سال بیدلؔ نے کہا یہ فی البدیہہ
کل حقیقت کی سنگھاڑے کی عیاں محمود نے

۱۳۶۳ھ

(۵) برکامیابی برخوردار محمد مبین صدیقی در ایم۔ اے

شکر ہے اللہ کا ایم اے کیا شادی کے بعد
علم ہوگا مشعلِ راہِ ہدایت بالیقین

زال دُنیا نے بچھا رکھا ہے اِک دامِ فریب
باطناً ہے سَمِّ قاتل گو بظاہر ہے حسین

رکھ خداوندِ دو عالم با مراد و سرخرو
راست اب آئے بہر صورت اِسے دُنیا و دین

کامیابی کا یہ سن لختِ دلِ بیدلؔ کا ہے
بچلر سے ماسٹر نو بن گئے مسٹر مبین

۱۳۶۴ھ

Marfat.com

(۶) برکامیابی مسٹر عبدالمتین ایم کام دراِمتحان

بنے کو دی بنی ایم کام میں بھی کامیابی دی — متینِ خوش سیر پر حق تعالیٰ کی عنایت ہے
الٰہی دین و دنیا میں رہیں یہ سرخرو دونوں — اِسی کا نام خوش بختی یہی خوبیٔ قسمت ہے
انہیں عِلم و عمل فضل و ہنر یارب عطا کرنا — وہی اِنسان کامِل ہے کہ جِس میں آدمیت ہے
لکھا بیدلؔ نے یکجا سال ہر دو کامیابی کا — ہوا ہے یہ کرم حق کا مسرّت میں مسرّت ہے

۱۹۴۶ء

(۷) برکامیابی برخورداری حبیب النسا سلمہا اہلیہ محمد مبین صدیقی دربی۔اے

شادی کے بعد واقعی یہ بھی کمال تھا — گھر بھر کی دیکھ بھال کے تعلیم ساتھ کی
اِنسان زندگی میں وہی کامیاب ہے — پھٹکے نہ پاس جِس کے کبھی پست ہمتی
ہو عیشِ جاوداں سے الٰہی یہ ہمکنار — رکھ بامراد مال سے اولاد سے سبھی
بیدلؔ حصولِ عِلم ہے گنجینۂ حیات — ڈگری خوشا حبیب نے جلد آرٹ کی لی

۱۹۴۶ء

(۸) برکامیابیٔ برخورداری حبیبہ خاتون سلمہا دختر مصنف

امتحاں میں ہو گئی لیجے حبیبہ کامیاب — عمر کر یارب بڑی اِس کی بڑا دینا نصیب
دین و دُنیا میں الٰہی سرخرو رکھنا اسے — دُور رنج و غم ہو اِس سے عیش و عشرت ہو قریب
بال بیکا ہو نہ اِس کا تندرستی دے اِسے — حافظ و ناصر خدایا تو رہے تیرا حبیبؐ
حضرت بیدلؔ لکھو اِس کامیابی کا یہ سال — شکریہ اللہ کا ہے میری بیٹی کی ادیب

(۹) برکامیابی برخورداری نعیمہ خاتون سلمہا بنتِ عزیز اختر حسن ایم اے پرنسپل ٹیچرس ٹریننگ کالج ۱۳۶۶ھ

بنتِ اختر نے ڈویژن فرسٹ میں میٹرک کیا — اِس نمایاں کامیابی پر ہوئے سب شاد کام
اِمتحان میں کامیابی ہو سدا اس کو نصیب — اور بآسانی ہر اک دشوار منزل ہو تمام
بخت اسکندر الٰہی دے بڑا دینا نصیب — اور عُمرِ نوح پائے زندگیٔ نیک نام
بہرِ سالِ تہنیت ہے بیدلؔ خستہ دعا — علم کی نعمت ملے رب سے نعیمہ کو مدام

۱۳۶۸ھ

Marfat.com

(۱۰) برکامیابی محمد معین سلمہٗ خلف مجبی عبدالحی صاحب

اِمتحاں میں آگئے پہلی ڈویژن میں معینؔ — ہَے زمانہ سازگاری کا یہ گھڑیاں راس ہیں
اِس مسرّت میں ہر اِک اپنا پرایا ہَے شریک — شاد خاص الخاص ہیں خرّم عوام الناس ہیں
کیوں نہ ہو انعامِ حق بیدلؔ یہ ہَے محنت کا پھل — واہ واہ میٹرک بھی اعلیٰ نمبروں سے پاس ہیں

۱۳۶۸ھ

(۱۱) برکامیابی عزیز قمرالدین ایم اے در پاکستان سول سروس

پے اے ایس بھی کرلیا ہَے پاس قمرالدین نے — ہو مُبارک پالیا ہَے خوب محنت کا ثمر
بخت ہو بختِ سکندر عُمر عُمرِ نوح ہو — دے خدائے پاک اِس کو زندگیٔ نامور
دین و دُنیا میں ہمیشہ سرفرازی ہو نصیب — حافظ و ناصر رہے اللہ اِس کا عمر بھر
خیر خواہانِ حکومت میں رہے یہ سربلند — دشمنِ بدبیں اُٹھا پائے نہ اوپر کو نظر
اِس کا سالِ تہنیّت بیدلؔ اگر درکار ہَے — لکھ دے ..... پاکستان کے چمکا افق پر بھی قمر

۱۳۶۸ھ

(۱۲) برکامیابی برخوردار افتخار احمد صدیقی سلمہ دربی اے

عزیز افتخار آج بی اے ہوئے — بفضلِ خُدا سعیٔ کی بار بار
پھٹکنے نہ دے پاس جو یاس کو — زمانہ میں ہوگا وہی کامگار
بلندی نمایاں ہَے پستی کے بعد — سنبھلتا ہَے گر کر سدا شہسوار
تکالیف ہوتی ہیں راحت رساں — چنوگے جو پھُولوں کو اُلجھیں گے خار
سمندر کی تہ میں صدف ڈھونڈئے — ہَے گر خواہشِ گوہرِ آبدار
ہَے آغوشِ سنگِ گراں پر خطر — نہاں پہلوئے لعل میں ہَے شرار
بلا اِن کو محنت کا پھل آخرش — نہالِ تمنّا ہوا پر بہار
حبیبِ خُدا اِن کا حامی رہے — مددگار دایم ہو پروردگار

Marfat.com

رہیں ہر دو عالم میں یہ سربلند — سدا کامرانی سے ہوں ہمکنار
اولوالعزمیوں سے رہیں سرفراز — بڑی زندگی ہو بڑا ہو وقار

ہے بیدل اگر سال کی جستجو
یہ کہدو.... ہوئے پاس اب افتخار

(۱۳) عزیز مسعود الحق صدیقی ایم اے کے یونیورسٹی کنوکیشن میں ڈگری لینے پر ۱۳۶۹ھ

خدا کا شکر ہے مسعود الحق نے کرلیا ایم اے — بہت کچھ مغز پاشی کی بلاشک ہے ادق ڈگری
ہزاروں خرچ کرکے مدتوں کی جانفشانی سے — ملی ان سب کے بدلے ایک کاغذ کا ورق ڈگری
رہو خدمتگذارِ ملک و ملت قوم کے حامی — جوانانِ وطن کو دے رہی ہے یہ سبق ڈگری
بحمداللہ اب آیا زمانہ کامرانی کا — کریگی دور دنیا کے سبھی رنج و قلق ڈگری

ہے ماتم پوش یونیورسٹی بیدل جہالت پر
سیہ چوغہ پہن کر لایا اک مسعودِ حق ڈگری

(۱۴) برکامیابی امتحان سی ایس پی از عبدالمتین انصاری ایم کام ۱۹

کرتا خدائے پاک ہے اس شخص کی مدد — جو اس کی ذات پر رکھے کامل یقین بھی
عبدالحئی کا لختِ جگر شادماں رہے — دنیا کے ساتھ ساتھ ہو راست دین بھی
خدمتگذارِ خلق بنا ملکِ پاک میں — ہوگا مفادِ قوم نہ کیوں دلنشین بھی
انعامِ کبریا سے یہاں تک ہو سرفراز — خود جل مرے حسد سے عدوئے لعین بھی

بیدل اگر تلاش سنِ تہنیت کی ہے
لکھ.... خوب کامیاب ہیں عبدالمتین بھی

۱۳ ھ ۷۱

Marfat.com

(۱۵) برکامیابی شاہدہ خاتون سلمہا دختر پروفیسر محمد تسنیم صدیقی ایم اے

رہتی ہے پاس شاہدہ ہر امتحان میں — ہوتا ہے مشکلات کے حل میں نہ پیش و پس
اللہ اس کو بختِ سکندر عطا کرے — بڑھ چڑھ کے اس کو عمر ملے ڈیڑھ سو برس
فضل و ہنر میں اس کو الٰہی کمال ہو — تکمیلِ علم کی رہے باقی نہ کچھ ہوس
احکامِ دین سے ہو یہاں تک شغف مدام — جائے تلاشِ حق سے نہ خالی کوئی نفس
بیدل یہ محنتوں کا ملا آج پھل اسے — فضلِ خدا لو ہو گئی ایم اے پریویس

۱۹۵۲ء

(۱۶) برکامیابی پر خورداری راشدہ خاتون سلمہا دختر پروفیسر محمد تسنیم صدیقی

کامیابی کا رہا سہرا مری ننھی کے سر — کیا ٹھکانے سے لگی ہے واہ محنت کی ہوئی
مرحبا حاصل کر لئے اس نے مضامینِ ادق — خاندان میں انٹر اک سائنس کی پہلی ہوئی
بخت یاور ہو تصدق میں رسولِ پاک کے — عمر طولانی ملے اس کو خدا کی دی ہوئی
حق رکھے ماں باپ کو اس کے سلامت بامراد — ان کی سعیِ تربیت یہ بارآور بھی ہوئی
حضرتِ بیدل لکھو اس تہنیت کا سال یہ
راشدہ خاتون کیا کچھ پاس ایف ایس سی ہوئی

(۱۷) مسٹر محمد یوسف خان خلف نظر خاں کی کامیابی ۵۲ء بی اے ایل ایل بی

کیا سعیِ پیہم سے یوسف نے پاس — کئی سال دی گرچہ قسمت نے ڈھیل
وکیلوں کی عقلیں ہوں ایسی رسا — غلط کو صحیح کر دکھائے دلیل
بڑی بات ہے بات کی کھینچ تان — اٹھے حشر گو واقعہ ہو قلیل
خدا کا ہے بیدل کرم لاکھ لاکھ
کہ ..... ابن نظر خان بھی ہے وکیل

۱۹ ۵۲ ء

Marfat.com

صحتیابی از علالت

(۱) بر صحتیابی برخوردار شوکت علی سلمہٗ

سخت موذی ہے ٹائیفائڈ بھی — آ کے مشکل سے چھوڑ کر جائے
ہے مضر خورد و نوش بھی اِس میں — جی سکے خاک کوئی بن کھائے
ورد کرنا پڑے قناعت کا — بے طرح یہ غذا کو ترسائے
ناتوانی ہزار بیماری — مدتوں ایڑیاں رگڑوائے
سخت کمبخت جان لیوا ہے — اِس کی صورت خدا نہ دکھلائے

حق تعالیٰ کا شکر ہے بیدل
آج شوکت علی صحت پائے

۱۳۶۱ھ

(۲) بر صحتیابی محمد نسیم خلف مسٹر محمد نعمان انصاری

ہے علالت فی الحقیقت ایک صدقہ جان کا — ورنہ بندوں کا محافظ ہے خداوندِ کریم
یا الٰہی خوش رہے نعمان کا لختِ جگر — مرحمت ماں باپ کو ہو شادمانیٔ عظیم
تندرستی چاہیئے اولاد کی ماں باپ کو — یہ بھی تیری دین ہے وہ بھی ترا لطفِ عمیم
حضرتِ بیدل اگر درکار ہے سالِ شفا — کہدو.... صحت پا گئے ہیں ٹائفائڈ سے نسیم

(۳) بر صحتیابی برخورداری عطیہ خاتون صدیقہ سلمہا

عطیہ کو آکر علالت نے گھیرا — ہوئیں یورشیں سخت موتی جھرا کی
حرارت نے دن رات بیچین رکھا — غضب بیکلی تشنگی تھی بلا کی
ہوئی سلب طاقت بڑھی ناتوانی — پھر اُس پر زبردست بندش غذا کی
کرم حق تعالےٰ کا تجھ پر ہے بیدل — عطیہ کو جو تندرستی عطا کی

۱۳ ھ ۶۳

Marfat.com

(۴) برصحتیابی اخوئی محترم الحاج قاضی محمد نسیم صاحب مدظلہ العالی

علالت سے اخوی محمد نسیم ہوئے دم بدم آہ بیڈھب نڈھال
طبیبوں کے بھی ہوش جاتے رہے کیا ضعف نے اِس قدر خستہ حال
مرض نے بالآخر سنبھالا لیا بچایا ہے اللہ نے بال بال
الٰہی اسے رکھ سدا تندرست بڑی عمر دے۔ ہو بہت کہنہ سال
خُدا کا ہے بیدلؔ کرم لاکھ لاکھ سلامت رہا یہ سلامت کا لال

۱۳۶۵ھ

(۵) دعا برائے صحتیابی برخوردار معین الرشید صدیقی سلمہ اللہ تعالیٰ

الٰہی رشیدؔ اب صحت یاب ہو نہیں تیری فضل وعطا سے بعید
مرض نے رکھا ہے بہت بیقرار تپِ محرقہ کا ہے کربِ شدید
تری بارگاہِ کرم سے مِلے نئی زندگی اور عُمرِ مزید
دُعائے گنہگار بھی ہو قبُول پھرا تیرا بندہ کہاں نا اُمید
بصد عجز بیدلؔ کی ہے التجا شفا پائے میرا معین الرشید

۱۳۷۰ھ

(۶) برصحتیابی برخوردار محمد مبین صدیقی ایم۔ اے

مبینؔ آپریشن کے چکّر میں تھا مرض صرف یہ تھا گلا آگیا
حقیقت میں اِک پھُول سا جسم ہے ذرا ٹھیس لگنے میں کُملا گیا
گیا کچھ نہ کچھ خُون فاسد نِکل کٹا پاپ اِک یہ بھی جھگڑا گیا
خُدا اَب ہمیشہ رکھے تندرست مسلسل علالت سے گھبرا گیا

تجھے چاہیئے شُکر بیدلؔ ضرُور
خُدا کے کرم سے شِفا پا گیا

۱۳۷۱ھ

Marfat.com

(۷) برصحتیابی آنریبل محمد علی صاحب فائنس منسٹر حکومت پاکستان

محمد علی ہوگئے تندرست — رکھے حق انہیں اور بھی سو برس
کئی بار جا کر عدم سے پھرے — یہ خبریں ہوئیں مشتہر پیش و پس
تھی افزودئ زندگی کی نوید — نہ ہو اب گھڑی کوئی بھی ٹس سے مس
خدا سب تمنائیں پوری کرے — رہے دل میں باقی نہ کوئی ہوس

دعا ہے یہ بیدل کی اب بہر سال
بجٹ عمر کا رب سے ہو سرپلس

(۸) برصحتیابی برخورداری سعدیہ خاتون سلمہا از ٹائیفائڈ

سعدیہ کو دی شفا اللہ نے — مہرباں بندوں پر ہے خالق کی ذات
شکر ہے بیدل خدائے پاک کا
بسکہ .... بخشی ٹائیفائڈ سے نجات

۱۳ ھ ۷۱

(۹) برصحتیابی برخوردار مقبول حسین سلمہ فرزند مکرمی خواجہ چراغ حسین صاحب پاکیشیا مل لاہور

کس بلا کا مرض پڑا پیچھے — کیا علالت نے آ کے پکڑا طول
صدقۂ جان تھی یہ بیماری — عمر میں زیادتی ہو اب معقول
ہو خدا عطر بیز عالم میں — گلستانِ چراغ کا یہ پھول

سالِ تاریخ ہے یہی بیدل
واہ اب تندرست ہے مقبول

۱۳ ھ ۷۲

Marfat.com

سالگرہ

(۱) پرچم کشائی دراموتی برار بر موقعۂ سالگرۂ اعلیٰحضرت نظام دکن

عثمان کو نصیب ہو بختِ سکندری — مدّت بڑی ہو زندگیٔ نیکنام کی
ہے دورِ انبساط زمانہ ہے سازگار — لایا نوید پھر سے نشاطِ دوام کی
کیونکر برار کی نہ رعیت ہو شادماں — برآئی آرزوئے دلی خاص و عام کی
یارب نئی گرہ ہو کلاوے میں ہر برس — ہو عمرِ نوح خسروِ عالی مقام کی
بیدل ندا یہ آئی جو کی جستجوئے سال — کہدو کہ ... واہ سالگرہ ہے نظام کی

۱۳۶۴ھ

(۲) برسالگرۂ اوّل برخوردار معین الرشید صدیقی سلمہ نبیرۂ مصنّف

لگے ہیں چلنے معین الرشید بھی پیروں — ہزار شکر ہے سدھ بدھ کچھ انکو گھر کی ہوئی
یہ بہرہ مند ہو فضل و کمال سے یارب — تلاشِ علم کی ہو جستجو ہنر کی ہوئی
اسے طفیلِ نبی بخت دے سکندر کا — عطا کرم سے ترے زندگی خضر کی ہوئی
برائے سالگرہ سال یہ لکھو بیدل — میاں رشید کی کل عمر سال بھر کی ہوئی

۱۳۶۴ھ

(۳) برسالگرۂ دوئم

کیا خوب یومِ سالگرہ ہے رشید کا — اللہ اپنے لطف و کرم سے کرے سعید
شوخی میں فرد اور شرارت میں طاق ہیں — جو چیز لے اڑیں کبھی دیتے نہیں رسید
آئیں گی خود بخود ہی اطاعت شعاریاں — ہمراہِ علم ۔ عقل بھی دیگا خدا مزید
یارب سدا فزونیٔ عیش و نشاط ہو — دن عید ۔ رات عید ۔ سحر عید ۔ شام عید
تاریخِ تہنیت کی ہے بیدل اگر تلاش — لکھ ... شکر حق ہیں واہ یہ دو سال کے رشید

۱۳۶۵ھ

Marfat.com

(۴) برسالگرۂ چہارم برخوردار معین الرشید صدیقی سلمہٗ

بھلا نہ کیس لئے گھر بھر کو شادمانی ہو
کہ آج سالگرہ میرے نونہال کی ہے

کیا ہے مجھ کو مشرف بہ آل اور اولاد
بہت بڑی یہ عطا ربِّ ذوالجلال کی ہے

کرم سے اپنے اِسے علم و فضل دے یارب
مجھے طلب اِنہیں دُرہائے لازوال کی ہے

الٰہی عُمر عطا کر اِسے صد و سی سال
تلاشِ زیست نہ کچھ خضر بے مثال کی ہے

شروع آج ہوا پانچواں برس بیدلؔ
میاں رشید کی بس عمر چار سال کی ہے

(۱۳۵۷ف (فصلی) مرزا جی دکن) (مطابق ۱۳۶۷ھ)

(۵) بارگاہِ خداوندی میں رشید سلمہٗ کے لئے التجائے بیدلؔ

محروم شفقتوں سے ہوا باپ کی رشید
اس پر مدام لطفِ خُدائے کریم ہو

بیدلؔ کی التجا ہے تری بارگاہ میں
یارب یتیم آج یہ دُرِّ یتیم ہو

۱۳۶۷ھ (آمین)

(۶) برسالگرۂ برخوردار ظفر شاہین سلمہٗ نبیرۂ مصنّف

نکالے ہیں شاہین نے بال و پر
نئے ڈھنگ چلنے لگے چال کے

زمیں پر لگے پاؤں پھٹکارنے
کھلاڑی ہیں گویا یہ فٹ بال کے

بڑی سے بڑی عُمر اللہ دے
مقابل نہ ہو کوئی اقبال کے

مسلسل بنے ہار یاقوت کا
کلاوے میں لاکھوں گرہ ڈال کے

کہا سال بیدلؔ نے بہ فی البدیہہ
ظفر اَب ہوئے واہ اک سال کے

۱۳۶۸ھ

(۷) دعا بدرگاہِ قاضی الحاجات برائے برخورداران عطیہ و سعدیہ سلمہما

ہیں لختِ جگر سعدیہ اور عطیہ
ہوں اِن کو عطا نعمتیں سب الٰہی

خدایا بڑے عمر و اقبال دینا
مراتب ملیں اور مناصب الٰہی

دُعا بیدلؔ غم زدہ کی یہی ہے
رہیں پوتیاں میری خوش اَب الٰہی

۱۹۴۹ء

Marfat.com

(۸) برسالگرہ پنجم میاں معین الرشید صدیقی سلمہٗ

اللہ شاد رکھے معین الرشید کو
اِس عمر میں بھی عقل کے آثار ہیں پدید

ہر بات کی ابھی سے ہے بیطرح چھان بین
کرتا ہر ایک امر میں ہے پرسشِ شدید

توفیقِ علم و فضل خدایا اِسے مِلے
اقبال ہو بلند تریں عُمر ہو مزید

بیدلؔ نے فی البدیہہ کہا سالِ تہنیت
رب کا کرم ہے پانچ برس کا ہوا رشید

(۹) برسالگرہ سوئم ظفر شاہین سلمہٗ نبیرۂ مصنّف

عمر کے شاہین نے پورے کئے ہیں تین سال
زندگی طول دے اِس کو خدائے کارساز

دین و دُنیا کی سعادت سے کرا اِس کو سرفراز
خُوب بڑھ چڑھ کر ہو میدانِ عمل میں ترکتاز

اِس کے دِل میں جاگزیں درسِ اُخوّت ہو مدام
یہ رہے پابندِ احکامِ شہنشاہِ حجاز

گلستانِ دہر میں پھُولے پھلے یہ نونہال
باپ ماں یا رب رہیں عالم میں اِس کے سرفراز

بہرِ سالِ تہنیّت بیدلؔ کی یہ ہے التجا
میرے اِس پوتے کو دے اللہ اَب عمرِ دراز

(۱۰) برسالگرۂ دویم برخوردار سہیل سلمہٗ فرزندِ دلبند برخوردار محمد متین صدیقی ایم اے

سہیلِ خوش سیر نے کر لئے دو سال اَب پورے
صد و دسی سال کی ہو عمر اِس اَبّا کے پیارے کی

مچلنا لوٹ جانا روٹھ جانا شور و شر کرنا
ڈرانے کی ہیں ترکیبیں یہ باجی کے دُلارے کی

کھلونا گر کوئی بازار سے لاکر دیا جائے
نئی گت یہ بنا دیتے ہیں اِس آفت کے مارے کی

کبھی پاؤں دباتے ہیں کبھی سر رُول دیتے ہیں
ابھی سے فکر ہے درپیش اَبّا کے سہارے کی

دُعا کے ساتھ بیدلؔ نے لکھا بہ سالِ تہنیّت
بڑی ہو زندگی سلمہٗ کے نُو سلمہ ستارے کی

Marfat.com

(۱۲) قطعۂ تاریخ برسالگرۂ ملک الشعرائے بنگال قاضی نذرالاسلام صاحب مدظلہ العالی

قاضی صاحب نے دیا خطۂ بنگال جگا — دے خداوندِ جہاں اِن کو ریاضت کے صلے
قوم کے واسطے کی جان کی پرواہ نہ کچھ — اپنی نظموں میں کئے خُوب حکومت کے گلے
مدّتوں قیدِ نصاریٰ کی مصائب جھیلیں — بندشیں لاکھ ہوئیں قول سے اپنے نہ ہلے
گردُعا حق سے یہی سالگرہ میں بیدلؔ — نذرالاسلام کو آج اَور بڑی عمر ملے

۱۹ ء ۵۲

(۱۲) برسالگرۂ برخورداری طلعت سلمہا دختر سیّد رفیق احمد صاحب

آج طلعت کی آئی سالگرہ — جشن اللہ دلنواز کرے
اِس کو بخشے متاعِ علم و ہنر — ہر دو عالم میں سرفراز کرے
دے خُداوندِ پاک عقلِ سلیم — نیک و بد میں یہ امتیاز کرے
باغِ عالم میں یہ پھلے پھولے — گلفشاں ربِّ بے نیاز کرے
راحتِ دِل ہے آنکھ کا تارا — کیوں نہ ماں باپ پر یہ ناز کرے
سال بیدلؔ لکھو دُعا کے ساتھ — عمرِ طلعت اب حق دراز کرے

۱۳ ھ ۷۴

برتقرراتِ وترقیاتِ ملازمانِ حکومت

(۱) خان بہادر عبداللطیف خاں کے ششن جج ہونے پر

عطا دولتِ دین و دُنیا ہوئی — بفضلِ خُدا کر چکے جج لطیف
ہوا مرتبہ اَور بیدلؔ سوا — ہے لطفِ خدا - ہیں سشن جج لطیف

۱۳ ھ ۵۸

Marfat.com

(۲) خان بہادر فضل الکریم خاں کے مستقل ڈپٹی کمشنر ہونے پر

خداوندِ عالم مُبارک کرے — ہوئے مُستقل آج فضل الکریم
رکھے اِس کو اللہ اَب سرخرو — یہ ہے رہروِ جادۂ مُستقیم
کہا سال بیدلؔ نے یہ فی البدیہہ — یہ ہے لطف و فضلِ خدائے رحیم

۱۹۳۹ء

(۳) ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خاں ایم اے پی ایچ ڈی ممبر یونیورسٹی کورٹ ہونا

ہو مُبارک غلام مصطفےٰ خاں — طالبِ علم کی سپورٹ ہوئے
ہو گئی یونیورسٹی محفوظ — سر چھپانے کو آپ فورٹ ہوئے
کیوں کشادہ نہ ہوگا بابِ علوم — گنجِ معنی کے پاسپورٹ ہوئے
اِس کی تاریخ ہے یہی بیدلؔ — شاملِ ممبرانِ کورٹ ہوئے

۱۳۶۱ھ

(۴) مولوی خیر الدین بی ایس سی سپرنٹنڈنٹ نامل اسکول کی ترقی پر وانشیل سروس میں

للہِ الحمد کہ آن خیر الدین — پا گئے رتبہ بلا منّتِ غیر
پالسی ایک برابر اِن کی — اپنوں سے اُنس نہ اغیار سے بیر
وقتِ آخر یہ ترقی بیدلؔ — کہدو... ہے درجہ کی تمت بالخیر

۱۹۴۰ء

(۵) مسٹر ولی اللہ صاحب ایس پی کا انڈین پولیس سروس میں آنا

فرائض میں ہے پولس کے رعیت کی نگہبانی — بہت بیفکر ہیں اِن میں بہت ڈیوٹی سے بے حس ہیں
تعجب کیا ہے بیدلؔ عافیت اِن کی سُدھر جائے
ولی اللہ داخل انڈین پولیس سروس ہیں

۱۳ ۵ ۶۱

---

۱ - معاون
۲ - دارالعلوم
۳ - قلعہ
۴ - راہنامہ
۵ - محفل

Marfat.com

(۶) عزیز عبدالشکور صدیقی کا تقرر بحیثیت ای اے سی ناگپور

ہوگئے اَب ای اے سی عبدالشکور — ہے کرم و لطفِ خدائے غفور
خُوب ہے بیدل یہ سنِ تہنیّت — اَور بھی مشکور خدا کا شکور

۱۹۴۲ء

(۷) مسٹر انعام الرحیم آئی سی ایس کا کمشنر برار ہونا

شکرِ خدا آنکہ انعام الرحیم — مظہرِ اوصافِ جدید و قدیم
گشت کمشنر ز عنایاتِ حق — رتبہ فزوں یافت ز فضلِ عظیم
خلقِ خدا از کرمش فیضیاب — شاد ہمہ کرد ز لُطفِ عمیم
ہر کسے در عہد بہ منزل رسید — لغزشِ پا یافت رہِ مُستقیم
آمدہ از غیب ندا بہرِ سال — ہیں ... خوشا انعامِ خدائے رحیم

۱۹۴۲ء

(۸) جناب عطا محمد خاں صاحب کا ڈسٹرکٹ اکسائز افیری پر مستقل ہونا

بندۂ عاجز عطا را شکرِ حق کردن رواست — مستقل بر عہدۂ خود شد ز الطافِ عمیم
بہرِ سالِ تہنیّت بیدل بگفتہ فی البدیہہ — شد با انعامِ رحیم و از زہے فضلِ کریم

۱۹۴۳ء

(۹) دیگر

آبکاری کے آفیسر ہیں عطا صاحب بنے — یہ خداوندِ دو عالم کا کرم ہے بیکراں
غیب سے آواز سُن کر بہرِ سالِ تہنیّت — کہدیا بیدل نے یہ ... مستقلیٔ پیرِ مغاں

۱۹۴۳ء

(۱۰) پروفیسر محمد تسنیم صدیقی ایم اے ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹ اردو ہونا

دی صدارت شعبۂ اُردو کی اَب تسنیم کو — علمیت پر اس کی موزوں ہے بہت یہ عزّ و جاہ
حق دلاتا ہے بلاشک حق ہر اِک حقدار کا — کچھ بگڑ سکتا نہیں گر ہوں مخالف سدِّ راہ

Marfat.com

شکر ہے بندے پہ واجب دین کا اُسکی سدا　　یاد سے اُسکی نہ ہو غافل کبھی شام و پگاہ
ناصر و حافظ رہے اللہ اِس کا ہر گھڑی　　ہے مصائب میں سپر سب سے بڑی اُسکی پناہ

بہرِ سالِ تہنیّت بیدلؔ یہی آئی ندا
کہہ دو... اب تسنیم صدیقی پروفیسر ہے واہ

(۱۱) برتقرر مسٹر ھدایت اللہ بار ایٹ لا بعدہٗ ایڈووکیٹ جنرل سی پی

پایا مراد اپنی آخر ہدایت اللہ　　ہوتی نہ بار آور کیوں کوشش مسلسل
حق بارگاہِ حق سے حقدار کو ملا ہے　　بہتوں سے ہے یہ بہتر کتنوں سے ہے یہ افضل
قانون کا ہے پتلا علم و ہنر میں یکتا　　کیا خوب آدمی ہے اِنسان ہے مکمل
اِس نے مخالفوں کے چھکے چھڑا دئے ہیں　　شاباش مردِ میداں کیا ڈالدی ہے ہل چل
کچھ ساز و باز چلنے پایا نہ دُشمنوں کا　　ریشہ دوانیاں بھی سب ہوگئیں معطل
ہے قابلِ تشکر واللہ کامیابی　　احباب شادماں ہیں اعدا مرے ہیں جل جل
حافظ ولایت اللہ ہیں خوش نصیب بیشک　　اِن کی ریاضتوں کا اللہ نے دیا پھل
دونوں کو اَب سلامت رکھے خُدا جہاں میں　　بیٹے کی ہمتیں ہیں یہ باپ کا ہے کس بل
اللہ کا کرم ہے بیدلؔ مزید ہم پر　　سی پی میں ہے ہدایت جب ایڈوکیٹ جنرل

۱۳ ھ ۶۲

(۱۲) برترقیٔ برخورداران محمد متین صدیقی و محمد مبین صدیقی سلمہم

تنخواہ سال بھر میں خدا نے دو چند کی　　سُن کر یہ عقل دنگ ہوئی نکتہ چین کی
اللہ اور اِن کے مراتب کرے بلند　　اِن کو عطا ہو نعمتیں دُنیا و دین کی
تاریخ اِس کی بیدلؔ خوشدل جو چاہئے
کہدو کہ.... ہے ترقی مبین و متین کی

۱۳ ھ ۶۳

Marfat.com

(۱۳) بر تقرری مسٹر فضلِ عظیم صدیقی بی اے بعدہٗ ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس

آ کے منڈلہ میں ترقی پا گئے فضلِ عظیم — مرحبا کیا بات ہے تعلیم کے افسر بنے
اِس کا سالِ تہنیت بیدل اگر درکار ہے — لکھ ... یہ اچھا ہو گیا ڈسٹرکٹ انسپکٹر بنے

۱۹۴۶ء

(۱۴) بر ترقی خواجہ محمد حسین صاحب بی اے آئی پی بر عہدہ ڈپٹی انسپکٹر جنرل سی پی

نا اُمیدی کفر ہے اللہ پر رکھے نظر — رائیگاں جاتی نہیں اِنسان کی محنت کبھی
قبضۂ قدرت میں ہے اِنسان کا سود و زیاں — بے حقیقت ہے سراسر دشمنوں کی دُشمنی
گوش زد آوازِ حق ممکن ہے برسوں تک نہ ہو — ساری دُنیا میں ہو شنوائی اگر حق نے سُنی
عہدۂ ممتاز پر فائز ہوئے کے۔ ایم حسین — مدتوں کے بعد بر آئی تمنائے دِلی
رکھ خداوندِ جہاں اِن کو ہمیشہ سربلند — جلد پوری ہو ترقی مدارج کی کمی

تجھ کو ہے بیدل جو سالِ تہنیت کی جستجو
لکھ ... ہے لطف و فضل رب خواجہ ہوئے ڈی آئی جی

۱۹۴۶ء

(۱۵) بر مستقلی شیخ محمد عالم بٹ مضطر کیفی بر عہدۂ اگزکٹو انجنیئری

شیخ عالم بٹ نہ پاتے کس طرح یہ مرتبہ — جو نظر اُس پر رکھے اُس کی خدا رکھتا ہے لاج
حق رکھے اِس کو سلامت باکرامت عمر بھر — ہے طبیعت کا یقیناً صاف اور سادہ مزاج
آل سے اولاد سے دایم رہے یہ شاد ماں — بے طلب حق سے ملے جو کچھ ہو اِس کی احتیاج
فکر تھی بیدل کروں گا قطعۂ تاریخ پیش — ہو سکے کچھ تو ادا اِس کی محبت کا خراج

بہرِ سالِ تہنیت یہ دفعتاً آئی ندا
مستقل ای آئی جنابِ مضطر کیفی ہیں آج

۱۹۴۶ء

Marfat.com

(۱۶) آنریبل آر کے پاٹیل مستوفی آئی سی ایس کا تقرر وزارت پر

مال کے پاٹیل صاحب ہیں وزیر — چڑھ گئی منڈب تمناؤں کی بیل
کچھ عجب بگڑا ہے دُنیا کا چلن — یہ اجیرن زندگانی ہے دلیل
ہے زمانہ کی یہی ہر دم پُکار — سختیوں پر سختیاں دن رات جھیل
گر کفن درکار ہے چرخہ چلا — پیٹ بھرنے کے لئے پاپڑ ہی بیل
سانس تک لینا ہوا میں ہے کٹھن — جان کی بازی رہی بچوں کا کھیل
موت کی یہ گرم بازاری مچی — کال کیا ہے مسکرے ہول سیل
کاروں منزل بھٹک جاتا نہ کیوں — غیر کے ہاتھوں میں تھی اِس کی نکیل
جو اٹکتا تھا گیا روڑا نکل — اَب تو گاڑی دیجئے آگے دھکیل
گو حکومت کے جتنے لوہے کے ہیں — آپ کو اِن کا چبانا بھی ہے کھیل
ہر کسی کو کیجئے اُلفت سے رام — پھر سے تازہ ہو پُرانا جیل میل
آپ تَن مَن دھن لگا کر دیکھئے — اِن تلوں میں بھی نکل آئے گا تیل
ساکھ پھر سے باندھئے بازار کی — ہند میں بیوپار کی ہو ریل پیل
ہر جگہ ہر چیز کی افراط ہو — کیا شکّر کیا ناج کیا مٹّی کا تیل

اِس تقرر کا یہی بیدل ہے سال
اَب منسٹر ہو گئے مسٹر پٹیل

(۱۷) ڈاکٹر سیّد ارشاد علی بر عہدۂ ڈپٹی ڈائرکٹر وٹنیری ڈیپارٹمنٹ

بڑا ہے مرتبہ ارشاد علی کا — ہیں خود افسر پھر افسر کے اسسٹنٹ
نہیں بیدل یہ کوئی مدِّ فاضل — ولے ہیں ڈائرکٹر کے اسسٹنٹ

۱۹۴۷ء

Marfat.com

(۱۸) برترقی برخوردار محمد امین صدیقی افیسر انچارج کیمپ مہاجرین عادل آباد (دکن)

کرم ہے خدا کا محمد امین کو — ترقی کے اوپر ترقی ملی ہے
اسلئے کہئے حکام کی قدردانی — بجا طور سے داد محنت کی دی ہے
خدائے دو عالم رہے ان کا حامی — بلا شبہ یہ ثمرۂ تن دہی ہے
ملا جو بھی کچھ دین اللہ کی ہے — عطا جس پر اس کی ہو پھر کیا کمی ہے
سنین ایک مصرع میں دونوں ہوں بیدل — یہ بخشش وہ حق کی — خوشی میں خوشی ہے

۱۳۶۶ھ

(۱۹) برتقرری برخوردار محمد مجتبیٰ حسن زنجانی ایم اے رکن سفارت ہند در مصر ۱۹۴۷ء

روانہ ہوئے مصر ارکان ہند — رکھے کامیاب ان کو رب العلیٰ
خدا ان کا بیدل مددگار رہے — سفارت کے حامی بھی ہیں مجتبیٰ

۱۳۶۷ھ

(۲۰) برتقرری شریمان آر۔ کے پاٹیل برعہدۂ فوڈ کمشنر مملکت ہند

کرتی ہے اصلاح قدرت جب بگڑتا ہے نظام — بندۂ حق ہیں کوئی آتا ہے یہ دستور ہے
حضرت یوسفؑ کو سونپی تھی گرانی مصر کی — یوپین کے کال پر پاٹیل اب معمور ہے
ہے یقیں بیدل رعیت کے بھلے دن آگئے — ٹال دے سب کال کو حق کو یہی منظور ہے

۱۹۴۹ء

(۲۱) برتقرری لفٹنٹ جنرل ایوب خاں بعہدہ سپہ سالاری افواج پاکستان

کیا سپاہِ پاک پر اللہ کا احسان ہے — مرحمت اس نے کیا ایوب خاں سا حکمراں
اُس قوی افواج کا ہوگا سپہ سالار یہ — ہے نریمان اور رستم جس کا ہر پیرو جواں
قوتِ بازوئے حیدر دے اسے پروردگار — پھر سما جائے نظر میں جنگِ خیبر کا سماں
خالدؓ و طارقؒ کی طرح فتح اس پر ہو نثار — اس کے جھنڈے کو رکھے اونچا خداوندِ جہاں
حضرتِ ایوبؑ کے ہو صبر کی دل میں جھلک — ہاتھ میں سلطان ایوبی کی تیغِ خونچکاں

Marfat.com

شیرِ غرّاں بن کے نکلے جنگ کے میدان میں
مصلحِ عالم رہے جس وقت ہو امن و اماں

فتح کا پرچم اُڑائے خطۂ کشمیر میں
جلد ہو شرمندۂ تعبیر یہ خوابِ گراں

حوصلے سب پست ہو جائیں پٹھانستان کے
دشمنانِ دین ہیبت سے رہیں لرزاں کناں

پیش کر بیدلؔ تقرر کا یہ سالِ تہنیّت
بن گئے سردار فوجِ پاک کے ایوب خاں

(۲۲) بر مُستقلی برخورداران محمد مبین ۶۹ و محمد متین ۱۳ سلمہم

مبین و متین آئے لاہور دونوں
تمنائے یکجائی آخر بر آئی

ہوئے آتے ہی مُستقل محکمہ میں
خداوندِ عالم کی ہے کبریائی

سلامت رہے بھائیوں کی یہ جوڑی
خُدا عمر و اقبال میں دے رسائی

رہے جاگزیں انکساری ہمیشہ
دِلوں میں نہ آئے کبھی خودستائی

مفادِ حکومت ہو نظروں میں ہر دم
روا مُسلموں کو ہے جائز کمائی

خداوندِ عالم کا ہے شکر بیدلؔ
کہ ... ہر دو ہوئے مُستقل ساتھ بھائی

(۲۳) آنریبل میاں ممتاز محمد خاں ۷۰ دولتانہ بر وزارت عظمائے پنجاب ۱۳

بنے صدرِ اعظم ہیں ممتازِ والا
یہ عہدِ حکومت رہے منصفانہ

رہیں منہمک کام میں جان و دل سے
نئی مملکت ہے نیا کارخانہ

رکھیں متحد کل رعیت کو ہر دم
کہ ہے برسرِ جنگ سارا زمانہ

حکومت سے ہوں دعویٔ جاں نثاری
تمامی بنیں لیگ کا شاخسانہ

مہاجر سزاوارِ لطف و کرم ہے
یہ بیگانہ آیا ہے بنکر یگانہ

Marfat.com

رہے یادِ مُسلم کا طرزِ اُخوّت — محبّت کا ہے سِلسلہ غائبانہ
تسلّط بہت جلد کشمیر پر ہو — نہ ہو غیر کا قبضۂ غاصبانہ
تمہیں ہو عطا عمر و اقبال افزوں — خُدا سے دُعا ہے یہی پنجگانہ
تقرر کا بیدلؔ نے یہ سال لکھا — وزارت پر آہی گئے دولتانہ

(۲۴) بر تقریرِ ایڈمرل حاجی محمد صدیق چودہری کمانڈرِ افواجِ بحری پاکستان

ایڈمرل صدیق نے کارِ نمایاں جو کئے — یہ ترقیٔ مدارج ہے اُسی محنت کا پھل
اِن کے ہیں زیرِ اثر افواجِ بحری پاک کی — تا نہ سازش کر سکیں کچھ دُشمنانِ پُر دغل
شرم سے ہو پانی پانی گر اُٹھے طوفانِ آب — اِن کے بل بُوتے نکل جائیں غرض موجوں کے بل
چیر کر رکھ دیں شکم پانی کا بھی جنگی جہاز — اور سمندر کا کلیجہ دھاک سے جائے دہل
حق تعالےٰ مملکت میں اِن کو رکھے سُرخرُو — دین کی خدمت سے جائے عاقبت اِن کی سنبھل
ہے مقام شکر بیدلؔ قومِ مُسلم کے لئے — چودھری بھی بحرِ پاکستان کے ہیں اب ایڈمرل

۱۳۷۰ھ

مسند آرائی

(۱) تخت نشینی ہز امپیریل میجسٹی شاہ ایڈورڈ ہشتم شہنشاہ ہند و انگلستان

سر بر آرائے بر تختِ حکومت — بحمد اللہ شد ایڈورڈ ہشتم
سلاطیں معترف بر عظمتِ او — شہ جمجاہ شد ایڈورڈ ہشتم
اطاعت موجبِ خوشنودیٔ حق — کہ ظلّ اللہ شد ایڈورڈ ہشتم
کواکب بر فلک محوِ تماشہ — بخوبی ماہ شد ایڈورڈ ہشتم
رعیت را راہ نیکو نماید — چو خضر راہ شد ایڈورڈ ہشتم
سینِ تاج پوشی گفتہ بیدلؔ — کہ ... شاہنشاہ شد ایڈورڈ ہشتم

۱۹ ء ۳۶

Marfat.com

(۲) عالیجناب سکندر شاہ پیر پگاڑو ہفتم کی گدی نشینی

مرحبا گدی پر آیا مورثِ اعلیٰ کی یہ — ہو سکندر سا نصیبہ اِس سکندر شاہ کا
قوم حُر کی ہے اطاعت ہر طرف ضرب المثل — پیرو مردان شاہ ہوگا نہ کیوں چھوٹا بڑا
حضرتِ بیدل سنِ دستار بندی یہ لکھو — ساتواں پیر پگاڑو واہ مسند پر جما

۱۳۷۱ھ

(۳) برتخت نشینی ہز میجسٹی ملکۂ الزبتھ دویم وارث مملکتِ انگلستان

دورِ شاہاں ہو چکا انگلینڈ میں — لیجئے پھر سے ہوا ملکہ کا راج
سب رعیت کو رکھے خوشحال رب — ہو مبارک اِس سرِ زیبا پہ تاج
حق کرے ہو ثانیٔ وکٹوریہ — پھر سے لوٹ آئے وہی رسم و رواج

تاج پوشی کا ہے بیدل سال یہ
تخت پر دویم الیزبتھ ہے آج

۱۹۵۱ء

قطعات دربارۂ شادی خانہ آبادی

(۱) کتخدائی برخورداری فاطمہ خاتون سلمہا

بنی ہے فاطمہ میری بنی آج — بنا اللہ رکھے شاد و آباد
ہزاروں عیش ہوں خوشیاں ہوں لاکھوں — بلند اقبال ہوں دولت فزوں باد
ہدایت عِلم سے ہو زندگی میں — سدا رہبر بنے عقلِ خدا داد
ترے لُطف و کرم پر آسرا ہو — خداوندا نہ بھولیں یہ تری یاد

دُعا بیدل کی یہ تاریخ بھی ہے
خُدا دونوں کو اَب دائم رکھے شاد

۱۳۷۵ھ ۱۹۵۵ء

Marfat.com

(۲) برکتخدائی برخورداری امینہ خاتون سلمہا

اب امینہ ہے بنی واہ بنا ہے تسنیم — حق تعالےٰ رکھے آفات سے اِن کو مامون
زندگی بھر رہے یک جان و دو قالب جوڑا — یہ فدا اِس پہ رہے وُہ رہے اُس پر مفتون
دین و دنیا میں ہوں سب اِنکی مرادیں پُوری — عُمر بھر حافظ و ناصر ہو خدائے بیچون
للہِ الحمد ہے بیدلؔ یہی سالِ شادی
واہ دھن بھی بنی آج امینہ خاتون

(۳/۱) برکتخدائی محمد امین صدیقی منظر

سر چڑھا آج مرے لختِ جگر کے سہرا — اقربا اور احبا نے مچائی کیا دُھوم
مستحق تیرے کرم کے ہیں الٰہی دونوں — عُمر دے اِن کو بڑی اور بڑا دے مقسوم
ذہن میں اِن کے سمائے جو ہے مقصودِ حیات — اور رہے پیشِ نظر زیست کا اصلی مفہوم
ساتھ ہر طور سے دے دورِ زمانہ اِن کا — مشعلِ علم سے رفتارِ جہاں ہو معلوم
ہے دُعا بیدلِ خستہ کی برائے تاریخ — واہ اللہ رہیں شاد امین و کلثوم

(۳/۲) برکتخدائی دختر قاضی حنیف الدین صاحب ظلہ العالی

ہو مُبارک کیوں نہ یہ عقدِ سعید — ہیں دُعا گو جس کے سب اہلِ وطن
گلشنِ قضاۃ کے گلہائے تر — نونہالانِ گلستانِ کہن
مصطفےٰ اِن کا رہے حامی سدا — اور یاور ہو خُدائے ذوالمنن
ہو شگفتہ غنچۂ باغِ مُراد — زندگانی کا پھلے پھُولے چمن
ہے دُعا بیدلؔ کی اور تاریخ بھی
خوش رہے بس اب یہ دُولھا یہ دُلھن

۱۹ ء ۵۱

Marfat.com

(۴) برشادی وقار عباس المتخلص بہ مجنوں دہلوی انسپکٹر پولیس

جب ہو وقار دُلھا اور باوقار دُلھن — بُلبُل نہ کیوں چمن میں مدحت کا گیت گائے
سر آج چڑھ رہے ہیں نوشاہ کے خوشی سے — جو پھُول گلستاں میں پھُولے نہیں سمائے
یارب رہے ہمیشہ الفت بنے بنی میں — ارمان دِل کے نِکلیں ہر آرزو بر آئے
بڑھ جائے نوح سے بھی عمرِ دراز اِن کی — تقدیر سے سکندر اقبال آزمائے
تاریخِ عقد بیدل یہ فی البدیہہ کہدے — کیا خُوب آج مجنوں لیلیٰ کو جیت لائے

۱۳ ۵۲ھ

(۵) برکتخدائی صدیق علی خاں سفیر حال

منسلک ہونے سے سلک عقد میں — ہو گئی اُلفت کی بسم اللہ آج
مرحبا خورشید آرا ہیں دُلہن — جندا نواب ہیں نوشاہ آج
یہ رہے جوڑا خوش و خرّم سدا — ہے دُعا احباب کی واللہ آج
عقد کا بیدل یہ ہے سالِ سعید — مِل رہے ہیں مشتری و ماہ آج

(۶/۱) برعقدِ عزیز سیّد افتخار حسین سلمہٗ ایم اے خلف خانصاحب سیّد تفضل حسین صاحب ۵۶ ۱۳ھ

لِلّٰہِ الحمد افتخار حسین — ہے بنا ذی وقار دولھا آج
غنچۂ باغِ آرزو ہے دُلہن — اور گلِ نوبہار دولھا آج
سر پہ پھُولوں کا ہے چڑھا سہرا — کیوں نہ ہو گلعذار دولھا آج
بن گیا ہے دُلہن کا شیدائی — کر کے قول و قرار دولھا آج
کیوں بنی کو نہ ہو عزیز بنا — ہے دُلہن پہ نثار دولھا آج

کتخدائی کا سال ہے بیدل
واہ ہے افتخار دولھا آج

۱۳ ھ ۵۹

Marfat.com

(۶/۲) سہرا شادی مسٹر ظہور احمد پسر خانصاحب اشتیاق حسین ڈی ایس پی

خوش دلوں کے مذاق کا سہرا — ہے بڑے طمطراق کا سہرا
کیا بنا بن گیا ظہور احمد — سر بندھا اتفاق کا سہرا
آئیں وصلِ حبیب کی گھڑیاں — ہے یہ ردِّ فراق کا سہرا
ہے گندھا دلفریب پھولوں سے — نوشۂ چست و چاق کا سہرا
کس قدر ہوشیار ہے مالن — لائی مالا بطاق کا سہرا
ہے دُلھن نورِ چشمِ عباس — طاق بالائے طاق کا سہرا
خوب ہے سالِ تہنیت بیدل — پرِ اشتیاق کا سہرا

(۷) برکتخدائی بنتِ عبدالغفار صاحب ٹیچر گورنمنٹ اسکول الیچپور برار ۱۳۶۱ھ

بنی ہے دخترِ غفار دُلھن — خدا اِس کا رہے دایم مددگار
بنے کو ہو سدا اُلفت بنی کی — رہیں یہ بادۂ اُلفت میں سرشار
پھلیں پھولیں سدا باغِ جہاں میں — خُدا کی نعمتوں کے ہوں سزاوار
ندا ہاتف نے دی بیدل یہ کہدو — ہے سالِ تہنیت گر تم کو درکار
خُدا کا شکر ہے با خیر و خوبی — ہوا طے آج عقدِ بنتِ غفار

(۸) برکتخدائی عزیزہ عقیلہ بانو سلمہا دخترالحاج خواجہ محمد حسین صاحب آئی پی ۱۹۴۲ء

بنی ہے مرحبا دُلھن عقیلہ — مبارک ہو عزیزانِ وطن کو
پھلے پھولے یہ نخلِ باغِ اُمید — خُدا شاداب رکھے اس چمن کو
بنے بیں اور بنی میں اب بنے خوب — رکھیں زندہ روایاتِ کہن کو
یہ طاعت یہ محبّت روز افزوں — خُدا قائم رکھے دِل کی لگن کو
سدا وابستۂ احکامِ دیں ہوں — نہ چھوڑیں دینِ حق کے سادہ پن کو
دُعا بیدل کی سالِ عقد یہ ہے — رکھے اللہ خوش دُلھا دُلہن کو

۱۳۶۲ھ

Marfat.com

(۹) شادی رفیعہ ریحانہ دختر شرف الدین شرف ایڈووکیٹ امراؤتی

مرحبا آج رفیعہ ہے بنی　　شکرِ حق یہ بھی گھڑی دکھلادی
مچگئی دُھوم عزیزوں میں تمام　　ہے اُٹھا شورِ مُبارکبادی
شاد و آباد ہوں دُلھا دُلھن　　ہو سزاوار الٰہی شادی
باغِ عالم میں پھلیں پھُولیں یہ　　اُس کا محبوبؐ ہو ان کا ہادی
چاہیئے سال جو اِس کا بیدلؔ
کہدو .... ہے دخترِ شرفؔ کی شادی

(۱۰) برعقدِ برخوردار محمد مبین صدیقی ایم اے[۱۹۴۴] فرزند مصنّف

مبینِ ماہرو دُلھا بنا ہے　　حبیبِ خُوب رُو دُلھن پریزاد
عطا یارب ہو اِن کو بختِ یاور　　فزوں ہو اور بھی عمروں کی میعاد
محبّت ہو کے اِن کی بار آور　　بھلا دے قصۂ شیریں و فرہاد
رہیں پابندِ احکامِ شریعت　　سدا رہبر بنے عقلِ خداداد
دُعا بیدلؔ کی ہے یہ بہرِ تاریخ　　خُدا جوڑا رہے یہ شاد و آباد

(۱۱) کتخدائی میجر مظفر علی بی اے خلفِ خانصاحب قادر علی بی اے[۱۹۴۵ء] ۱۳۶۴ھ

بحمد اللہ دورِ خُرمی و شادمانی ہے　　بندھا قادر علی صاحب کے نورالعین کے سہرا
محبّت کی فسوں کاری نے یہ لڑیاں پروئی ہیں　　وفا کے عہد کا موجب ہوا طرفین کے سہرا
الٰہی شاد عالم میں رہیں دُلھا دُلہن دونوں　　دکھائے اِن کو راتیں عیش کی دن چین کے سہرا
مظفر لے کے آیا مژدۂ فتح و ظفر بیدلؔ
عیاں پھر اَب نہ ہو سر پر ملٹری مین کے سہرا

Marfat.com

(۱۲) برتہنیت شادی سیّد نورالحسن بی اے آئی سی ایس

بنا خوشرو جوان نورالحسن ہے — بنی بنتِ رضا نورالنسا حُور
خُدا دونوں کو رکھے شاد و آباد — رہیں یہ نشۂ اُلفت میں اَب چُور
رہیں سب آرزوئیں ہو کے پُوری — تمنّائیں بر آئیں حسبِ دستُور
ہمیشہ ساتھ دے اِن کا زمانہ — مسرّت سے سدا عالم ہو معمُور
کہا بیدل نے سالِ تہنیّت یہ — خوشا جوڑا رہا نوراً علےٰ نُور

۱۹۴۵ء

(۱۳) برشادی کیپٹن زمرّد خاں با سلطانہ دختر ڈاکٹر ارشاد علی

محاذِ جنگ سے شکرِ خُدا کیپٹن زمرّد خاں — ہے لے کر مژدۂ فتح و ظفر لوٹا دلیرانہ
پھرا ہے رزم سے اللہ رے بزمِ محبّت میں — مُبارک ہو بنی کو یہ بنے کے دِل کا نذرانہ
الٰہی باغ عالم میں رہے شاداب یہ جوڑا — رہے ہر حال میں شامل ترا لُطفِ کریمانہ
گل افشاں ہو گلستانِ جہاں میں یہ گلِ نکہت — فدا اس پر رہے ہر ایک اپنا اور بیگانہ
رہے اِن کو تنفر سر بسر فیشن پرستی سے — ہو ان کے دم سے مستحکم وہی طرزِ قدیمانہ
لکھا بیدل نے ہے کیا خُوب سالِ تہنیّت اِن کا — کہ ... موزوں آج ہے عقد زمرد خاں و سلطانہ

۱۳۶۵ھ

(۱۴) کتخدائی بریگیڈیر ریاض الکریم ایم سی با زاہدہ بانو بی اے سلمہا

واہ دُلہن زاہدہ دُلھا ریاض — حافظ و ناصر ہو خُدائے علیم
اِن کو عطا حق سے ہو توفیقِ نیک — راہبرِ زیست ہو عقلِ سلیم
فضل و ہنر سے یہ رہیں فیضیاب — بہرہ ورِ علمِ جدید و قدیم
گلشنِ عالم کی یہ لُوٹیں بہار — دورِ خزاں کا نہ ہو اندوہ و بیم
خُوب بنی زاہدہ اَب خُوب بنی — خُوب بنا آج ریاض کریم

۱۳۶۵ھ — ۱۹۴۶ء

Marfat.com

(۱۵) برخوردار محمد متین صدیقی ایم اے سلمہٗ کی منگنی ہونے پر

لیجئے جانِ پدر کی بَر دکھائی ہو چکی
جلد ہو شادی یہ ہے احباب کا اصرار اَب

ہوں مہیّا زود تر فرمائشیں ہوں جس قدر
ہے چڑھاوے کی دُلہن کے نت نئی بھرمار اَب

انتہا کی ہے گرانی اور اِس پر کنٹرول
باندھ جور کھے تھے منصوبے ہوئے مسمار اَب

اپنی پونجی سے بہت زائد رقم درکار ہے
ہیں کہاں ابّا میاں پہلے سے ساہوکار اَب

اِن کو کروایا جو بی اے اپنے پلّے کیا پڑا
اور بی بی کر کے کیا دینگے ہمیں سرکار اَب

جو کماتے ہیں اُڑا دیتے ہیں وہ دُلھا میاں
ہے علاوہ اِس کے پنشن پر ہماری وار اَب

اور جو کچھ ہو سو ہو بیدلؔ مقامِ شکر ہے
جا چڑھا آخر سکھایا پوت بھی دربار اَب

۱۹ ء ۴۶

(۱۶) منگنی کے بعد تقاضائے عقد

اپنے سب بچّوں کے سہرے چل چلاتے دیکھ لوں
ہے خُدا سے اِلتجا میری یہی شام و پگاہ

شرع کی تکمیل جب دو بول پڑھ جانے سے ہے
کِس لئے رسم و رواجِ دنیوی ہو سدِّ راہ

چاہیئے احکام میں اوہامِ باطل سے گریز
نامناسب سخت کارِ دین میں ہے اشتباہ

حق سے جو کچھ عرض ہے واللہ وہ ناحق نہیں
حق تعالےٰ اِس کا منصف ہے بڑھایا ہے گواہ

ارتباطِ باہمی میں ہے فقط لازم خلوص
ہے طلبگارانِ اُلفت کو کہاں دولت کی چاہ

کِس لئے بیدلؔ کو عجلت ہو نہ کارِ خیر میں
چٹ سے گر منگنی ہوئی ہے پٹ سے ہو جائے بیاہ

۱۳ ھ ۶۶

Marfat.com

(۱۷) عبدالحق صاحب کو تقاضائے شرکتِ بارات کا جواب

ہوں گا اللہ نے چاہا تو شریکِ بارات — گو کیا لاکھ ضعیفی نے ہے مجبور مجھے
عدم آباد کا جب مجھ کو سفر ہے درپیش — بارہ بنکی نہیں واللہ کوئی دور مجھے
واسطہ حق سے اُدھر بندۂ حق سے ہے اِدھر — ہر طرف کھینچ رہا ہے دلِ مہجور مجھے
ہے اگر ڈھیل وہاں کیوں نہ ہو تعجیل یہاں — ورنہ دھتکار نہ دے خلق کا دستور مجھے
بیدلِ خستہ یقیں پھر سے دلا دے حق کو — لکھ.... یہ آنا بسر و چشم ہے منظور مجھے

(۱۸) سہرا شادی برخوردار محمد متین صدیقی ایم اے سلمہٗ ۱۹۴۷ء

گوندھ کر لائی ہے مالن گلِ تر کا سہرا — دیدنی ہے مرے اِس نورِ نظر کا سہرا
بعد مدّت کے بر آئی ہے مرے دل کی مراد — دیکھیں احباب دعاؤں کے اثر کا سہرا
زندگی کے لئے یہ بھی ہے نویدِ خوش کام — رہے نوشاہ کے سر فتح و ظفر کا سہرا
پڑ گئی ماند فلک پر بھی ضیائے خورشید — رُخِ نوشہ سے جو ہنستا ہوا سر کا سہرا
کہہ رہے ہیں یہ عزیزوں کے شگفتہ چہرے — انجم افروز ہے اِس رشکِ قمر کا سہرا
بڑھ گئی اور بھی چہرے کی ضیا افشانی — لعل و گوہر سے جو گوندھا گلِ تر کا سہرا
ہے مرے نخلِ تمنّا کا ثمر کون متین — نظر آیا مجھے شاداب ثمر کا سہرا
رہے گل پاش اِسی طرح نہالِ صدیق — چمنستان ہے ابوبکرؓ کے گھر کا سہرا
چمک اُٹھے ہیں گہر ہائے مضامیں بیدل — ہے یہ انمول مرے لختِ جگر کا سہرا

(۱۹) برخوردار محمد متین صدیقی کی اہلیہ کو نذرِ شفقتِ بیدل ۱۹۴۷ء

فاطمہ[۱] - کلثوم[۲] - ریحانہ[۳] - امینہ[۴] دو جیب[۵-۶] کی عنایت ایک سے اِک منتخب بیٹی مجھے
محفلِ انجم میں بیدل جلوہ آرا ہے قمر[۷] دی خدا نے بیٹیوں میں اور اب بیٹی مجھے

۱۳ ھ ۶۶

Marfat.com

(۲۰) عقدِ برخورداری شاہدہ خاتون ایم۔اے سلمہا بنتِ عزیز تسنیم صدیقی ایم اے

رچا عقد ہے شاہدہ و قمر کا — بفضلِ خُدا سبھہ گھڑی آج آئی
ترے لطفِ بیحد سے دونوں کو یارب — ملے بخت یاور بڑی عُمر پائی
رہے ارتباطِ بہم کا یہ عالم — دِلوں میں محبّت کی دُنیا سمائی
عطا دین و دُنیا کی ہو سرفرازی — فزونیٔ دولت میں ہو پارسائی
رہے شاد تسنیم کی نورِ چشمی — کرے عیش دایم امینہ کی جائی
الٰہی یہ سب آرزوئیں بر آئیں — اجابت کے در تک ہو اِن کی رسائی

دُعا بہرِ تاریخ بیدل کی یہ ہے
خُدایا سزاوار ہو کتخدائی

۱۹ ء ۴۷

(۲۰/۱) اِفتخار احمد محمُودی بی۔اے

خُوب نوشہ بنا ہے محمُودی — فیشن ایبل ہے طرحدار بنا
مدّتوں میں سکُونِ قلب ہوا — تھا جُدائی سے بے قرار بنا
کیوں نہ واری دُلہن ہو دُلہا پر — کیوں بنی پر نہ ہو نثار بنا
یا خُدا اِن میں ارتباط رہے — زِندگی اِن کی خوشگوار بنا
بخت یاور دراز ہوں عُمریں — اَور چاہت کو استوار بنا

سال بیدل ہے شادمانی کا
آج ہے واہ اِفتخار بنا

۱۳ ھ ۶۶

Marfat.com

(۲۱) برکتخدائی برخورداری زاہدہ خاتون سلمہا

بنی ہے زاہدہ نوشہ ہے فرقان — مبارک سب عزیزانِ وطن کو
سدا ہو بارآور نخلِ اُمید — خدا پھولا پھلا رکھے چمن کو
رہیں یہ دولتِ دُنیا سے بھرپور — ترقی دِن بدن ہو مال و دہن کو
بلند اقبال ہوں عمریں بڑی ہوں — لگا رکھیں محبّت کی لگن کو
دُعا بیدلؔ کی ہے یہ بہرِ تاریخ — رکھے اللہ خوش دولھا دُلہن کو

۱۳۶۸ھ

(۲۲) برکتخدائی برخورداری حبیبہ خاتون سلمہا دختر مصنّف

دونوں بنے بنی کو سدا حق بنا رکھے — لُوٹیں یہ عیش و عشرتِ جاوید کی بہار
عمریں طویل ہوں صد و بیسی سال کی عطا — خوش بختیوں سے بختِ سکندر ہو شرمسار
اِن کی بہارِ زیست خزاں آشنا نہ ہو — پھر پھر کے لوٹ آئے جوانی ہزار بار
یارب مئے نشاط سے سرشار یہ رہیں — اِن کی محبّتوں کا نہ اُترے کبھی خمار
بیدلؔ دُعا کے ساتھ سنِ عیسوی لکھو — دِل سے ہوں متحد یہ حبیبہ و افتخار

۱۹۴۹ء

(۲۳) حبیبہ کو مبارک ہو قیامِ خسرال

ہے دُلھن لختِ جگر میری حبیبہ خاتون — اُس کا دایم ہو نگہبان خدائے بیچون
رکھے اللہ بنے اور بنی کا جوڑا — یہ نثار اِس پہ رہے وہ رہے اِس پر مفتون
عمر و اقبالِ فزوں اِن کو عطا کر یارب — ہر طرح دورِ حوادث سے رہیں یہ مامون
رکھ خداوندِ جہاں ہر دو جہاں میں ممتاز — اِن کا ہر کار بلاشبہ ہو کارِ مسنون
ہے یقین بیدلؔ خستہ کی دُعا ہو مقبول
رہے آباد الٰہی یہ حبیبہ خاتون"

۱۳۶۹ھ ۱۹۶۹ء

Marfat.com

(۲۴) برکتخدائی برخورداری راشدہ بانو سلمہا با برخوردار ناصر علی صدیقی ایم اے

بنی ہے راشدہ، ناصر بنا ہے — خداوندِ جہاں آباد رکھے
نصیب اِن کو بڑے عمریں بڑی دے — نچھاور لُطفِ بے میعاد رکھے
محبّت کی لگن ڈالی جو دل میں — سدا مضبوط یہ بنیاد رکھے
انہیں اللہ یہ توفیق بخشے — دِلوں میں اِن کے اپنی یاد رکھے
دُعا بیدل کی بہرِ سال یہ ہے — کہ ... جوڑا حق تعالیٰ شاد رکھے

۲۵ کتخدائی برخورداری آصف رخسانہ سلمہا دختر قاضی عبدالحق بجنوری عزیز محی الدین صدیقی عرف چندا میاں بی اے ایل ایل بی

آصفِ رخسانہ کا روئے منوّر دیکھ کر — پڑ گئی تابانیٔ مہرِ درخشاں ماند سی
حضرتِ بیدل خُدائے پاک کا صد شکر ہے — کی شریکِ زیست بھی چندا میاں کی چاند سی

(۲۶) دُلھن کا بذریعہ ہوائی جہاز ہند سے برائے عقد پاکستان آنا

ہے تکلیف دہ کس قدر اِنقلاب — نئی چال چلتی ہے دنیائے شاطر
زمانہ کا بیدل اُلٹ پھیر دیکھو — دُلھن اُف لگی اُڑنے دُلھا کی خاطر

(۲۷) برشادی مسٹر قمرالدین کنٹرولر ملٹری اکونٹس بجنوری

ہے بارات کی نارد ادُھوم دھام — نبیؐ کی جو سنت ہے مدِّ نظر
بحمدِ خُدا آج شادی ہے وُہ — بظاہر نہیں جس میں کچھ کر و فر
الٰہی یہ جوڑا رہے شاد کام — سدا نخلِ اُمید ہو پُر ثمر
سکندر کا اِقبال کرنا نصیب — عطا کر اِسے زندگیٔ خضر
سنِ عقد بیدل اگر چاہیئے — یہ کہدو ... بنے خُوب نوشہ قمر

Marfat.com

(۲۸) بر شادی عزیزہ عفت بانو دخترِ الحاج خواجہ محمد حسین پنشنر ڈی آئی جی

مرحبا آن لگی عیش و مسرت کی گھڑی — جلد تیار نکلنے کو رہو ارمانو
دو دِلوں کے یہ بِلانے کا ہے قولِ راسخ — عقدِ خوش وقت کو اُلفت کا کرشمہ جانو
سرنگوں اُس کی عطا پر ہیں یہ دُلہا یہ دلہن — ہے یہ انعامِ خداوندِ جہاں پہچانو
اِن پر اللہ کے اکرام کی بھرمار رہے — بیدلؔ شاد دُعاؤں کی لڑی کو تانو
خالقِ کون و مکاں رکھے سدا اِس کا سہاگ — اَب بنی خوب بنی واہ یہ عفت بانو

۱۳۷۱ھ

(۲۹) بر کتخدائی ڈاکٹر عبدالفتاح صدیقی با ڈاکٹرنی نسیم اختر ایم بی بی ایس

اَب میاں فتاح کی بھی کتخدائی ہوگئی — واہ دو دل آج کیا بہتر سے بہتر مِل گئے
مرحبا دُلھا دُلھن ہیں ایک سے بڑھ چڑھ کر ایک — جنتا یہ حاملِ بخت سکندر مِل گئے
حق تعالےٰ عمر بھر جوڑے کو رکھے بامراد — بحرِ عالم کے درخشاں دو جواہر مِل گئے
کیوں نہ ہو بیدلؔ بھلا الفت کے ماروں کا علاج — ڈاکٹر و ڈاکٹرنی جب سراسر مِل گئے

۱۹۵۲ء

(۳۰) بر کتخدائی میاں انتصار احمد صدیقی سلمہٗ نیگینوی

انتصار آج مُبارک ہو بنے ہیں نوشہ — شاد و آباد رکھے اِن کو خُدائے بیچون
بارآور ہو سدا اِن کا نہالِ اُمید — نظرِ بد سے زمانہ کی رہے یہ مامون
ہے دُعا حق سے یہ بیدلؔ کی رہے اِس کا سہاگ — بن گئی خُوب بنی لو یہ اولیہ خاتون

۱۹۵۲ء

(۳۱) بر کتخدائی رحمت خاتون بنت نظر خاں براری با نواب جانی منتوطن جالنہ

ہے مُبارک یہ بنے اور بنی کا جوڑا — عمر و اقبال میں برکت دے خُدائے بیچون
باغِ عالم کی ہزاروں یہ بہاریں لُوٹیں — اِن کو اللہ رکھے دورِ خزاں سے مامون
بیدلؔ شاد نے یہ مصرعِ تاریخ لکھا — جانی نواب کی جانی ہے یہ رحمت خاتون

۱۹۵۲ء

Marfat.com

(۳۲) کتخدائی میاں آفاق احمد سپر ڈاکٹر ارشاد علی ڈائرکٹر ٹینری سی پی

مُبارک ڈاکٹر ارشاد علی کو — مسرّت کی گھڑی حق نے دِکھائی
بنا لختِ جگر اِن کا بنا ہے — بنی دُلھن ریاض الدین کی جائی
رہیں دُنیا میں دونوں سرخرُو یہ — سدا موافق رہے اِن کے خدائی
کرے سب مشکلیں اللہ آسان — تمنّائے دلی ہر دم بر آئی
کہا بیدلؔ نے سالِ تہنیّت یہ — کہ.... ہے آفاق علی کی کتخدائی

۱۳۷۲ھ

شغلِ شکار

(۱) اخوی محترم الحاج محمد نسیم صاحب کا گرگٹ میں بیٹھکر شیر مارنا

بلند ہمّت ایسے ہیں اخوی نسیم — نہیں اِن سے شیروں کو بچنے کا یارا
سرِ چشمۂ آب تھے شب کو بیٹھے — نہ ہانکہ کیا اور کھلایا نہ گارا
کیا زہرۂ شیر گولی سے پانی — لگا خُون کا جسم سے بہنے دھارا
بنی جان لیوا محض ایک گولی — کلیجا کٹا دِل ہوا پارا پارا
لکھو سال بیدلؔ یہ شیر افگنی کا — ہے شکرِ خُدا شیر اِک آج مارا

۱۹۱۷ء

(۲) شکارِ آدم خور مگرمچھ از برخوردار محمد امین صدیقی

گولی نے خوب کام کیا ہے امین کی — کروٹ بھی لی نہ آہ مگرمچھ لعین نے
جانِ عزیز اِس نے بہت سی ہلاک کیں — فریاد کی رعیّت اندوہ گین نے
آخر اِسے بنا ہی دیا لقمۂ اجل — سُن کر خوشی منائی بہت سامعین نے
تالاب سے نِکالنے میں دقتیں ہوئیں — پکڑا بُری طرح سے اِسے تھازین نے
سالِ شکار حضرتِ بیدلؔ نے یہ کہا — مارا ہے واہ خُوب مگرمچھ امین نے

۱۳۴۶ھ

Marfat.com

(۳) محترمی خواجہ محمد حسین آئی پی کا شکار شیر

رہیں شاد خواجہ محمد حسین — بہت پاک طینت ہیں دل کے غنی
ممد و معاون ہیں مظلوم کے — چلے دشمنوں کی نہ کچھ دشمنی
خداوندِ عالم رکھے سرخرو — ہمیشہ رہے بات اِن کی بنی
بفضلِ خدا شیر مارے کئی — اِسے کہتے ہیں مشقِ نادک زنی
کہی اِس کی تاریخ بیدل نے یہ — ہوئی زیب خواجہ کو شیر افگنی

۱۳۵۲ھ

(۴) سُون کُتّے کا شکار از عزیز پروفیسر محمد تسنیم صدیقی ایم اے سلمہٗ

حوصلہ دیکھو میاں تسنیم کا — کر دئے سب صاف جنگل اور کچھار
زد میں جو کچھ آگیا بچتا نہیں — مان لی اِن سے درندوں نے بھی ہار
سیہی، سور، بھیڑیا، بلا، تڑس — شیرِ نر ہو یا پلنگِ نابکار
سامنے آئے اجل مارا کوئی — مار کو بھی دیکھ کر دیتے ہیں مار
جس کی بُو سے دُور بھاگیں جانور — اُس کو دیں بندوق کے صدقے اُتار
صید کا یہ سال بیدل نے لکھا — خُوب مارا سُون کُتّے کا شکار

۱۹۳۸ء

(۵) جنگلی اکنڈے سور کا شکار ایک ہمارے کرم فرما کا

بھلا ان پر حق مہرباں کیوں نہ ہو — ہے جنگل نکھارا مرے شیر نے
پلیدوں سے مطلق کیا پاک وصاف — جبل، دشت سارا مرے شیر نے
بڑھا رُخ بدل کر اکنڈا سور — مگر دِل نہ ہارا مرے شیر نے
غرض فیر میں اِس لعین کا کیا — جگر پارا پارا مرے شیر نے
بجا اِس کی تاریخ بیدل یہ ہے — سور ایک مارا مرے شیر نے

۱۳۵۹ھ

Marfat.com

(۶) شکارِ تیندوا از مسٹر محمّد نعمان انصاری ای ای

صید افگن ہوئے بفضلِ خُدا ہیَے شجاعت نشارِ انصاری
تیندوا آج مار کر لائے ہیَے جہاں سازگارِ انصاری
عُمر اِن کی خُدا دراز کرے ہو فزوں تر وقارِ انصاری
سالِ تاریخ ہیَے یہی ببدّل تیندوا ہیَے شکارِ انصاری

۱۳۵۹ھ

(۷) میجر ریاض الکریم خاں ایم سی خلفِ خانبہادر فضل الکریم خاں کا شکارِ شیر

میجر ریاض ہوتا کیسے نہ شیر افگن فضل الکریم خاں کی ہیَے آنکھ کا یہ تارا
ہانکے میں بالمقابل ہو کر زمین پر سے دِل شیر کا کیا ہیَے گولی سے پارا پارا
ماہر ہیَے یہ غضب کا فنِّ سپہگری میں اعدا نہ پا سینگے بچنے کا اِس سے یارا
اِقبال و عمر دونوں یارب اِسے عطا کر پھُولے پھلے سدا یہ ماں باپ کا دلارا
سُن چاہیئے جو ببدّل اِس شیر افگنی کا ہاں فی البدیہہ - کہدو یہ ... خُوب شیر مارا

۱۳۶۰ھ

(۸) خانصاحب جمشید بٹ میر شکاری کی الوالعزمیاں

بلا کے شکاری ہیں جمشید بٹ بھی درندوں سے جنگل کیا پاک سارا
جگہ شیر چیتوں کی سب چھان ماری بچی کہُو ہی کوئی نہ پانی - کا دہارا
کہاں شیر جا کر ٹھکانہ نہ بنائے نہ کیوں اِن کا مارا پھرے مارا مارا
یہ بچّوں کو گھسکر پکڑ لائے اِس کے نہیں غار میں مُنہہ چھُپانے کا یارا
خبر ملتے ہی آپ موجود ہوں گے جہاں شیر نے کر دیا کوئی گارا
زمیں پر اِنہیں بیٹھ جانا سہل ہیَے مچانوں میں چھُپنا نہیں ہیَے گوارا
یہ فی الفور کرتے ہیں بندوق سیدھی ہلا آمدِ شیر کا جب اِشارا

Marfat.com

سُنو گے ہوئی دَم میں آواز دھم سے — اُٹھا نال سے رائفل کی شرارا
نشانہ غضب ہے نظر ہے بلا کی — جگر شیر کا کر دیا پارا پارا
کیا چت بہت چتیلوں کو اُنہوں نے — بہت سامروں کا کیا سر دوپارا
ہرن چوکڑی اِن سے بھولا ہُوا ہے — چمکتا بہت دیکھ کر ہے چکارا
چُھپے بانس میں بائیسن اور بھینسے — تڑس، ریچھ کا پھر کہاں ہے گذارا
خُدا نے یہ ہمّت اِنہیں کو عطا کی — کریں دُوسرے یہ نہ جرأت خُدارا

خوشا سال بیدل ہے شیر افگنی کا
کہو... بٹ نے ہے شیر پر شیر مارا

(۹) مسٹر محمود اللہ خاں آگرہ کلٹو انجینئر حال سرگودھا کا شکار شیر

کیوں کر نہ بُت شکن سے اچھا ہو شیر افگن — وہ تنگیٔ نظر ہے یہ ہمّتوں کا حاصل
اِس نے امان دی ہے مخلوقِ بے زباں کو — پتّھر جو اُس نے توڑے۔ توڑے ہزار ہا دِل
اِسلام کا مُجاہد دِل بیکسوں کے توڑے — آئے ہمیں اَب اِس کا کیوں کر یقین بیدل
محمود غزنوی پر سب کچھ یہ افترا ہے — ورنہ یہ فیصلہ ہے معقولیت میں داخل

محمود غزنوی سے محمودِ ہند بہتر
وہ تھا بتوں کا بیری شیروں سے یہ مقابل

۱۹۴۲ء

(۱۰) آدم خور تیندوے کا شکار نواحِ منڈلہ میں از برخوردار محمد متین صدیقی ایم اے

بے خوف چل کے فیرزمیں پر سے کر دیا — مطلق بھی حوصلہ نہیں ہارا متین نے
اِس کا ہے نام ہمّتِ مردانہ واقعی — کیا خُوب جا کے تیندوا مارا متین نے

۱۹۴۶ء

Marfat.com

(۱۱) دوسرے تیندوے کا شکار نزد امراؤتی از برخوردار محمد متین صدیقی ایم اے

ہے یہی شیر افگنی مسٹر متین — دِل رکھے مضبوط ہنگامِ شکار
تیندوا اِک فیر میں ٹھنڈا پڑا — داد کی قابل ہے اِنجامِ شکار
سب الوالعزمی جوانی کا ہے کھیل — روز افزوں ہوں یہ ایامِ شکار
قطعۂ تاریخ نوجانِ پدر — میری جانب سے ہے اِنعامِ شکار

سال بیدل نے کہا یہ فی البدیہہ
فی الحقیقت اَب ہُوا نامِ شکار

۱۳ ھ ۶۶

تعمیر

(۱) تعمیر مسجد عثمانیہ ملحقہ مسلم ہوسٹل محمڈن گورنمنٹ ہائی اسکول امراؤتی بر اعطیہ شاہِ دکن

از عطائے شاہِ عثمانِ دکن — خواجہ ایں تعمیرِ حق کردہ درست
بیدلِ عاصی سنِ تکمیلِ او — خانۂ پاکِ خُدائے پاک ۔ گفت

۱۳۳۸ ھ

بر تعمیرِ مکان اخوی محترم الحاج محمد نسیم صاحب ظلہٗ

ہے تعمیرِ اخوی محمد نسیم — بڑھائے خُدا اِس کی زینت زیادہ
مکیں اِس کے باعیش و عشرت رہیں — عمارت پر اَب ہو عمارت زیادہ
دُعا بن کے تاریخ تکمیل نکلی — رہے خانہ آباد دولت زیادہ

۱۳۴۶ ھ

(۲) تعمیر مکان فخرِ عالم سلمہ سیوہاری

تعمیر فخرِ عالمِ رحمان کی یہ ہے — اللہ خوش نصیب کرے اِس جوان کو
بیدل کی ہے دُعا سنِ تعمیر کے لئے — آباد و شاد رکھے خُدا اِس مکان کو

۱۳ ھ ۵۷

Marfat.com

(۳) کتبۂ حوضِ مسجد حکیم پیارے صاحب فاروقی انعام دار الیچپور

نہرِ کوثر کے ہیں چشمے جاری　　مرحبا حوضِ پیارے صاحب
اِس میں کرتے ہیں وضو اہلِ نماز　　اے خوشا حوضِ پیارے صاحب
سالِ تعمیر ہے بیدلؔ کیا خُوب
مصطفا حوض پیارے صاحب

(۴) بر تعمیرِ مکان عزیز قاضی جعفر علی صدیقی

بنایا ہے مکاں جعفر علی نے　　مکینوں کو رکھے اللہ دِل شاد
دُعا بیدلؔ کی ہے یہ بہرِ تاریخ　　خُداوندا ہو یہ اَب خانہ آباد
۱۹۴۰ء

(۶) تعمیر اُردو اسکول از ریلوے ملازمان آنولہ سی پی

پڑی آنولہ میں بھی اَب راہِ اُردو　　مُسلمان ہیں سب بہی خواہِ اُردو
رکھے اِس کو آباد اللہ بیدلؔ　　بنی خُوب ہے تربیت گاہِ اُردو

(۷) تعمیرِ مکان حکیم سیّد حسن جعفری

بفضلِ رَب جنابِ جعفری نے　　بنایا ہے مکاں نورٌ علےٰ نور
الٰہی آل اَور اولاد اِن کی　　رہے اِس میں خوش وخرّم بدستور
دُعا بیدلؔ کی یہ ہے بہرِ تاریخ
رکھے اَب حق ہمیشہ گھر یہ بھرپُور

(۸) تعمیر احاطۂ مزار حضرت شاہ صوفی محمد صدیقؒ بالامار

یہ ہے صدیقِ حسینی کا مزار　　اِس پر اللہ کی رحمت ہو نثار
سالِ تکمیلِ احاطہ بیدلؔ　　یہ لکھو... ہوگیا تُربت کا حصار
۱۳۶۴ھ

Marfat.com

(۹) برخورداری سلمہا کے مکان پر قبضۂ کسٹوڈین

بیٹیوں کا مال لینا شاستر میں پاپ ہے — اِک فقط اِس میں نمایاں راج ہٹ کی شان ہے
نورچشمی کے مکاں پر جو مری قابض ہُوا — دُور ہے مذہب سے وُہ بیگانۂ ایمان ہے
پُوچھ لے کسٹوڈین سے بیدلِ خستہ ذرا — کیوں روا ہو ضبط اِس کا جب یہ کنیادان ہے

۱۳۶۸

(۱۰) تعمیرِ مکان عزیز گرامی قدر الحاج شجاعت علی ملٹری اکونٹنٹ جنرل در کراچی

ہے بحمداللہ یہ حاجی شجاعت کا مکاں — سُرخ رو ہوں دین و دُنیا میں عزیز با صفا
سب مکیں پھُولیں پھلیں صدقے حبیب پاک کے — نسل کا صدیق اکبرؓ کی رہے حامی خُدا

بیدلِ عاصی دُعا بہرِ سنِ تکمیل کر
حق رکھے آباد اِک تعمیرِ صدیقی سدا

۱۳ ھ ۷۱

اِسلامی تہوار

عید الفطر:-

(۱) احترامِ رمضان المُبارک

مُنھ بند رکھ زبان سے کر شکرِ حق ادا — برکات کا نزول ہے یہ ہے مہِ صیام
بیدلؔ ترا یہ عذرِ ضعیفی بجا درست — روزے نہ رکھ تو روزوں کا لازم ہے احترام

۱۹۴۲ ء

(۲) احبابِ محترم کو عید کی مُبارک باد

خُدا علیم ہے احباب کا ہوں خیر طلب — جیئں بہت سے بہت منھ کبھی نہ پھیریں عمُر
نصیب زندگیٔ خضر ہو انہیں یارب — گھٹے جو شام کو بڑھ جائے پھر سویرے عمُر
ہے روزِ عید دُعا کا یہ وقت ہے بیدلؔ — بجا دراز ہو اَب دوستوں کی میرے عمُر

۱۳ ھ ۵۸

Marfat.com

(۳) پاکستان میں جشنِ عیدالفطر

اے صبا جب باریابِ گنبدِ خضرا ہو تو
سرورِ عالم کو پہنچانا غلاموں کا سلام

بارگاہِ حق تعالےٰ میں دُعائے خیر کی
مُلتجی ہے اُمّتِ مرحوم با صد احترام

دین و دُنیا کی سعادت سے شرف اندوز ہو
گر قبولِ خاطرِ اقدس ہو یہ عرضِ عوام

ہوں گنہگارانِ اُمّت کی خطائیں گر معاف
ہو زمانہ میں مصائب کا ہمارے اختتام

ہو چلا احساس ہم کو اپنے حالِ زار کا
مجتمع ہونے لگا پھر سے پراگندہ نظام

پھر اُسی رفعت کی جویا ہے بلندیٔ نظر
پستیٔ ہمّت سے کھو بیٹھی ہے جو اعلیٰ مقام

ہے دِلوں میں ہر طرف جوشِ اُخوت موجزن
جس کا شاہد ہے عوام الناس کا یہ اژدہام

یا حبیبُ اللہ ہو جائے ترحم کی نظر
تا خطاوارانِ اُمّت ہوں دوبارہ نیکنام

بیدلؔ عاصی خلوصِ دِل سے ملنا چاہیئے
عیدِ پاکستان میں لائی ہے اُلفت کا پیام

۱۳ ھ ۶۹

(۱) آمدِ رمضان المُبارک

کُل جوانانِ وطن ہیں روزہ دار
ہاں مگر معذور ہے مردِ ضعیف

طفلِ ناداں بھی ہے مستثنیٰ ضرور
یہ گلِ نورس ہے وہ زار و نحیف

حق تعالےٰ کی ہے رحمت کا نزول
مرحبا ہے آج رمضانِ شریف

۱۹ ء ۵۱

(۱) عیدِ میلاد النبیؐ

حبیبُ اللہ کے جس وقت عالم میں قدم آئے
پُکار اُٹھے ملائک ہادیٔ خیر الاُمم آئے

شرف اِس دِن کو بیدلؔ کس لئے ہوگا نہ دُنیا میں
یہ وہ یوم مُبارک ہے رسُولِ محترم آئے

۱۳ ھ ۶۴

Marfat.com

(۱) شبِ معراج النبیؐ

یہ وہ شب ہے بارگاہِ حق میں تھا اُس کا حبیبؐ — ہے مبارک مرحبا ہر ایک ساعت آج کی
سر بسجدہ ہو کے بیدلؔ شکر کرنا چاہیئے — واہ رات آئی رسولؐ اللہ کے معراج کی

۱۳ ھ ۷۰

عیدالضحیٰ

(۱) احباب کو مبارک باد

بڑے آپ کے عمر و اقبال ہوں — خداوندِ عالم رہے نگہبان
بڑھے دن بدن آپ کی شانِ عید — فزوں سے فزوں تر ہو یہ آن بان
رہے تا قیامت یہ رسمِ خلیلؑ — بصد زور و تکبیر و شورِ اذان
سدا بول بالا ہو اسلام کا — ہو پھر زیرِ فرمان سارا جہان
عرب۔ ترک۔ افغاں و ایرانیاں — رہیں شرق سے غرب تک حکمران
دعا حق تعالیٰ سے بیدلؔ کی ہے — مبارک ہو عیدالضحیٰ صاحبان

۱۳ ھ ۵۹

(۲) آمدِ عیدالضحیٰ

مبارک ہو عیدالضحیٰ دوستوں کو — حرارت دہِ روحِ ایمان آئی
بصد عجز کر پیروئ خلیلؑ — گھڑی امتحاں کی مسلمان آئی
رگوں میں لہو کھولنے پھر لگا ہے — بحمدِ خدا جان میں جان آئی
بڑھا چل رہِ حق میں لبیک کہکر — تجھے یاد پھر یثربی شان آئی
بھلا فکر کیا خاک دنیائے دوں کی — کوئی دن میں پھر زیرِ فرمان آئی
سنِ تہنیت گر ہے درکار بیدلؔ
یہ کہدے.... خوشا عیدِ قربان آئی

۱۳ ھ ۶۵

Marfat.com

(۳) بریلی کی عیدالضحیٰ

زمانہ بے طرح اب درپئے آزار ہے اپنے
حوادث کی ہے ارزانی مصائب کی فراوانی

شعارِ مذہبی کا بھی ادا کرنا گراں ہے اب
ہمیں اب فرضِ حق میں کب بھلا ممکن ہے آسانی

جسے بھی دیکھئے ہے مبتلا آلام بے حد میں
بہ ہر صورت رعیت پر مسلط ہے پریشانی

انہیں پہلی پہل چسکا لگا ہے حکمرانی کا
خدا توفیق دے آئے تو کچھ طرزِ جہانبانی

ادا بیدل فریضہ ہو سکے کیا عیدِ قرباں کا
کہ ... قربان بتانِ ہند کی اب ہم نے قربانی

۱۳ ھ ۶۶

(۴) آرزوئے عیدِ قربان در پاکستان

یا الٰہی ہم کو توفیقِ ذبیح اللہ دے
رہ سکیں راضی اسی پر جس میں ہو تیری رضا

دور کر لطف و کرم سے سب ہمارا انتشار
متحد ہو جائے پھر سے اُمتِ خیر الوریٰ

دشمنوں کی ہم نگاہوں میں کھٹکتے ہیں بہت
جس طرف کو دیکھئے شورِ قیامت ہے بپا

ہم کو بے حد ابتریٔ قوم کا احساس ہے
پھر بھی شاکر اس پر ہیں جو کچھ کیا تو نے عطا

مختصر سی سلطنت اپنی یہ ہو وسعت پذیر
فوت ہو جائے ہمارے دشمنوں کا مدعا

جو رہیں زیرِ نگیں اُن کی دل آزاری نہ ہو
دور دورہ ملک میں ہو ہر طرف انصاف کا

بیدلِ خستہ کے ہو کچھ قلبِ مضطر کو سکوں
کر نصیب اللہ پاکستان کی اک عیدالضحیٰ

۱۳ ھ ۶۶

(۱) شبِ برات

اسلام کو عروج دوبارہ نصیب ہو
پھر سے ہو اب بلند زمانہ میں اس کی بات

مامون شر سے یہ رہے اعدائے دین کے
مکر و فریبِ دھر سے اللہ دے نجات

یارب دعائے بیدلِ عاصی قبول ہو
مومن کو آج ہو یہ مبارک شبِ برات

۱۳ ھ ۶۶

Marfat.com

(۲) شبِ برات کی آتش بازی

شبِ برات آئی ہے مومن کے لئے — چاہیئے رشتہ خُدا سے جوڑنا
بندۂ حق بیں رہے طاعت گذار — ہے غضب احکام سے مُنہ موڑنا
کیوں بھلا لہو و لعب میں ہم پڑیں — جب ہے ناجائز پٹاخے چھوڑنا

۱۳ ھ ۷۰

(۱) محرم الحرام

حسینؓ ابنِ علیؓ نے حق کی خاطر جان دی اپنی — وسیلہ بن گئے نانا سے اُمّت کی شفاعت کا
بپا ماتم رہے گا حشر تک اِس کا زمانہ میں — نمونہ اِس نے دکھلایا شجاعت کا صداقت کا
یزید بے حیا کو تھی نہ کچھ اِسلام سے نسبت — حسینؓ حقدار تھا بیشک امامت کا خلافت کا
سرِ محشر اجو زہراؓ دادخواہی پر اُتر آئیں — خُدا معلوم ہوگا حشر کیا روزِ قیامت کا
حضورِ سرورِ عالم سنِ تاریخ اَب بیدلؔ — یہ کیجے عرض .... روز آیا شہیدوں کی شہادت کا

۱۳ ھ ۶۱

(۲) دیگر

حسینؓ ابنِ علیؓ کی آہ یہ دِن ہے شہادت کا — درد دیوار پر چھایا ہوا ہے اللہ رے غم ہے
تڑپنے دِل لگے اِس کے مصائب کا خیال آکر — اِسی رنج و الم میں چشمِ عالم آج پُرنم ہے
رکھیں کیونکر نہ اِس کی یاد کو تازہ جہاں والے — بنی آدم جسے روتے ہیں یہ وُہ ابنِ آدم ہے
محمدؐ کا دلارا فاطمہؓ کا یہ جگر پارا — علیؓ کا لال تھا اِس کی فضیلت سب پہ کیا کم ہے
سراپا یہ شجاعت اور صداقت کا نمونہ تھا — رضا جوئی حق کو گردن تسلیم کی خم ہے
خُدائے پاک نے جنّت کا وارث کر دیا اِس کو — کہ نانا جان اِس کا باعثِ تخلیق عالم ہے
رہے گی حشر تک جاری زباں پر منقبت اِس کی — ہے جب تک سانس باقی اُمتِ مرحوم میں دم ہے
مصیبت کو کیا برداشت صبر و شکر سے اِس نے — ہمیں بھی پیروی اِس کی بہ ہر صُورت مقدم ہے
نہ کیسے ٹکڑے ٹکڑے آج بیدلؔ کا جگر ہوگا — شہیدِ کربلا کا لُو بپا عالم میں ماتم ہے

۱۳ ھ ۶۱

Marfat.com

(۳) شبِ شہادت

اللہ رے ارتحالِ شہیدانِ کربلا — اِس پر ہزار جان سے صدقے حیات ہے
ضبطِ اِمام باعثِ تلقین چاہیئے — نالا عبث ہے آہ و بکا واہیات ہے
دی جان ناناؐ جان کی اُمّت کے واسطے — اِن کی رضائے حق میں ہماری نجات ہے
اِنجام دیکھنا ہے یزید پلید کا — اِنصاف گر خدائے تعالیٰ کی ذات ہے
بیدلؔ جہاں میں آج اُداسی سی چھا گئی — کیسے نہ ہو کہ .... ہائے شہادت کی رات ہے

۱۳ ھ ۷۲

(۱) آمدِ سالِ نو ۱۳۷۰ھ ہجری مقدسہ

آمدِ سالِ نو مُبارک ہو — شادمانی کا دَور ہو گھر گھر
لائے گا یہ مسرّتیں کیا کیا — حق تعالیٰ علیم ہے بہتر
بیدلِ خستہ کر دُعا دِل سے — دے گا اللہ بالیقین اثر
خُوب پھُولے پھلے یہ پاکستان — مطمئن ہو ہر ایک فرد و بشر
چین پائیں مہاجرین تمام — بے گھری ختم ہو بہ سرتاسر
خیر خواہانِ مُلک ہوں حُکام — بیکسوں پر رہے کرم کی نظر
اِختلافات گر ہوں مٹ جائیں — سب رہیں ایک ہو کے شیر و شکر
آئے قبضہ میں خطۂ کشمیر — ہو نثارِ سپاہ فتح و ظفر
دفن ہو شورشِ پٹھانستان — دُشمنوں کو ہو دُشمنی سے حذر
ہو رعیّت میں فارغ البالی — سُرخرُو قوم میں رہیں لشتر
ہو سزاوارِ سال یہ بیدلؔ — آج آیا ہی تیرا سو ستر

۱۳ ھ ۷۰

Marfat.com

(۲) آمدِ سالِ نو ۱۹۵۱ء عیسوی

خُدائے دوعالم رکھے شاداں — کٹے عیش و آرام میں سال بھر
رہیں متحد ہر طرح اہلِ پاک — ممالک سے مفقود ہو شور و شر
عداوت زمانہ سے ہو کالعدم — عدو دُشمنی سے کرے خود حذر
رعایا کے ہمدرد حکام ہوں — رہیں عدل و اِنصاف سے نامور
ہو مقبول اِسلام کی سادگی — پسِ پشت ڈالیں یہ سب کرّوفر
یہاں تک بڑھیں فارغ البالیاں — ہو جائز کمائی میں سب کا گُذر
گرانی کی سب لعنتیں دُور ہوں — ہر اِک شے بافراط ہو زود تر
پٹھانوں کو درسِ اُخوّت ملے — نہ ہو درمیاں طمعِ سیم و زر
بہ ہر طور ہو وسعتِ سلطنت — حکُومت مسلط ہو کشمیر پر
یقیں ہے طفیلِ رسولِ کریم — رہے مہرباں خالقِ داد گر
خُدا سے یہ بیدلؔ کی ہے التجا — نیا سال لائے خوشی کی خبر

۱۹ ء ۵۰

عطائے خطابات

خانصاحب:-

(۱) بر سیّد مظفر حسین ڈی ایس پی سی پی

مِل گیا سرکار سے سیّد مظفر کو خطاب — ہو ادا کیسے نہ شکرِ رحمتِ پروردگار
ہے ترقی بھی نرالی اِس نرالے دَور میں — کچھ نئی رفتار پر ہے گردشِ لیل و نہار
پڑ گئے احباب حیرت میں خوشی کے تھا سماں — کان میں جس وقت پہنچی یہ صدائے خوشگوار
نقش ہے مُسلم کے دِل پر عظمتِ آلِ رسولؐ — نورِ ایماں کی مقابل ہو نہیں سکتا شرار
مصرعِ تاریخ بیدلؔ نے کہا یہ فی البدیہہ — خانصاحب بن گئے کیا سیّدِ عالی وقار

۱۳ ۵۵ ۵ ۷

Marfat.com

(۲) (خان بہادر) سیّد اطاعت حسین پولٹیکل ڈیپارٹمنٹ پاکستان

اطاعت کو رکھے خُدا سَربُلند — جنابِ مسرّت کا ہے نورِ عین
نہ بڑھنے دیا فتنۂ ناگپور — فرو کر دیا اِس نے کل شورِ شین
لُٹیرے خزانہ نہ کر پائے ہضم — اُگلوا کے سب کچھ لیا اِس نے چین
حکومت نے زر اِس نے پایا خطاب — ہوئے مرحبا سُرخرُو جانبین
یہ بیدلؔ نے بہرِ سنِ تہنیّت — کہا.... خانصاحب اطاعت حسین

۱۳ ھ ۶۱

درباری :-

(۳) خانصاحب خواجہ لطیف احمد جریج

کیا حق تعالےٰ نے رُتبہ بُلند — حکومت میں ذی جاہ خواجہ ہوئے
نیا سال بیدلؔ مُبارک ہوا — کہ..... درباریٔ شاہ خواجہ ہوئے

۱۳۵۹ھ

شرری :-

(۴) خانصاحب جمشید بٹ تبدیلِ حکومت کے بعد

زمانہ نے ڈِھل مِل یقیں کر دیا — دھرم ویر سب نیچری ہو گئے
یہ بٹ ہر دو اقوام میں بٹ رہے — اجی خان صاحب شرری ہو گئے

۱۳ ھ ۶۸

خان بہادر :-

(۵) فضل الکریم خان ڈپٹی کمشنر منڈلہ سی پی

فضل الکریم خان بہادر بنے ہیں آج — اللہ نے کرم سے کیا اپنے بہرہ مند
ہو کر بھی سلطنت کا یہ اِک خاص معتمد — ہر طور سے ہے قوم کا اپنی نیاز مند
دِن رات ہے ہر ایک کا خواہاں بہتری — محکُوم پر نظر ہے رعیت کا دردمند
اللہ اِس کا حافظ و ناصر رہے مدام — پہنچے کبھی نہ گردشِ ایّام سے گزند
بیدلؔ دعا کے ساتھ جو تاریخ چاہیئے — کہدو.... حق اِس کا اور کرے مرتبہ بُلند

۱۳ ھ ۶۰

Marfat.com

(۶) خانصاحِب سیّد مظفر حسین ایس پی

جعفری کو رفتہ رفتہ نِل گیا موزوں خطاب — تھا جو منشائے اولوالعزمی وہی آخر بنے
میر صاحِب کو مُبارک باد دے بیدلؔ ضرور — واہ پہلے خانصاحب خان بہادر پھر بنے

۱۹۴۳ء

(۷) خانصاحب حسام الدین حسام ڈی ایس پی

ہوئے خطاب سے پھر مفتخر حسام الدین — کُھپے نظر میں حکومت کی مردِ زیرک ہیں
کہا یہ بیدلؔ خوش دِل نے سالِ تہنیّت — حسام خان بہادر بنے مُبارک ہیں

(۸) خواجہ مبین الدین احمد انصاری ڈپٹی کمشنر اکولہ برار

ہیں مبین احمد نمونہ واقعی انصار کے — سادگی اللہ نے بخشی طبیعت کے متین
کام کی کثرت میں ہے پابندیٔ صوم وصلواۃ — کِس لئے اِن کے نہ ہونگے اس پھر دُنیا و دین
عمر اور اِقبال سے کرنا خُدایا بہرہ ور — مستحق ہے بندۂ ناچیز تیرا یا الیقین
اِس قدر اکرام اور اِنعام کی بھرمار ہو — سجدۂ شکرِ الٰہی سے نہ اُٹھ پائے جبین
پیشکش ہے بیدلِ خستہ یہ سالِ تہنیّت — ہو مُبارک خان بہادر بن گئے خواجہ مبین

۱۹۴۶ء

(۹) مسٹر ایچ ای میکلے نگمن آئی سی ایس کلکٹر سنٹرل اکسائز بمبئی

خطاب سی آئی ای

یہ ہے خُدائے پاک کا لُطف وکرم مزید — سی آئی ای بھی ہو گئے میکلے نگہن شتاب
ڈپٹی کمشنری سے کلکٹر بنے بخیر — ہر فرضِ منصبی میں رہے خُوب کامیاب
اِن کا ملازمت میں تدبّر ہے بے نظیر — اِن کا طریقِ کار ہے بے شبہہ لاجواب
بڑھ چڑھ کے اور دولت و اقبال دے خُدا — مرعوب ہو نہ پیری سے اِن کا کبھی شباب
اِن کا سدا ممد و معاون رہے مسیح — دِن رات نیکیوں سے یہ لُوٹا کریں ثواب
دُنیا میں شادماں رہیں اولاد آل سے — ہوں بارگاہِ حق میں دُعائیں یہ مستجاب
بیدلؔ جو آپ کو سنِ اعزاز چاہیئے — کہدیجے .... دیا ہے شہنشاہ نے خطاب

۱۳۶۳ھ

Marfat.com

تمغۂ وکٹوریہ کراس:-

بہ مسماۃ جگری بیگم اہلیہ جمعدار عبدالحفیظ مرحوم متوطن کلانور ضلع رہتک فدائے جنگ عظیم دوم

بیوہ ہے برقع پوش یہ عبدالحفیظ کی
جو پیش وائسرے ہے دربار میں کھڑی

دہلی میں آج ہے یہ شہنشاہ کی مہماں
تمغہ ملے گا شوہر مرحوم کا یہاں

گو سلطنت سے دولت و اعزاز پائیگی
لیکن کہاں سے چاہنے والے کو لائیگی

چھوڑی ہے مرنے والے نے معصوم یادگار
کیوں کر نہ اُس کی یاد ستائیگی بار بار

بچّی نے گود کی جو ذرا مسکرا دیا
ماں بدنصیب روتی ہوئی کو ہنسا دیا

آنسو ابھی ڈھلکنے نہ پائے تھے پی لئے
آہ و فغاں نکلنے نہ دی ہونٹ سی لئے

گو صدمۂ فراق سے خستہ ہے سر بسر
دل میں ہے کارنامۂ سرتاج جلوہ گر

نرغے میں دشمنوں کے گھرا جمعدار تھا
تنہا مگر ہزار دموں پر یہ بار تھا

زخموں سے گولیوں کی بدن چور ہو گیا
بندوق بھی چلانے سے مجبور ہو گیا

پھر بھی سپاہیوں کو سلامت نکال کر
چلتا کیا تھا آپ کو خطرے میں ڈال کر

جاپانیوں سے جنگ میں سینہ سپر رہا
وکٹوریہ کراس کا سہرا یہ سر رہا

شانِ دلاوری تھی یہی واہ رے جوان
دے کر کے اپنی جان بچالی بہت سی جان

حقِ نمک کیا ہے شہنشاہ کا ادا
سب کی زباں پہ نام رہے گا ترا سدا

بے شبہ زور بازوئے رستم پڑا ہے ماند
تو نے سپہگری کو لگائے ہیں چار چاند

ایسے سپوت چاہئیں ہندوستان کو
ہو ناز جن کی ذات پہ سارے جہان کو

پس ماندگاں کو اس کے سلامت رکھے خدا
اقبال و عمر بیوی کو بچّی کو ہو عطا

بے وارثی کے دن نہ رہیں کاٹنے محال
ہر دم ہو نگہبان خداوندِ ذوالجلال

اللہ مغفرت ہو اب اِس نوجوان کی
یوں لاج جس نے رکھ لی ہے ہندوستان کی

بیدل کیا ہے حق نے یہ سامان ہو گی
وکٹوریہ کراس ہے اِک شانِ بیوگی

۱۳ ۶۳

Marfat.com

جنگ عظیم دوئم :-

(۱) اٹلین افواج کا تبروک سے اخراج

چہ خوش آج تبروک بھی چھوڑ بھاگی دکھائے گی کیا خاک مُنہ فوجِ اِٹلی
یہ پسپائی کا سال بیدل نے لکھا بُری طور بیہودہ اِٹلی بھی پٹ لی

۱۳ ھ ۱۳۵۹

(۲) جنگ میں یوگوسلاویہ کی شکست

نظر کی نہ انجام پر سردیا نے بھڑی جنگ میں دوسروں کے سہارے
کہاں فوجِ جرمن کہاں سردیانی وہ سب ہٹتے کٹتے یہ فاقوں کے مارے
قیامت بپا جنگِ ہٹلر نے کی ہے کہاں تک بھلا کوئی ہمت نہ ہارے
ہوئی راہِ سامان مسدود ان کی فتوحات سے ان کے وارے نیارے
برائے سنِ جنگ بیدل نے فوراً
کہا .... پٹ گئے کنگ پیٹر بچارے

۱۳ ھ ۶۰

(۳) تبدیلیٔ وقت درزمانۂ جنگ

اثر اِنقلابِ جہاں کا یہ دیکھو زمانہ نے اوقات کو بھی گھٹایا
ہوئے دو پہر سہ پہر پارا پارا مصائب نے سب کی پلٹ دی ہے کایا
حکومت میں کمزوریاں آچلی ہیں ابھی تک کوئی ملک کہو کر نہ پایا
کیا وقت کو اور آگے سے پیچھے نئی شامت آئی جو سر بھی کھجایا
یہ چکّر عجب آکے بیدل پڑا ہے
بُرا وقت خود وقت پہ حیف آیا

۱۹ ء ۴۲

Marfat.com

(۴) درخواست دُعا از عوام برائے فتح جنگ

یورپ کے خُداؤں نے بھی کی یادِ خُدا کی — جس وقت کے سَر دشمنِ خود سَر نے اُٹھایا
چرچل نے دُعا چرچ میں جاکر یہی مانگی — ہٹلر کی گرفتوں سے چُھڑا جان مسایا
بالوں میں رہا ناچ نہ ہالوں میں تھرکنا — اِس جنگِ سیہ کار نے وہ ناچ نچایا
پر جانے بھی مندر میں کلیسا میں حرم میں — اللہ سے ہے بہرِ دُعا ہاتھ اُٹھایا
اللہ کی ہے شان کا بیدل یہ کرشمہ — ہٹلر کی قیامت نے خُدا یاد دلایا

۱۹۴۲ء

(۵) گورنمنٹ کی کرسمس کارڈس کی فروختگی برائے امدادِ جنگ

ہوئی ہیں جنگ کے باعث خرابیاں کیا کیا — اِدھر یہ صورتِ نازک اُدھر زمانہ ہارڈ[1]
ہوا زمیں سے بے دخل لینڈ لارڈ یہاں — وہاں ہے زیرِ زمیں بم کی مار سے ہر لارڈ[2]
بھلا رعیتِ بیکس کا ہو محافظ کون — پھنسا ہے آپ ہی خطرات میں ہمارا گارڈ[3]
لگائے جاتے ہیں ہر دم نئے نئے چندے — یہ بھیک مانگتے پھرتے ہیں ٹامس و برنارڈ
یہ ڈر ہے چرچ کا گھنٹہ کہیں نہ ہو نیلام — کہ ... ہے فروخت ہوا ہدیۂ کرسمس کارڈ

۱۹۴۲ء

(۶) حملۂ افواج جاپان و خلائے سنگاپور از برطانیہ

کر دیا ہے بپا جزیرے میں — آج جاپانیوں نے شورِ نشور
جلوۂ فوج کی نہ لا کر تاب — کثرتِ بم سے جل اُٹھا یہ طور
آب و دانہ کی پھر کمی کے سبب — فوجِ محصور ہو گئی مجبور
بھاگ کر جان کچھ بچا لائے — کچھ جزیرے کو کر سکے نہ عبور
خُوب آئین ہے ہمّا کا — جنگ کا ہے بہت بُرا دستور
ہے ستمگر جواب دِہ بیشک — اپنے اعمال کا خُدا کے حضور

Marfat.com

ہوں گے مغرور ایک دِن عاجز — نیست ہو جائے گا تمام غرُور
جِس کو چاہے وُہ سربلند کرے — کچھ نرالی ہے شانِ ربِّ غفُور
سالِ تاریخ ہے یہی بیدلؔ — چلا قبضے سے آہ سنگاپُور

۱۳ ۶۱ ھ

(۷) اِٹلی کی جنگ سے علیحدگی

یہ غزل سے اب مسی لینی کے ہے عقدہ کھلا — جنگ کی سختی سے آکر تنگ یہ کھینچا ہے ہاتھ
اپنی اپنی فکر بیدلؔ ہر کسی کو ہے پڑی — کیا ہوا اٹلی نے چھوڑا ایک بیک ہٹلر کا ساتھ

۱۹ ۴۲ ء

(۸) فتح مانڈلے

لڑائی کا پانسہ پلٹنے لگا ہے — جو کچھ کھو چکے تھے وُہ پھر پالیا ہے
خُدا نے یہ دِن پھر دکھایا ہے بیدلؔ — کہ ... برٹش نے پھر مانڈلے جالیا ہے

۱۳ ھ ۶۴

(۹) شہر ہرشیما پر امریکین کا ایٹم بم مارنا

امریکہ نے شہر بھر کا صفایا کر دیا — جان لاکھوں بے گنہ لی ہیں یہ ڈھایا ہے ستم
عورتیں، بچے، جواں، بوڑھے سبھی رخصت ہوئے — کون باقی ہے کرے جو آج اِن کا رنج و غم
کب روا ہے جنگ میں مخلوق کا یوں قتلِ عام — پائیں گے اللہ سے اِس کا بدل یہ بیش و کم
ڈال دی جاپانیوں نے دفعتاً بیدلؔ سپر — زہرِ قاتل جنگ میں تھا آج ہرشیما کا بم

۱۹۴۵ ء

(۱۰) جنگِ عظیم دوئم میں ہٹلر کی شکست

یہ کیوں مُفت میں روس سے جا بھڑا — بلا وجہ سر لی پرائی شکست
مٹی سلطنت جرمنی کی تمام — حکومت پر ادبار لائی شکست
کِسی کو کبھی ظُلم پھلتا نہیں — سزا اپنی کرنی کی پائی شکست
نہ امکان تھا ہار کا مطلقاً — خُدا کی طرف سے یہ آئی شکست
نتیجہ کا بیدلؔ یہی سال ہے — بہر طور ہٹلر نے کھائی شکست

۱۹ ۴۵ ء

Marfat.com

(۱) کنٹرول براشیاءِ خوردنی

اللہ رے گرانی، افلاس ہے مسلط — اِس وسعتِ جہاں میں پہلی ہے تنگدستی
کُملا گئے ہیں چہرے اب گلرخوں کے یکسر — فاقوں نے مار ڈالا ہے مفلسی پرستی
گھُن کی طرح لگے ہیں زردار بے نروں کو — دُنیا میں بے زری ہے سیٹھوں میں زر پرستی
ہر چیز اب یہاں پر کمیاب ہو چلی ہے — سب خاک میں ملی ہے گھر بھر کی گھر گھرستی
ہے قابلِ تاسف رفتارِ سلطنت بھی — مارِ سیاہ بن کر، پرجا کو ہے یہ ڈستی
بہ انتظامِ اشیا بیدل ڈھکوسلا ہے — ہاں کنٹرول بیشک اعلانِ فاقہ مستی

۱۹ ۴۲ ء

(۲) مٹی کے تیل کی کمیابی

اللہ رے سفر بھی نمونہ سقر کا ہے — پیسنجروں کو ملتے نہیں میل کے ٹکٹ
فوجوں کی زیادتی سے رکاوٹ یہ پڑ گئی — دِن رات بند رہنے لگے ریل کے ٹکٹ
برعکس اِس کے ایسے یہ پوری کمی ہوئی — بیدل ... لگے ہیں بٹنے یہاں تیل کے ٹکٹ

۱۹۴۳ ء

(۳) مٹی کا تیل غائب

مچ گیا ہے اندھیر چار طرف — ہے ہر اِک شے میں میل مٹی کا
دُھول آنکھوں میں ڈال رکھی ہے — سر چڑھایا پھلیل مٹی کا
الاماں کس قدر ہے کمیابی — آج غائب ہے تیل مٹی کا

۱۹۴۳ ء

(۴) پیسہ کی کمیابی تانبا اور دھاتوں کی کمی سے

ناک میں خلقت کا دم ہے آہ اس کا کیا علاج — کاغذوں کی ہیں چٹیں بازار میں پیسہ نہیں
دفن بنیوں نے کیا تانبا۔ نکل کو کیا ہوا — رُک گئے سب کام کاروبار میں پیسہ نہیں
مر گئی افلاس سے بیدل رعیت شاہ کی
اب ٹکا گھر میں نہیں بازار میں پیسہ نہیں

۱۳ ۵ ۶۲

Marfat.com

(۵) نمک ندارد ہو جانا

بُری طرح سے رعیت کی ہے عذاب میں جان — ہے کنٹرول سوا کال سے قیامت خیز
شکر کو۔ تیل کو۔ غلّہ کو رو رہے تھے ابھی — ہوا نمک بھی ندارد ہے بھاؤ مرچ کا تیز
کوئی بھی چیز ٹھکانے کی مل نہیں سکتی — جو گھی بلائے ملتا ہے ڈالڈا آمیز
ہے کل جہاں غرض ظلم پر کمربستہ — ہر ایک حال زمانہ کی ہے ستم انگیز
کرے گا منزلِ سوراج طے بھلا کیونکر — قدم قدم پہ جو کھاتا ہے ٹھوکریں شبدیز
اِسے سوار ہے درکار کوئی چابک دست — ہے ہوم رول کے مرکب کو حاجتِ مہمیز

خُدا کی شان ہے بیدل یہ حق پرستی ہے
نمک حرام حکومت میں ہے نمک سے گریز

۱۳۶۵ھ

(۶) دیا سلائی کا قحط

رہی آج میچز نہ بازار میں — لُٹا سیگرٹ بیڑیوں کا سہاگ
ہوا و ہوس کا ہر اِک ہے شکار — الگ سب کی ڈھینی الگ سب کا راگ
مروّت نگاہوں میں مفقود ہے — یہاں ایک سے دوسرے کو ہے لاگ
رعیّت بھلا خاک کچھ پا سکے — مُسلط ہے اب گنج قاروں پہ ناگ

یہاں کال بیدل ہے ہر چیز کا
لگی خود بخود آگ ڈبی کو آگ

(۷) کمبخت پوسٹ کارڈ

عوض دو کے اب خرچ چھ کیجئے — لفافہ کجا اور کجا پوسٹ کارڈ
حکومت میں بیدل مچا ہے اندھیر — کہ... بے طرح نایاب ہوا پوسٹ کارڈ

۱۹۴۷ء

Marfat.com

(۸) شکر میں بلیک مارکٹنگ

شکر سے اُٹھا لی گئیں بندشیں — کھُلی بکریاں ہیں بڑے زور کی
ڈبل سے بھی زائد ہوئیں قیمتیں — بن آئی ہے بازار میں چور کی
ہوئی تلخئ دھر بیدلِ فزوں — شکر بھی گئی ہے شکر خور کی

۱۹۴۸ء

(۹) پاکستان میں پان کا قحط

کیوں دماغ اُونچا نہ ہو لیڈیز کا — بڑھ گئی کچھ اور لپ اِسٹک کی شان
ہیں پریشاں حال پر کُل بیگمات — سُرخروئی کی گئی سب آن بان
کر دیا گُپ چُپ طلب نے پان کی — اینٹھنے لگتی ہے بن اِس کے زبان
ہے رعیّت تختۂ مشقِ ستم — اِس گرانی سے پڑی آفت میں جان
ٹیکسوں پر کر رہے ہیں کشمکش — ہر دو پاکستان اور ہندوستان
مصرعِ تاریخ یہ بیدل لکھو
آہ اَب بازار سے غایب ہے پان

۱۹۴۸ء

قطعاتِ تاریخ بر تصانیف

(۱) "شاہ و گدا" از نتیجۂ فکر مسٹر محمد حامد ساقی بی۔ اے۔ تھیلدار راٹپوی

رنگ لائی ہے طبعِ ساقی
کیا رسائی ہے کیا بلند ہے فکر
اِس کی تصنیف کی یہ ہے تاریخ
یہ لکھا ہے رسُولِ پاکؐ کا ذکر

۱۹۴۶ء

Marfat.com

(۲) "کتابِ شکار" مصنفہ کرنل صاحبزادے عبدالرحمان خاں برادر ہز ہائنس ٹونک

لکھی عبدِ رحمان خاں نے کتاب — اچھوتے مضامیں نئی شان کی
شکاری کے ہیں کارناموں کا ذکر — کہانی ہے دشت و بیابان کی
دکھائے ہیں جوہر بٹا دیق کے — شرح کی ہے اقسامِ حیوان کی
دھواں دھار تفصیل بارود کی — گرج پھر ہے شیرِ نیستان کی
پرندوں کے پر تک یہاں جل اٹھے — رسائی نہیں عقلِ انسان کی
یہاں جان کر جان کا کھیل ہے — ذرا قدر و قیمت نہیں جان کی
نشانہ لگا یا خطا ہو گیا — قضا اپنے بس کی نہ امکان کی
الٰہی یہ مقبول تصنیف ہو — بڑی عمر ہو خانِ ذیشان کی
لکھا سالِ ترتیب بیدل نے یہ — کتابِ شکار عبدِ رحمان کی

(۳) برتالیف "انشائے داغ" مرتبہ شاعرِ شیریں سخن حضرت احسن مارہروی

حضرتِ داغ کے خطوط ہیں یہ — کچھ نیا رنگ ہے عبارت کا
یہ زبان دانیٔ فصیح الملک — ہے جہاں معترف بلاغت کا
خوب سے خوب بندشِ الفاظ — واہ کیا لطف ہے سلاست کا
آب فلک پر دماغِ اردو ہے — کیا ٹھکانہ ہے اس کی رفعت کا
مرحبا جانفشانیٔ احسن — حق ادا کر دیا رفاقت کا
میرے استاد کو خدا بخشے — مستحق ہے یہ حق کی رحمت کا

طبع کا سال یہ لکھو بیدل
ہے کھلا دفتر آب فصاحت کا

۱۳۵۸ھ

Marfat.com

(۴) برتصنیف "تاریخ کلامِ پاک" مصنفہ قاضی عبدالصمد صارم فاضل جامعۂ ازہر اڈیشنل مولوی اورنٹیل کالج لاہور

عبدالصمد کو اس کی خدا دے جزائے خیر — وردِ زبان خلق ہے نامِ خُدائے پاک
روحِ محمدِ عربی پر درود ہو — پہنچا وحی سے جس کو پیامِ خُدائے پاک
فرقان ایک مظہرِ کل کائنات ہے — اللہ رے اہتمامِ نظامِ خُدائے پاک
تصنیفِ لاجواب کا بیدل یہ سال ہے — دی شرح ہے نزولِ کلامِ خُدائے پاک

(۵) برتصنیفِ کتاب "شکار" از اخوئی محترم الحاج قاضی محمد نسیم صاحب پنشنر ایس ڈی او تعمیرات

جنابِ اخوی محمد نسیم صاحب نے — لکھے شکار کے سب تجربات ہیں نایاب
یہ شغلِ صید سزاوارِ مردِ میداں ہے — اِدھر بدن کی ریاضت اُدھر حصولِ ثواب
شکار کے لئے لازم ہے صبر و استقلال — کہ جلد بازی و عجلت کا ہے مآل خراب
ہنر کو اس میں فضیلت ہے زورِ بازو پر — جو یہ نہیں ہے تو کودن ہے رستم و سہراب
قضا مگر قدر انداز کے نہیں بس کی — جلا جلا کے کلیجہ کرے ہزار کباب
نشانچی کو لگانا نہ چاہیئے بے جوڑ — کہ پائے فیل کی گدی میں بس ہے ایک گراب
غلط پڑے نہ نشانہ بہ ضرورِی ہے — رکھے نگاہ میں بندوق کی ہمیشہ ذباب
ہر ایک بات کی تشریح اس کتاب میں ہے — کوئی سوال ہو موزوں ملے گا اُس کا جواب
خزاں کے ساتھ بہارِ شکار آتی ہے — کہ اس میں رہتے ہیں صحرا نورد پا بہ رکاب
ہے دزدِ صید کو گمراہ کن شبِ تاریک — نشست کیلئے گردی کی ہے شبِ ماہتاب
کبھی نہ کھیت سے لوٹیں گے جانور ہرگز — محیط چرخ پہ جب تک نہ ہوگا دورِ شہاب
مچان باندھنے کی بھی بتائی ہے ترکیب — پلنگ و شیر کے گاروں کا ہے علیحدہ باب
یقین کیجئے ہے کچھ درند کی آمد — اُڑے جو پاس سے گارے کے شور کر کے غراب

Marfat.com

دِئے برائے تحفظ تمام اجزا بھی
کیا طریقِ دباغت کو درج بہرِ ثواب

جُدا جُدا ہیں بنا دیق کے دئے اقسام
الگ الگ سبھی باردد کا وزن وحساب

بلا کی اِس کے مصنّف کی دُوررس ہے نگاہ
مجال کیا ہے ملائے نظر چشمِ عقاب

برات صید سجائی ہے شاخِ آہو پر
یہاں ہے تیرِ قضا میں لگا پرِ سُرخاب

بیان شیر ببر سے ہے سُون کُتّے تک
بچا نہ کوئی چرند و پرند بھی کمیاب

ہرن شکار کی زد سے ہیں چوکڑی بھولے
فریبِ آب میں ڈالے ہوئے ہے شکلِ سراب

کلنگ زیرِ فلک ڈگمگائے جاتے ہیں
ہے مرغِ آب کا غوطہ زنی سے زہرہ آب

یہ سالِ طبع ہے خوب اِس کتاب کا بیدل
شکار کیلئے ہے واقعیٔ مُفید کتاب

۱۳ ۶۰

(۶) بر دیوان "سوز و گداز" مصنفہ خان بہادر حافظ ولایت اللہ سابق ڈپٹی کمشنر مرحوم

ملا ہے حضرتِ حافظ کا نسخۂ دیوان
بڑی عنایتِ بندہ نواز ہے یہ بھی

بھلا چکے تھے مجھے یاد پھر سے کر ہی لیا
نیاز مند سے اِک طرفہ ناز ہے یہ بھی

میں اُن کے حضرتِ سائل کا ہوں برادرِ تاش
ضرور اِس کشش دِل کا راز ہے یہ بھی

اگرچہ تارِ تخیّل تمام ٹوٹ گیا
سخن کی محفلِ رنگیں کا ساز ہے یہ بھی

جلا بھنا دلِ بیدل ازل کے دِن سے ہے
کہ... خاص نسبتِ سوز و گداز ہے یہ بھی

۱۳ ۶۱

(۷) بر تالیف تعزیراتِ پاکستان از مرزا امیر بیگ صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس

کس لئے قانون کے پتلے نہ ہوں مرزا امیر
زندگانی جن کی تفتیشِ جرائم میں کٹی

تھے پولیس ٹریننگ کالج کے معلّم مدّتوں
اور سونے پر سہاگہ تھا یہ فرضِ منصبی

شوقِ تصنیفات میں ہر بات کی تھی چھان بین
یوں نظر تحقیق کی ہر ایک نکتہ پر رہی

اب کمر بستہ ہیں مُلکِ پاک کی خدمت میں یہ
حق تعالےٰ عمر دے اِن کو صد و سال کی

بیدلِ خستہ سنِ تاریخ اِس کا فی البدیہہ
کہدو... مرزا جی کی تعزیراتِ پاکستان چھپی

۱۹ ء ۵۱

Marfat.com

(۸) برتصنیف "دیوان خندۂ گُل" از سُلطان ایمن صاحب بدایونی

مرحبا گل فشانیٔ ایمن — گُلستاں بن گیا کلام یہ گُل
بند بندش پر ہے لبِ طوطی — حُسنِ خُوبی پر ہے فدا بُلبُل
کیوں نہ بیدل کا باغ باغ ہو دِل — کہ.... جو اشعار بھی ہیں خندۂ گُل

۱۳۷۲ھ

متعلقہ دعوتِ احباب

(۱) خانصاحب خواجہ لطیف احمد صاحب بی اے ڈویژنل انسپکٹر مدارس کے دعوتی رقعہ کا جواب

کیا لُطف آئے دعوتِ احباب کا مجھے — کمزور دانت پڑ گئے معدہ ضعیف ہے
پُرسانیٔ لطیف سے بریاں ہوا ہے دِل — اِس عُمر میں طعامِ مُرغن حریف ہے
کیا اب کباب کھائیں کلیجہ کباب ہے — کس بَل کہاں ہے جسم میں زار و نحیف ہے
دلیہ سے دِل لگا ہے ہوس کیا پلاؤ کی — اپنی یہی متاعِ ربیع و خریف ہے
کم خور جان کر مجھے بیدل کیا شریک — سچ ہے کہ... لطفِ دعوتِ خواجہ لطیف ہے

۱۳۵۸ھ

(۲) ڈنر از بیدل خستہ

ڈنر ٹیبل کی نشست کے کارڈس :- ایک جانب اسمائے گرامی اور دوسری جانب مہمانوں کے مناسب اشعار

۱- ایک انصاری کی پشتِ کارڈ پر :- عرب پُرانا دیس ہے میرا + نال گڑا پردیس ہے میرا + یہ بھی وطن ہے وہ بھی وطن ہے
چت بھی میری پٹ بھی میری

۱۳۵۹ھ

۲- ایک بدپرہیز اکزکٹو انجینئر صاحب :- اُبلی بھاجی مکھن کھاؤں + دعوت میں ترمال اُڑاؤں + وہ بھی ٹھن ہے یہ بھی غبن ہے
چت بھی میری پٹ بھی میری

۱۳۵۹ھ

Marfat.com

۳۔ ایک ڈسٹرکٹ اِکسائز آفیسر:۔ غیر بنائے سزا دلاؤں + اپنے گھر ڈسٹلر بناؤں + کھُلی دُکان ہے، پرا ہی بی شن ہے

چت بھی میری پٹ بھی میری ۵۹ ھ ۱۳

۴۔ ایک میڈیکل آفیسر گورنمنٹ ہاس پٹل:۔ مرجائے اللہ پہ ٹالوں + بچ جائے تو فیس بھنالوں + اُس کی مرن ہے میرا فن ہے

چت بھی میری پٹ بھی میری ۵۹ ھ ۱۳

۵۔ ایک ضلع انسپکٹر تعلیمات:۔ اُردو کا پرچار کروں ہوں + ہندی کے بھی گوڑ پڑوں ہوں + اِس کی لگن ہے اِس کا چلن ہے

چت بھی میری پٹ بھی میری ۵۹ ھ ۱۳

۶۔ ایک ٹیچر گورنمنٹ ہائی اسکول:۔ فیس بھنانا فرض ہے میرا + باپ پر اُس کے قرض ہے میرا + فیل ہو لڑکا کُند ذہن ہے

چت بھی میری پٹ بھی میری ۵۹ ھ ۱۳

۷۔ ایک شکاری پولیس صدر انسپکٹر:۔ جنگل جنگل چھان ہے مارا + بچا نہ کوئی ہرن چکارا + کچھ نہ ملا تو دال مٹن ہے

چت بھی میری پٹ بھی میری ۵۹ ھ ۱۳

۸۔ ایک سب رجسٹرار صاحب:۔ رجسٹریشن جال ہے سارا + موت بنا ہے سب کو مارا + اِس کا گلہ ہے اُس کی رسن ہے

چت بھی میری پٹ بھی میری ۵۹ ھ ۱۳

۹۔ بیدلِ خستہ بحیثیت میزبان:۔ دعوتِ بیدل دل کی ضیافت + سخن سخن میں اُس کے سلافت + عیسوی غایب ہجری سن ہے

چت بھی میری پٹ بھی میری ۵۹ ھ ۱۳

(۳) ایک کرم فرما کے دعوتی رقعہ کا جواب

کرم ہے کیا آپ نے آج مدعو
مجھے حاضر ہونے میں کیوں ہو توقف

مرغن غذائیں کہاں میرے بس کی
یہ ڈر ہے نہ ہو بعد میں کچھ تاسف

بڑھاپے سے بیدل ہے کمزور معدہ
کجا میں کجا دعوتِ پُر تکلف

۱۳ ھ ۶۰

Marfat.com

(۴) دعوت کے اثراتِ مابعد

مرغّن غذائیں جو کیں زہرمار — گرانی کے باعث بُری گت ہُوئی
بدلتے رہے کروٹیں رات بھر — نہایت مکدّر طبیعت ہُوئی
ضیافت کا تھا سب یہ بیدل فتور — بلاشک یہ دعوت عداوت ہُوئی

(۵) ایک کرمفرما کا نمازِ جمعہ میں وعدۂ شرکتِ دعوت فرماکر غیر حاضر ہوجانا ۱۳۶۱ھ

گئی بیکار سب میری گذارش پیشِ انصاری — بھلا شیطان کیوں غالب نہ ہو لاحول کو بھولے
دیا تھا اذنِ دعوت اِن کو بیدل میں نے مسجد میں — خُدا کے گھر میں یہ اقرار کر کے قول کو بھولے

۱۳۶۱ھ

(۶) مُفت خوروں کی مداراتِ بیجا

عادت ہے مُفت خوری کی جن کو پڑی ہوئی — رہتی ہے اُن کو لقمۂ تر کی اُدھیڑ بُن
ہے مار دوستوں کو پڑی کنٹرول کی — اُس پر اناج میں یہ لگا ہے مزید گھُن
اِنسان میزبان بھلا مہمان سے — کھانے کی ہو نہ، پر ہو کھلانے کی اُسکو دُھن
بیجا روش کا جن کو نہ احساس ہو کبھی — ایسوں کو مُنہ لگا نہ کبھی اُن کی بات سُن
بیدل ہے بوالہوس کی مدارات بھی فضول — تُم نے گدھے کو کھیت کھلائے کہاں کا پُن

۱۳۶۲ھ

تحفۂ حسنا

۱۔ مُکرمی محترمی حضرت فضا برانڈے بٹھانے کے لئے کُرک مُرغی عنایت کرنا

کرم دیکھے کوئی حضرت فضا کا — عنایت کی عجب ناشاد مُرغی
ممد ہے برتھ کے کنٹرول کی یہ — نئی فیشن کی ہے آزاد مُرغی
یکے بعد دیگرے انڈے کئے ہضم — بڑے اُستاد کی اُستاد مُرغی
بظاہر ہے کُرک لیکن ہے چالاک — بڑی ظالم بڑی جلّاد مُرغی
فضا کے شکریہ کی ہے یہ تاریخ — کہ .... بھیجی ہدیہ بے اولاد مُرغی

۱۳۵۸ھ

Marfat.com

(۲) خانصاحب خواجہ لطیف احمد جریج کا پیاسنگ

ہدیۂ لُطفِ لطیف احمد جریج — تحفۂ سنگ ایک عالی ظرفِ یار
کاسۂ خاصانِ ربّ العرش ہے — کرتے ہیں اِفطار اِس میں روزہ دار
ظرف کو اس کے دُہ پا سکتا نہیں — جامِ جم ہے اِس کے آگے شرمسار
پارۂ سنگِ درِ محبوب ہے — کیوں نہ ہو صدقے جبینِ انکسار
ہو نہ کوہِ طور کا ٹکڑا یہ سنگ — جلوۂ حق کا نہ ہوا اِس میں شرار
تیشۂ فرہاد کا توڑا ہُوا — حُسنِ شیریں کا نہ ہوا آئینہ دار

جو بھی کچھ ہے مجھ کو بیدل ہے عزیز
دوست کی بیشک نرالی یادگار

(۳) مسٹر محمد نعمان انصاری اسسٹنٹ انجینئر تعمیرات کے رمضان المبارک میں بھٹے بھیجنے پر ۱۳۵۹ھ

واہ کیا بات حضرتِ نعمان — مجھ کو بھیجا جوار کا بھٹا
درِ دندانِ یار ہر دانہ — گوہرِ آبدار کا بھٹا
راستی سے ہے سرو شرمندہ — رشک ہے قدِّ یار کا بھٹا
دانے دانے سے صبر کی تلقین — شغل ہے بار بار کا بھٹا
کس قدر ہیں ملے جُلے دانے — درس ہے استوار کا بھٹا
بے طرح زود ہضم قبض کُشا — ہے معاون ڈکار کا بھٹا
جوئے شیر اِس سے ہوگا کیوں نہ رواں — خُلد کے کشتِ زار کا بھٹا
کوہکن بھول جائے شیریں کو — کھا کے میٹھی جوار کا بھٹا
مطلقاً پا سکے نہ بھٹا چور — تھا بڑے ہوشیار کا بھٹا

Marfat.com

آشنا ہوشِ گوش سے نہ ہوا　　گیدڑوں کی پکار کا بھٹا
رہتے ہیں اِس سے دُور چمگادر　　ہے یہ میر شکار کا بھٹا
بن گیا بیدلِ حزیں کے لئے　　لذّتِ خوشگوار کا بھٹا

کیوں نہ ہو یہ شمولِ افطاری
تحفہ ہے روزہ دار کا بھٹا

۱۳۶۰ھ

(۴) سِل بٹّہ

قابلِ رشک کارنامۂ سِل　　پیس کر رکھ دیا دلِ مضطر
اُن کی سِل میری سِل نہ ہو جائے　　خُون ہو ہو کے بہہ نہ جائے جگر
مُفت بیدل نہ بدگمانی ہو　　ساتھ صد شکریہ کے واپس کر
چرخ کے ظلم ناروا کی قسم　　دِل مصائب کا ہو گیا خُوگر
ایک عالم کو ہے کمال سے بیر　　ہے زمانہ عدوئے اہلِ ہنر
جو کسی کے مٹائے مٹ نہ سکیں　　کھینچ ایسے نقوش پتّھر پر

سال نِکلا ہے بے بہا بیدل
تحفۂ سنگ دِل ہے سِل پتّھر

۱۳۶۹ - ۸ = ۱۳۶۱ھ

(۵) خان بہادر الحاج عبداللطیف خاں سشن جج کی روہو مچھلی کا تحفہ

مرحبا دریا دلی حاجی عبداللطیف　　شکریہ کرنا نہ اِس کا سخت لاپرواہی ہے
تحفتاً ارسال فرمائی روہو مچھلی مجھے　　اِس پر اس داد و دہش کی داد مجھ سے چاہی ہے
یہ کرم کیونکر اُٹھے بیدل کے جسمِ زار سے　　بارِ دُنیا کا اُٹھائے گرچہ پشتِ ماہی ہے

Marfat.com

بندشِ ذبح سے مستثنیٰ کیا اللہ نے
ماہیت پاکیزگی کی اس کی لامتناہی ہے

حضرتِ یونسؑ رہے اس کے شکم میں پُر امن
بالیقین پیغمبرِ حق کی یہ منزل گاہی ہے

ہے نصب ماہی مراتب میں شہنشاہوں کے بھی
اس کی رفعت سے نمایاں حشمتِ شہنشاہی ہے

آب میں نعمت ہے خلق اللہ کو اس کا وجود
خوانِ شاہی پر یہ مرغوبِ غذائے شاہی ہے

اِس کی آمد موجبِ برکت ہے بیدلؔ دراصل
خاندانِ ماہیٔ یونس سے بیشک ماہی ہے

(۶) محترمی خواجہ محمد حسین آئی پی کا بزمانۂ رخصت کشمیر سے سیگریٹ کیس بھیجنا

مجھ کو آیا ہے تحفۂ خواجہ
واہ کیا خوش نما ہے سیگریٹ کیس

ہے مزیّن نقوشِ اُلفت سے
واقعی بے بہا ہے سیگریٹ کیس

تختۂ زعفران ہے پھولا
کیسری رنگ کا ہے سیگریٹ کیس

خُلدِ کشمیر کی ہے یہ سوغات
قابلِ مرحبا ہے سیگریٹ کیس

گرم رکھتا ہے صحبتِ احباب
دلکش و دِل رُبا ہے سیگریٹ کیس

پی کے سگرٹ سکونِ قلب ہوا
دردِ دِل کی دوا ہے سیگریٹ کیس

چاہتا جی ہے پاس رکھے مدام
کیا سراپا وفا ہے سیگریٹ کیس

اِس کی قیمت ہے وقتِ مجروحیں
جنگ کا آسرا ہے سیگریٹ کیس

ہے کرم روز روز بیدلؔ پر
آج عنایت کیا ہے سیگریٹ کیس

۶۱ ۵ ۱۳

Marfat.com

(۷) برخوردار سلمہٗ کا عطیہ بیدل خستہ کو

چار سالہ نوکری میں تم نے بھیجے بیس نوٹ — اِس رقم کا ہو گیا دشوار تخمینا ہمیں
قسطِ نا معلوم کی میعاد ہے اِتنی طویل — دوسری کے واسطے برسوں پڑا جینا ہمیں
سوئے ہضمی سے ضعیفی میں نہ ہو برہم مزاج — ہے رقم معقول مل جائے گا یودینا ہمیں
اَب کہاں جانِ پدر باقی رہا وہ شوق ذوق — واقعی اِس راج میں کھدر ہے پشمینا ہمیں
خیر و برکت حق کمائی میں کرے بیدل نصیب
باپ کی شفقت کا دو پائی ہے روزینا ہمیں

۶۳ ھ ۱۳

(۸) قاضی عبدالحق صاحب تحصیلدار بارہ بنکی فرستادہ لکھنؤ کی حلیم

تحفۂ لکھنؤ ہے لاثانی — واہ ہر چیز کھپ گئی دِل میں
تجھ کو واجب ہے شکریہ بیدل — تحفۂ حق ہے خوب چھ چلیمیں

۱۳ ھ ۶۵

(۹) قاضی عبدالحق کا مرسلہ خمیرہ تمباکو

دِلوں کو موہ لیتے ہیں بہر طور — یہ ہے اُلفت پرستوں کا وطیرہ
دلِ بیدل دیا ہر کش نے گرما — بجا بھیجا ہے تمباکو خمیرہ

۱۳ ھ ۶۶

(۱۰) لکھنوی خربوزے

لکھنؤ کے ننھے مُنّے چٹے چٹے زرد زرد
ہیں یہ شیرینی میں گویا قند کے کوزے مجھے
لب کشائی کے لئے مانع ہے اَب بیدل مٹھاس
مرحبا اچھے یہ بھیجے حق نے خربوزے مجھے

۱۳ ھ ۶۶

Marfat.com

(۱۱) برخوردار خورشید علی صدیقی سلمہٗ کا پھلوں کا پٹارا از راولپنڈی

کیوں نہ ہو بیچین پنڈی کیلئے بیدلؔ کا دِل
ہے تقاضائے محبت جلد تر لے چل مجھے

اوّل اوّل تھا نہ موسم میں یہاں کے اعتدال
آسماں سے گھورتے اکثر رہے بادل مجھے

کچھ دنوں کے بعد میرا گھر جزیرہ بن گیا
ہر طرف سے بے طرح گھیرے ہے جل تھل مجھے

ہو چکی رخصت مری جولانی مطبع یہاں
ضعفِ پیری سے نظر آتے ہیں اعضا شل مجھے

بھیج کر میوہ رگوں میں خون پھر دوڑا دیا
اب ستائیں گے کبھی مچھّر کبھی کھٹمل مجھے

آہی نکلوں گا کسی دِن ہو طبیعت پُرسکوں
ہے تعیّن وقت کا اِک وعدۂ مہمل مجھے

سیب ہیں، انگور ہیں، انار ہیں اور ناکہ ہیں
کتنے کچھ بھیجے میاں خورشید نے لو پھل مجھے

۱۹۵۰ء

(۱۲) آم کی چٹنی از عبدالحق صاحب

مجھے آم کی آئی ہے بہر تناسے
بھُنی دال کے ساتھ کھانے کی چٹنی

بڑی چٹپٹی ہے یہ جی چاہتا ہے
کہ .. چٹ ہی کریں سمدھیانے کی چٹنی

۱۳ھ ۷۱

کلب اور سینما

(۱) سینما اور خواتین ملّت

پکچرس کے فدائی جوانانِ قوم ہیں
پیدا ہے خلفشار نیا دین کے لئے

کیوں کارکردگی کے لئے دربدر پھریں
مرکز یہ مستقل ہے شیاطین کے لئے

بیدلؔ خدا پناہ میں سب کو رکھے مدام
ہے سینما وبال خواتین کے لئے

۱۳ھ ۶۲

Marfat.com

(۲) بر داخلۂ یورپین کلب

عجب کچھ پالسی اغیار کی ہے — مصیبت ڈال دی فیشن سکھا کے
کلب کی دُم لگی یاروں کے پیچھے — گنواں دیجے یہاں لاکر کما کے
غضب کی بے تکی رفتار سیکھی — لگے اُڑنے مخالف رُخ ہوا کے
غرورِ حُسن بھی ہے چشمِ بددور — نکالے پاؤں ہیں کس کس بلا کے
اُخوت کی جگہ نخوت نے لے لی — سبق اچھا پڑھا سب کچھ بھلا کے
محض اَب عقل پر پردے پڑے ہیں — گئے وہ دن جو پتلے تھے حیا کے
کہاں ممکن کسی دِن چُوک جائیں — نہ دیکھیں رات کو شو سینما کے
نہ سیکھا مرد بن کر طرزِ کچنر — مگر کمزن بنے مونچھیں منڈا کے
خُدائی سے خبر رکھئے خدارا — جو کچھ کیجے خُدا سے ڈر ڈرا کے
محبت کی نہ بازی ہار جانا — برج کے کھیل کی بازی لگا کے
نہ کر دیں آپ کو مدہوش اغیار — کہیں دو ڈوز وہسکی کے پلا کے
غلامی کی ہیں زنجیریں گراں بار — نہ جکڑیں اور اِس پھندے میں آ کے
رہے پیشِ نظر اسلاف کا طرز — پھریں گے دِن کسی دِن انڈیا کے

وگرنہ سچ یہ ہے ناعوذ باللہ
کلب پا کر ہوئے بیٹے خُدا کے

۱۹۴۳ء

(۳) سینما سے گریز چاہیئے

سنیما جا کے نہ لو مول کبھی بربادی — نہیں اسلام میں ہرگز یہ روا آزادی
مکتبِ دین کا سب درس بھلایا تم نے — یاد تم کو نہ رہا قاعدۂ بغدادی

۱۹۴۳ء

Marfat.com

(۴) دورانِ جنگ میں مُسلم لیڈیز کا کینٹینوں میں آنریری خدمات کرنا

اللہ رے یہ کفر کی ہیں چیرہ دستیاں — پردہ بھی چاک چاک ہے دینِ متین کا
سب آبرو گنوا کے یہاں تک دلیر ہے — پانی بھی ڈھل گیا مگر شرمگین کا
بیدلؔ ہماری غیرتِ قومی فنا ہوئی
خبط آہ بیگموں کو بھی ہے کین ٹین کا

۱۳ ۶۴

(۵) نونہالانِ وطن سے گذارش

سنبھلئے نونہالانِ وطن اَب — زمانہ کے بہت تیور کڑے ہیں
پُرانی وضع سے کیوں ہے تنفّر — نئے فیشن میں کیا موتی جڑے ہیں
خُدا سے منحرف ہیں اہلِ مغرب — غضب کفرانِ نعمت پر اَڑے ہیں
اثر حق بات کا اِن پر نہیں کچھ — یہ جنٹلمین سب چکنے گھڑے ہیں
محض فاسد ہیں اِن کے سب خیالات — یہ کل اقوالِ رندانہ سڑے ہیں
ہوئے ہیں طمعِ دولت سے اَندھے — سدا یہ زرگری جنگیں لڑے ہیں
نہ کچھ ہمدردیٔ خلقِ خُدا ہے — مزاجوں کے نہایت کھُردرے ہیں
اُٹھا آداب اِن کی محفلوں سے — برابر ایک سب چھوٹے بڑے ہیں
لگاؤ کیوں ہے یہ مغرب سے تم کو — تمہارے نال کب اُس میں گڑے ہیں
لگا کر دِل سُنو بیدلؔ کی ورنہ
تمہاری عقل پر پتھر پڑے ہیں

۱۹ ء ۴۴

Marfat.com

کھیل کُود

(۱) جسٹس پولک اور نُورُاللطیف خاں کی ٹیم کا کرکٹ میچ

زین سے شہسوار گرتا ہے — طفل ہے دَوڑ دُھوپ سے عاری
کیجئے ہار پر نہ کچھ افسوس — یہ بھی ہے ایک شغلِ بیکاری
کھیل بہتر ہے نوجوانی کا — ہے بڑھاپے میں سخت ناچاری
اِس طرف ہندیوں کی سادہ دِلی — اُس طرف یورپین عیاری
تھے کھلاڑی وہاں سبھی کامِل — اور یہاں مردمانِ بیگاری
اُس میں شامِل تھے حضرتِ پولک — تھا یہاں پُول ٹیم میں ساری
پھر ضعیفی میں یہ عطائے خُدا — جسم ہلکا ہے پیٹ ہے بھاری
کِس لئے پھر نہ ہوں بھلا رَن آؤٹ — بھاگنے میں خیالِ خودداری
ہوگئے جلد جلد سب آؤٹ — واہ بولرس کی تھی ہوشیاری
پھر سے لیجئے گا آج کا بدلہ — اِس سے بڑھ کر ہو اَب کے تیاری
سال کا اِسٹروک دو بیدل — کہدو... ہے ٹیم خان کی ہاری

۱۳۶۲ھ

(۲) بیڈمنٹن ٹورنمنٹ میں امراؤتی سے ایلچپور کی ہار

امراؤتی سے ہار گیا جب ایلچپور — کچھ ممبرانِ ٹیم نظر آئے شرمسار
میں نے کہا کہ ہو جئے ہرگز نہ دِل ملول — چلتے اِسی طرح سے ہیں دُنیا کے کاروبار
غازی اگر نہیں نہ سہی آپ ہیں شہید — منکر نہ ہوگا اِس سے کوئی مردِ دیندار
تسکین دِل کو ہے یہی بیدل کا سال بس — میدانِ کارزار میں گرتے ہیں شہسوار

۱۹۴۰ء

Marfat.com

(۳) مسٹر نور اللطیف خاں اے سی کی ٹیم کا آنولہ ریلوے جنکشن کی کرکٹ ٹیم سے مقابلہ

آنولہ کی ٹیم کو بتیول میں مدعو کیا — ہمّتِ مردانہ پھر سے آزمائی خان نے
رنس کم سے کم مخالف ٹیم کو کرنے دئے — فیلڈنگ میں ہوشیاری یہ دکھائی خان نے
کر سکی اِک مختصر اسکور ساری ٹیم یہ — بائی ہونے دی نہ کوئی لگ بائی خان نے
کر دئے اچھے کھلاڑی چند ہی اوور میں آؤٹ — گیند دینے میں عجب پھرتی دکھائی خان نے
کر لئے پورے تمامی رنس مل کر تین نے — کی بُری طرح سے گیندوں کی پٹائی خان نے
چلتے چلتے دیدیا دریا دِلی سے ایٹ ہوم — ہارنے والوں کی یوں خفت مٹائی خان نے
اُلفتِ دیرینہ سے ہر شخص کو گرما دیا — سرد پڑتے دیکھ کر چائے پلائی خان نے
خشک سب کے ہونٹ اِن ناکامیوں سے تھے بہت — رس بھرے گلوں کی شیرینی چٹائی خان نے
اِس کرکٹ میچ کی فتح کا ہے بیدلؔ یہ سال — آہ کیا ہی آملہ کی گت بنائی خان نے

۱۳ ھ ۶۲

(۴) ایم سی سی کا ورودِ پاکستان۔ کراچی میں ۱۹۵۱ء میں شکست

نِکالا پھر سے ایم سی سی نے دورہ — بڑے شہروں پر ہے کھیلوں کی یورش
جہاں یہ رنگ بدلا دیکھتے ہیں — ادھورا چھوڑ دیں ہوتی ہے کوشش
بہ ہر صورت یہ رہتے جیت میں ہیں — ہے کھیلوں میں بہت باتوں کی بندش
عنایت کی ہے پاکستان پر بھی — رہی دو چار دِن بچوں کی ورزش
یہاں آکر مگر میدان ہارے — یہ پہلی ہار تھی پہلی تھی لغزش
شکست و فتح ہیں دونوں برابر — کرم ہم پر کیا اِن کی نوازش

نتیجہ کھیل کا بیدلؔ یہ نِکلا
کراچی نے ہرائی ٹیم انگلش

۱۳ ھ ۷۱

Marfat.com

(۵) کراچی اگست ۱۹۵۲ء کو لیڈیز کرکٹ ٹیم نے ولیعہدؒ بھوپال کی رہبری میں مرد ٹیم کو ہرایا

مَردوں سے کھیلنے کے رلئے آئیں بیگمات — گویا مقابلہ تھا کرکٹ کا خُوب سخت
میدان میں، ہجوم تماشائیوں کا تھا — اسٹوڈیم میں ایک بھی خالی نہ تھی نشست
بلاّ سپر کیا تو کلائی میں بَل پڑے — بیٹنگ بھی سخت تھی، رہی بولنگ اگر کرخت
کیسے نہ کھیل کود میں ہوتی یہ فتحمند — رہبر تھی اِن کی ایک پرنسز بُلند بخت
بیدلؔ جو اِس کا مصرعۂ تاریخ چاہیئے — لکھ... عورتوں نے آج لو مَردوں کو دی شکست

(۶) پاکِستان ٹیم کا دورۂ ہند اور سکینڈ ٹسٹ لکھنؤ میں ایک اننگ سے ہند کو ہرانا ۱۹۵۲ء

کرکیٹ میں ہم کیوں نہ مشّاق ہوں — ہے شایستہ مُلکوں کا شغلِ عظیم
کیا فیلڈ کا بہترین اِنتظام — کہ تھا کپتن کاردارِ فہیم
کھلاڑی رہے اِس کے چالاک چست — بھلا زیر ہوتا نہ کیونکر غنیم
مچا حاسدوں کا بہُت شور و شر — مواثر ہوئیں کب طبائع سلیم
اگر فکر بیدلؔ ہے تاریخ کی — کہو... میچ ہاری ہے بھارت کی ٹیم

۱۳ ھ ۷۲

گھڑ دوڑ

(۱) ہز ہائنس سر آغا خان بالقابہم کا عربی گھوڑے سے ڈربی جیتنا

ہار عربی سے گیا اسٹریلین — آخرش اس پر یہ بازی لے گیا
فتح کی تاریخ بیدلؔ فی البدیہہ — کہدو.... آغا خان ڈربی لے گیا

۱۹ ء ۴۳

(۲) سنہ ۱۹۵۲ء کی ڈربی ریس کی جیت

ہوئی ڈربی میں پھر سے ریس جاری — نہایت شان سے تلوار بھاگے
یہ ہے گھڑ دوڑ کا بیدلؔ نتیجہ — کہ... آغا خان کا گھوڑا ہے آگے

۱۹ ء ۵۲

Marfat.com

سفر و تبادلہ جات

(۱) مسٹر انعام الرحیم آئی سی ایس کا تبادلہ برار کی کمشنری پر

مسٹر رحیم آج کمشنر ہوئے یہاں — منظور کچھ بھلائی ہے پروردگار کو
سی پی میں تھا جو گوہرِ نایاب جلوہ گر — انعام وہ خدا سے بلا ہے برار کو

۱۳ ھ ۶۳

(۲) سفر بزمانۂ جنگِ عظیم

زمانہ نے یکلخت کروٹ بدل دی — جہاں کل مصائب کا گھر ہو چلا ہے
لڑائی نے عالم کی کایا پلٹ دی — سبھی نظم زیر و زبر ہو چلا ہے
ممالک کو ادبار نے آ کے گھیرا — مسلّط قحط سر بسر ہو چلا ہے
ہوا مغربیت سے برباد مشرق — منافع کے بدلے ضرر ہو چلا ہے
کرے طے مسافت کہاں تاب بیدل — بڑھاپے سے بے بال و پر ہو چلا ہے
خلایق کو ہے آمد و رفت دو بر
سفر اُف سراسر سقر ہو چلا ہے

(۳) برتبادلۂ عطا محمد خاں صاحب ڈسٹرکٹ اکسائز افیسر

ہیں عطا بھی اب عطائے حق سے کچھ بیزار سے — ہے گلا قسمت کا تدبیروں کے پتھر پھوڑ کر
دے رہا تھا بے طلب انعام وہ امرا دتی — کی ہے ناشکری خدا کی دین سے منہ موڑ کر
اب بلا وجہ خلوصِ غیر کے محتاج ہیں — مفت جھگڑوں میں پڑے اپنوں سے رشتہ توڑ کر
اپنے اڈے پر جمے رہتے ریٹائرمنٹ تک
ناگپور آپ آ گئے بتیول ناحق چھوڑ کر

۱۳ ۶۴

Marfat.com

(۴) بیدل کا سفر بزمانۂ جنگ بتیول تا امراؤتی

قصدِ رجعت کیا ہے گر بیدل — زادِ راہِ سفر کو اپنے ٹٹول
ضعفِ پیری سے پست ہے ہمّت — طبعُ مضطرب ہے ڈانوا ڈول
دے چلے ہیں جواب ہوش وحواس — عزم بالجزم کو ہے ٹال مٹول
لڑکھڑاتے ہیں پاؤں چلنے میں — اِن کے تلوؤں کا گھس گیا ہے سول
سر کو بیٹھے بٹھائے چکّر ہے — فی الحقیقت ہے تیری دُنیا گول
اولاً ہیں سواریاں مفقود — مانعُ رہروی ہے پھر کنٹرول
سر بسر منزلیں ہوئیں تاریک — گیس بن کر سما گیا ہے کول
ریلوے کی کشادگی کو نہ پُوچھ — ابتدا سے ہے انتہا تک پول
اَب کٹھن ہے قدم قدم ہلنا — بُعدِ امراؤتی ہے استمبول
ہے خُدا ساتھ ہر چہ باداباد — جب کمر کس چکا نہ ہرگز کھول
ذاتِ باری سے رکھ اُمیدِ کرم — اپنی دشواریاں اُسی سے بول
لُطفِ احباب کا سہارا ڈھونڈ — کچھُ تو ہوگا تری وفا کا مول
دوستوں کے خلوص کو بھی پرکھ — جنسِ نایاب کو نظر میں تول
بات ناحق اُڑا نہ دیں بے بات — دِل لگی جان کر کریں نہ ٹھٹول
بعدہ رنگ لائے کیا موڑ — ابھی درکار ہے محض پٹرول

(۵) محترمی خواجہ محمد حسین ڈی آئی جی پولیس کاسی پی سے پاکستان تبادلہ ۱۹۴۴ء

آکے نادر شاہ کوہِ نور پتھر لے گیا — تھی نحوست اِس کی اس پر جلد تر آیا زوال
ہند پر قبضہ جما کر اہلِ انگلستان نے — گھر بھرا اپنا ہنر مندوں کو کر کے پائمال

Marfat.com

مملکت کا جس کو استحکام ہے مدِّ نظر — لعل و گوہر سے اُسے بڑھ چڑھ کے ہیں اہلِ کمال
سلطنت کو گر میسّر ہوں فدایانِ وطن — یہ بھی آغازِ حکومت کیلئے ہے نیک فال
خدمتِ اسلام کو حاضر ہوئے کے ایم حسین — حق کرے زائد ہو پاکستان کا جاہ و جلال
یہ رہا ہے بیکسوں کا آج تک پشت پناہ — اِس کو ہر حالت میں رہتا ہے رعیّت کا خیال

معدنِ سی پی پولس میں تھا جو بیدل انتخاب
مِل گیا اِک بے بہا وہ قائدِ اعظم کو لال

(۶) برخوردار معین الرشید صدیقی اور عطیہ خاتون صدیقہ کا سفرِ دکن

جا رہے ہیں رشید و عطو دکن — چھوٹتا ساتھ ہے بہت دِن کا
یاد باتیں نہ آئیں گی کیونکر — دِل لبھاتا ہے بول اِس سَن کا
وہ جواہر امین کو سونپے — پاسباں مدّتوں سے تھا جن کا
بے ضرر بے خطر ہیں معصومین — اِن کے نزدیک سانپ ہے تن کا
ہے عطیہ کو شوق گڑیوں سے — اور شایق رشید انجن کا
رات دِن تھے مرے گلے کا ہار — ظاہرا حال ہے یہ باطن کا
ہے بندھا بازوؤں میں حرزِ جاں — نوٹ اِک اِک اِمام ضامن کا

دِل سے بیدل دُعا ہے بہرِ سال
رہے حافظ خُدا سدا اِن کا

۱۹۴۶ء

(۷) دُعا بدرگاہِ قاضی الحاجات برائے رشید سلمہٗ

اِس کو علم و فضل و دولت دے خداوندِ جہاں — کر اِسے لاکھوں میں یکتا اور ہزاروں میں وحید
بارگاہِ حق میں ہے بیدل یہ میری التجا — یہ رشید اللہ ہو اب ثانیٔ ہارون رشید

۱۹۴۶ء

Marfat.com

(۸) دیگر

ہے عطیّہ لختِ دِل آنکھوں کا تارا ہے رشید
ہوں خُدائے دوجہاں دونوں بہن بھائی سعید

قُرب اِن کا ہے مجھے اِک ذریعۂ دِل بستگی
ڈھونڈتی رہتی ہیں نظریں گر رہیں مجھ سے بعید

لُطف آتا ہے مجھے کچھ اِن کے میٹھے بول میں
اِن کے جانے سے ہوئی محرومیٔ دیدوشنید

یا الٰہی اِن کو پے پایاں ملے عیش ونشاط
سب کی سب بارات کی راتیں ہوں دِن ایامِ عید

اپنی ساری نعمتوں سے اِن کو مالا مال کر
بخت دونوں کے رسا عمریں ہوں دونوں کی مزید

دین کے احکام سب اِن کے دلوں پر نقش ہوں
کر عطا توفیق رکھیں وردِ قرآنِ مجید

حق رکھے اِن کو سلامت مجھ کو ہیں بیدلؔ عزیز
واہ عطو ہے دُلاری اور پیارے ہیں رشید

(۹) مسٹر محمّد عالم بٹ مضطرؔ کیفی اکزکٹو انجینئر کا تبادلہ سنٹرل پی ڈبلیو ڈی دھلی کو ۱۳۶۶ھ

دِل کے رہتا ہے جو ہے مقسوم کا
آدمی کو کھینچ لیتا ہے اناج

خطۂ دہلی کہاں سی پی کہاں
وہ شہنشاہوں کا یہ گونڈوں کا راج

ہے وہاں شیریں وشائستہ زباں
اور یہاں ہندی کی چندی کا رواج

طبعِ اِنساں وہاں ہے پُرسکوں
اِس جگہ ہر شخص کا برہم مزاج

سنٹرل میں ہے ہُنر کی چھان بین
اور صوبوں میں اُدھورا کام کاج

آرزوئیں دِل کی بر آئیں تمام
حق کرے پوری ہو اِن کی احتیاج

بیدلِ خستہ جُدائی شاق ہے
حضرتِ بٹ چل دئے دہلی کو آج

۱۹۴۶ء

(۱۰) آرزوئے پاکستان بیدلؔ

بہرِ استقبال لینے آئیں یارانِ وطن
خیر مقدم کو کھڑی منزل نظر آئے ہمیں

بیدلِ خستہ بر آئے جلد یہ دِل کی مراد
حق تعالےٰ جلد پاکستان پہونچائے ہمیں

۱۳۶۶ھ

Marfat.com

(۱۱) برخورداران محمد مبین صدیقی ایم اے و محمد متین صدیقی ایم اے سلمہم کا تبادلہ پاکستان

رُو بہ رہ آج ہیں مبین و متین — حق تعالےٰ ہو رہنما حافظ
میں نے اللہ کی سپرد کیا — جس سے بڑھ کر نہیں بڑا حافظ
شوق سے جائیں فی امان اللہ — خُوب حافظ ہے آپ کا حافظ
سب خُدائی کا ہے خدا نگراں — جو یہاں ہے وہاں رہا حافظ
یہ امانت اُسی کی ہیں بیدلؔ — میرے بچّوں کا ہو خُدا حافظ

۱۹۴۷ء

(۱۲) الوداعِ اہلِ فرنگ

ہند کی دولت سے مالا مال تھے اہلِ فرنگ — آئے تھے سوداگری کو بادشاہت کر چلے
جن کی پستی کی بدولت اِس قدر پایا عروج — جن سیہ بختوں کے صدقے اِن کے کروفر چلے
اُن کی اِس مہماں نوازی کا یہی اِنعام ہے — فارغ البالی اُڑا کر مُفلسی دے کر چلے
آج وُہ ایک ایک ٹکڑے کے لئے محتاج ہیں — زندگی دُوبر ہوئی فاقوں کے مارے مر چلے
آہ جن محلوں کی رفعت سے نگوں سر تھا فلک — کُل زمیں سے جا لگے دیوار و در ڈھا کر چلے
کوڑیاں بازار میں ڈھونڈے نہیں ملتی ہمیں — یہ خزانوں سے ہمارے رول کر گوہر چلے
کر دیا دُنیا کی ساری نعمتوں سے بے نیاز — ہم کو خالی ہاتھ کر کے اپنی جیبیں بھر چلے
اَب کفن تک کے لئے کپڑا نہیں ملتا ہمیں — اپنی تن پوشی کو آئے ہم کو ننگا کر چلے
گھونٹ پی پی کر لہو کے ہم نے راتیں کاٹ دیں — اِن کے گھر وہ سسکی برانڈے کے سدا کنڑ چلے
جان سے بیزار رکھا فاقہ مستی نے ہمیں — بال گھر میں ناچنے بدمست یہ ہو کر چلے
ہم رہے صحرا نوردی میں رگڑتے ایڑیاں — رولس رائس اِن کی پکّی روڈ پر فر فر چلے
بجھ رہا تھا ٹمٹما کر اپنی ہستی کا چراغ — بزم اِن کی جگمگا اُٹھی جو بجلی گھر چلے

Marfat.com

یہ بظاہر ہر طرح پر اپنے اَن دانا بنے — چَل چلاتے بھی یہ رِیشن کارڈ جاری کر چلے
پالسی ایسی چلی کھوئے گئے سب کے دماغ — تیل مٹّی کا بجائے مشک اَور عنبر چلے
عطر ملنے کی عوض ہم ہاتھ ملتے رَہ گئے — گلرخوں کی بزم میں خوشبوئے لیونڈر چلے
ہَے شِفایابی کا ایم بی ٹیبلٹ پر انحصار — اَب گلِ خطمی بنفشہ خاک نیلوفر چلے
اَب لبوں پر بدمزہ شیرینیٔ گلقند ہَے — بھاگئی تلخی یہاں کونین کا مکسچر چلے
مدّتوں سے ہو چُکا معدوم علمِ مشرقی — سروسوں میں پُوچھ بی اے کی ہَے یا انٹر چلے
کالجوں میں چل نہیں سکتے یہ پنڈت مولوی — اَب ہوا ایسی چلی فادر مدر سسٹر چلے
ہَے جو جاری دھڑّے سے کلب میں آجکل — اِس برج کے آتے ہی شطرنج اَور چوسر چلے
خیر و برکت مُلک کی نذرِ حوادث ہو چُکی — آندھیاں ہیں کال کی طوفانِ شور و شر چلے
اِس قدر تعمیرِ اُلفت کی ہلا ڈالیں جڑیں — بھائی بھائی میں ذرا سی بات پر خنجر چلے
الاماں یہ خستہ حالی اَور اِس پر افتراق — واہ رے سادے دیکھئے یہ کاروبارِ سلطنت کیوں کر چلے
ہَے دُعا اللہ سے ہم کو ملے توفیقِ نیک — تا یہ دورِ کامرانی ہر طرح بہتر چلے

(۸) برج۔ تاش کا کھیل

شُکر ہَے اللہ کا بیدل ٹلی سر کی بلا — جس پر روپیوں کی
ہند خالی چھوڑ کر انگریز کُل پھر گھر چلے — بازی لگا کر کلبوں میں کھیلتے ہیں

(۱۳) دورانِ سفر پاکستان الہ آباد اسٹیشن پر برخوردارانِ متین و مبین کی بندوقوں کی ضبطی

لے کے بندوقیں اُنہوں نے اَور نہتّا کر دیا — ہیں رعایا کے یہاں حکام کتنے دردمند
قتل کی ریلوں میں ہوتی ہیں بکثرت وارداتیں — ہر طرح پہنچا رہے ہیں دُشمنانِ دیں گزند
رہروِ منزل کہاں جائے گھِرا مشکل میں ہَے — جس طرف کو دیکھئے ہَے عافیت کی راہ بند
کس قدر اللہ رے بدلی زمانہ کی ہوا — آج شیروں کو نہیں خاطر میں لاتا گوسپند

Marfat.com

ہوگیا رخصت یکایک مُلک سے امن و اماں — ہے غرض ادنےٰ سے اعلےٰ تک یہاں شورش پسند
آدمی کو چاہیئے اللہ سے ڈرتا رہے — رنگ لائیں گے کسی دِن ورنہ اِس کے دندھیند
ہیں مرے لختِ جگر بیدل نہایت شیر دِل — لے چُکے ہتھیار لیکن ہے وہی ہمّت بُلند

۱۳۶۶ھ

(۱۴) برخورداران کا کلاوتی جہاز میں کراچی ورود

اللہ شاد رکھے مبین و متین کو — منزل کڑی نکال ہی دی با سلامتی
دشمن نے ہر قدم پہ نئی کیں رکاوٹیں — ہر آن تھا مظاہرہ بد دیانتی
تھا حوصلہ بُلند یہاں گام گام پر — کیا تھی مجال آ جو سکے پست ہمتی
بیدل ہے شکر ساحلِ مقصود آگیا — پہونچا بخیر آج جہاز کلاوتی

۱۳۶۶ھ

(۱۵) صدیقی برادرس کی مراجعت پاکستان

گئے ہیں دُور نگاہوں سے دو یہ لختِ جگر — دُعا ہے حافظ و ناصر رہے خدائے جہاں
خُدا کی شان کشش ہے یہ آب و ناز کی — کہاں برار بھلا مُلک پنج آب کہاں
ہمیں ہے قابلِ صد احترام یہ خطہ — ہے دفن خاک میں اِس کی عزیز سحر بیاں
غرض جہاں بھی رہیں یہ رہیں خوش و خرّم — ہے رازِ زیست مرا اِن مسرّتوں میں نہاں
کہا یہ ہند سے ہجرت کا سال بیدل نے — ہوئے متین و مبین اَب مقیم پاکستان

۱۳۶۷ھ

(۱۶) برخورداری قمر ریحانہ سلمہا اہلیہ محمد متین صدیقی سلمہٗ کا سفر پاکستان

بیدلِ خستہ کو اِس لمبے سفر سے تھی جھجک — دُور تھی اُس کی رسائی سے یہ دوری مقام
کرلیا مسعود الحق نے طے یہ سارا مرحلہ — اِس جواں ہمّت کو حق رکھے ہمیشہ شاد کام
حق عطا اِن کو کرے اِقبال اور عمریں مزید — اِن کو پاکستان کا یارب مُبارک ہو قیام
چاہیئے بیدل جو پاکستان کا سالِ ورود — لکھ ..... قمر نے مرحبا یہ اپنی منزل کی تمام

۱۳۶۷ھ

Marfat.com

(۱۷) بیدلؔ کا سفر ریل از بریلی تا حیدرآباد بزمانۂ ابتدائے سوراج

اللہ کا ہے شکر بچا لائے جان بھی
بیدلؔ سفر میں ریل کے دھکے بھی سہہ گئے

ہندی نہیں ہیں اہل حکومت کے آج تک
انگریز چلتے چلتے یہی بات کہہ گئے

آزاد ہو کے اور بگڑنے لگے مزاج
طوفانِ بے حیائی کے لہروں میں بہہ گئے

بگڑا بُری طرح سے ہر اِک کاروبار ہے
محصول تو سوائے ٹکٹ نصف رہ گئے

۱۹۴۷ء

(۱۸) بیدلؔ کی ہند سے مراجعت پاکستان اور خواجہ چراغ حسین صاحب کے دولتکدہ پر قیام

ہند میں ہم پڑے رہے سڑتے
یہ بھگوڑے رہے بھلے کے بھلے

کھچڑیاں پک رہی ہیں خواجہ کی
کیا بھلا شیخ جی کی دال گلے

ہو گئے مجتمع یہاں آکر
تَنی جَلے مَن جَلے نصیب جَلے

بیدلِ خانماں خراب آیا
اَب اندھیرا کیا چراغ تلے

۱۹۴۹ء

(۱۹) ایضاً ورود پاکستان

مولدِ پنجاب لائی کھینچ کر آخر مجھے
جو تڑپتی تھی کشش برسوں سے اسکی خاک میں

ہم گنہگاروں پر اَب تک ہے کرم اللہ کا
لا ملایا پھر غلامانِ شہِ لولاک میں

مسلمِ ہندوستان ہے تختۂ مشقِ ستم
بن پڑی اعدائے دین کی جو لگے تھے تاک میں

کثرتِ زخمِ دروں سے ہو رہا ہے پاش پاش
صبر کی بخیہ گری کیا ہو دلِ صد چاک میں

لگ گیا حکمِ زباں بندی وہاں فریاد پر
کیا مجال دم زدن پھر مردمِ بیباک میں

اِن ستم آرائیوں پر ہیں یہ دست اندازیاں
دین میں تعلیم میں خوراک میں پوشاک میں

بندۂ حق گو کا دشمن ہے بُتِ کافر پرست
اَب عنانِ سلطنت ہے دستِ وحشتناک میں

دورِ سہ سالہ میں دیوالہ حکومت کا پٹا
پات وہ جھڑنے لگے جو تین ہیں اِس ڈھاک میں

مرحبا بیدلؔ مٹی تاریکیٔ بختِ سیہ
ہند کے ظلمت کدہ سے آیا نورِ پاک میں

۱۹۴۹ء

Marfat.com

(۲۰) آنریبل پنڈت جواہر لال نہرو وزیر مملکتِ ہند کی تشریف آوری کراچی

ہے خُدائے پاک کا احسان اہلِ پاک پر — اَب گلے ملنے لگے جو تھے کبھی کترا گئے
ہم غریبوں کی یہ ہر صورت ہے تالیفِ قلوب — بے رُخی کی ہو چکی حد خود بخود شرما گئے
حضرتِ بیدل مُبارک آمد اِس مہمان کی — ہاں شری پنڈت جواہر لال جی بھی آ گئے

۱۳۶۹ھ

(۲۱) آنریبل لیاقت علی خاں وزیر مملکتِ پاک کا سفر امریکہ

بحمدِ خُدا بن کے مہمان اُن کے — گئے امریکہ وزیرِ حکومت
ٹرومین نے صدق دِل سے وطن میں — کیا خیر مقدم بصد شان و شوکت
دھواں دھار کی ہیں تقاریر جا کر — دِلوں پر بٹھا آئے ہیں نقشِ عظمت
ہوئے کل جو گرویدۂ پاک بیدل
لیاقت علی خاں کی سب ہے لیاقت

(۲۲) آنریبل جگندر ناتھ منڈل وزیرِ پاکستان کا فرار بجانب ھند

لیجئے منڈل بھی پابندِ تعصّب ہو رہا — لاکھ ہوں آزاد رو پاؤں میں یہ بیڑی رہے
آہ خِلقت کب بدل سکتی ہے بیدل ہے مثل — سگ کی دُم برسوں رہے نلکی میں پر ٹیڑی رہے

۱۹۵۰ء

(۲۳) ناکامیٔ سر اوون ڈکسن فرستادۂ سلامتی کونسل برائے تصفیہ کشمیر

کیا بھلا دربار چڑھتا خطۂ کشمیر میں — یو۔این۔او کا یہ سکھایا پوت بدھو بن گیا
پی کے گنگا جل پٹا بیدل دوالہ عقل کا — وائے ڈکسن بھی یہاں بھارت کا پٹھو بن گیا

۱۳۶۹ھ

(۲۴) بر تشریف آوری ہز امپیریل میجسٹی شہنشاہ محمد رضا خاں پہلوی والیٔ ایران خلد اللہ ملکہ

مرحبا جس نے کہ دمہ کو صف آرا کر دیا — جائے قربان اُس درِ شہ لولاکؐ کے
امتیازِ اسود و احمر اُٹھایا جس گھڑی — کُل جہاں پر چھا گئے ذرّے عرب کی خاک کے

Marfat.com

رخنہ اندازیٔ مغرب نے کیا صیدِ زبوں
پے بہ پے ڈپلومسی کے تیر مارے تاک کے

آہ ایرانی و اعرابی و ترکی کشمکش
تھے نوشتے سب اِسی افسانۂ غمناک کے

پھر اُخوت کی رگوں میں خُون گرمانے لگا
جب ہوئے جوہر عیاں اِس خنجرِ سفّاک کے

روح اِک تازہ تنِ بیجانِ مُسلم میں پڑی
مجتمع ہونے لگے ٹکڑے دِلِ صدچاک کے

ہیں قدم رنجہ یہاں پر اب رضا خاں پہلوی
فضلِ رب شامل رہے حالِ شہِ بیباک کے

خیر خواہوں کو رکھے اللہ اِس کے سربلند
حوصلے سب پست ہوں اغیارِ وحشتناک کے

ہیبتِ اِقبال سے لرزاں رہیں اعدائے دیں
سب دِلوں پر بیٹھ جائیں سکّے اِس کی دھاک کے

صلح کل کی پالسی سے کل جہاں تسخیر ہو
ایک عالم میں ہوں چرچے قوّتِ ادراک کے

خدمتِ اقدس میں بیدلؔ پیش کر سال و رود
شاہِ ذیجاہ آج کل مہماں ہیں اہلِ پاک کے

۱۳ھ ۶۹

(۲۵) برنا کامئ ڈاکٹر فرنک گریہم فرستادۂ سیانتی کونسل برائے تصفیہ کشمیر

یقینِ صلح ہے بیکار یو، این، او سے ہمیں
وُہ کیوں کرے گا تعاون جسے ہے کد ہم سے

ہماری پھُوٹ سے جب مستفید ہے مغرب
بلا سے اُس کی جو مشرق تباہ ہو غم سے

اُٹھا رکھا ہے اِسی نے تنازعۂ کشمیر
کرے گا چال سے قبضہ اگر نہ ہو بم سے

مجاہدوں کی الوالعزمیوں سے ہے اُمید
یہ ہوگا کارنمایاں اِنہی کے دَم خم سے

ہوا وہی جو ہمارا گمان تھا بیدلؔ
گرہ نہ کھُل سکی کشمیر کی گریہم سے

۱۳ھ ۷۰

Marfat.com

(۲۶) مسٹر منڈل کا مخالفین پاکستان سے ساز و باز کر کے مستوفی ہونا

عیاں ہوا یہ قلابازیاں لگانے سے — کہ تھی وزارت منڈل فسوں گری نٹ کی
عدوئے ملک سے سب ساز و باز تھا اِن کا — رقم بصورتِ تنخواہ مُفت میں جَٹ کی
گئے حلف سے مُکر جب مِلے مکر جی سے — مہا سبھائی اُصولوں کی پیروی جھٹ کی
ہوئی ہے کرسئ ایوانِ پاک سے نفرت — یہ جبہہ سائی کریں گے عدو کی چوکھٹ کی
ہو ملکِ پاک پر اِن کا وجود کیوں نہ گراں — ہے اِن سے جبکہ گریزاں زمیں مرگھٹ کی

رچایا ڈھونگ یہ غیروں کی رِیس میں بیدلؔ
گدھے نے گھوڑے کو دیکھا تو گُون کُل پَٹ کی

۱۳ ھ ۷۰

(۲۷) ڈاکٹر خواجہ محمد صادق حسین ایم بی بی ایس کی روانگی انگلستان برائے تعلیم مزید

بہرِ تعلیم چلے خواجۂ صادق لندن — رائج الوقت ہے اَب علم و ہنر مغرب کا
کیوں نہ عالم میں سرفراز ہوں اہلِ یورپ — کاملِ فن ہے ہر اِک فرد و بشر مغرب کا
کر لیا اپنی سیاست سے جہاں کو تسخیر — سامری فن ہے ہر اِک فرد و بشر مغرب کا
بارآور ہو سدا اِس کا نہال اُمید — پاک مشرق میں نہ ہو تلخ ثمر مغرب کا
ہوش سی پی میں سنبھالا ہے پڑھا ہے پنجاب — بحرِ عالم میں ہو رخشندہ گہر مغرب کا
شعبۂ طب میں اِسے ہو یدِ طولیٰ حاصل — اِس کی تابانی سے شرمائے قمر مغرب کا
نوجوانوں کو ملے علم و عمل کی توفیق — نہ رہے کوئی یہاں دستِ نگر مغرب کا

سالِ تاریخ کہو ساتھ دُعا کے بیدلؔ
ہو سزاوارِ الٰہی یہ سفر مغرب کا

۱۹ ء ۵۰

Marfat.com

(۲۸) برتشریف آوری ہز ہائنس سر آغا خاں در مملکتِ پاکستان

جلوہ فرما ہیں آج آغا خاں — کیا معزز ترین ہے مہمان
مرحبا ہستیٔ گرامی ہے — جنداشخصیت ہے والاشان
اِس کی داد و دہش ہے لاتعداد — اَن گنت قوم پر کئے احسان
آہ مرحوم قائدِ اعظم — اِس کی آمد کا لے گئے ارمان
حق کرے عمرِ نوح اِس کو عطا — کشتیٔ قوم کا ہے پشتی بان
اِس کا سالِ ورود ہے بیدل — آئے ہمدردِ پاک آغا خان

(۲۹) برتشریف آوری محترمہ مادرِ ملت مس فاطمہ جناح صاحبہ مدظلہا [19]

ہیں قدم رنجہ یہاں مس فاطمہ جناح آج — آپ کی آمد ہے ہم کو باعثِ صد افتخار
کیوں ہمارے دیدہ و دِل ہوں نہ اِن کے فرشِ راہ — قائدِ اعظم کی ماں جائی ہیں زندہ یادگار
محترم بھائی نے اِن کے سلطنت قائم جو کی — کر رہی ہیں اُس کی بنیادوں کو یہ بھی استوار
ہے دُعا اللہ سے یہ شفقتیں قائم رہیں — عُمر دے اِن کو صد و سی سال کی پروردگار
دِل بچھا رکھے ہیں بیدل راہ میں افراد نے — مادرِ ملت کا اِستقبال کل ہے شاندار

(۳۰) برتشریف آوری قبلۂ محترم مفتیٔ اعظم الحاج امین الحسینی مدظلہ العالی ۱۹۵۱ء

آتے ہیں مہماں یکے بعد دیگرے — منتخب سے منتخب لاہور میں
اَب امینِ الحسینی آئے ہیں — منتظر تھے اِن کے سب لاہور میں
مرحبا ہے ہستیٔ ذی احترام — ہے نزولِ فضلِ رب لاہور میں
عالمِ اِسلام کو جس پر ہے ناز — ہے یہ وہ عالی نسب لاہور میں
حضرتِ بیدل یہ ہے سالِ ورود — مفتیٔ اعظم ہیں اَب لاہور میں
۱۹۵۱ء

Marfat.com

(۳۱) برخورداریاں قمر ریحانہ و حبیب النساء سلمہا کا سفرِ ہند

عازمِ ہند ہیں حبیب و قمر — اُس کو سونپا جو ہے بڑا حافظ
بیدلِ خستہ ہے یہ سالِ سفر — میرے بچّوں کا ہے خُدا حافظ

۱۹ ء ۵۱

(۳۲) بروا پسی ہند برخورداری حبیبہ خاتون سلمہا بعد قیام پاکستان

بہنوں کی بھائیوں کی ماں باپ کی حبیبہ — ہے ہند میں بسیرا گھر پاک میں بساؤ
رکھے خُدا سلامت یہ بھائیوں کی جوڑی — بچّوں سے بھاوجوں سے دِل آن کر لگاؤ
یہ دُوریٔ منازل آنکھوں میں ہے کھٹکتی — رہتی ہو جب دِلوں میں نظروں میں بھی سماؤ
تھا سخت جان لیوا یہ اِنقلابِ عالم — بگڑی ہے گھر گرستی اُجڑا ہے رکھ رکھاؤ
یُوں سب کے سب رہیں گے خانہ بدوش کب تک — سب خاندان مِل کر ڈیرا کہیں جماؤ
رکھے خدائے عالم آباد و شاد تم کو — اِس کے کرم کے صدقے عیشِ جہاں اُٹھاؤ
اللہ سے دُعا ہے یہ بیدلِ حزیں کی — اِس میری زندگی میں تم بار بار آؤ

۱۳ ھ ۷۱

(۳۳) دیگر

تھا ہوائی سفر حبیبہ کا — خُوب کی اُڑ کے آسمان کی سیر
بشکر پروردگار کا بیدلِ — جلد اَب پہنچی رام پور بخیر

۱۳۷۱ ھ

(۳۴) بر تشریف آوری خان بہادر فضل الکرم خاں صاحب

شکرِ خُدا ہے خان بہادر بھی آ گئے — کیونکر نہ آج بیدلِ خستہ ہو شادماں
عیش و نشاط ہو مرے احباب کو نصیب — رکھے سلامتی سے خُدا ہوں جہاں جہاں
درکار ہے اگر سخنِ تشریف آوری
کہدیجئے ... اَب آئے ہیں فضل الکرم خاں

۱۹ ء ۵۱

Marfat.com

(۳۵) بر تشریف آوری مسز روز ویلٹ صاحبہ امریکہ

اِس ضعیفہ نے کیا ہے کس قدر لمبا سفر — مُلکِ پاکستان کہاں دُنیائے امریکہ کہاں
یہ جو کچھ فرمائیں گی اُس سے نہیں ہم بے خبر — ہیں زمانہ پر عیاں اِسلام کی سب خُوبیاں
سعیٔ لاحاصل ہے گر اِس پر عمل کچھ بھی نہ ہو — یہ ضرُوری ہے بہت ہو ترجمانِ دِل زباں
کر دیا آپس کی رنجش نے محض بے بس ہمیں — ہو گئیں مفقود سب اِسلام کی ہمدردیاں

آمدِ مہمان سے بیدلؔ مسرّت کیوں نہ ہو
اَب مسز روز ویلٹ بھی تشریف لائی ہیں یہاں

(۳۶) کامن ویلتھ کانفرنس لندن ۱۹۵۲ء سے آنریبل خواجہ ناظم الدین صاحب کی واپسی

کشمیر کی مٹیں گی بھلا اُلجھنیں کہاں — بھارت کے دوستوں کی جو رٹ ہے نہیں نہیں
جب یو این او سے کام ہمارا نہ بن سکا — چرچل کی مجلسوں کا ہمیں کیا ہو پھر یقیں
قُدرت کا اِس کو ایک کرشمہ ہی جانئے — مطلب جو چلنے پھرنے سے آئے نکل کہیں
بیدلؔ جو چاہیئے سنِ تشریف آوری — لکھ .... واہ آکے پہنچے لندن سے ناظم دیں

(۳۷) مسٹر احمد شاہ بخاری مُستقل پاکستانی عہدہ دار متعینہ سلامتی کونسل ۱۳۷۲ھ

بخاری ہے مقامِ یو این او میں — جہاں قبضہ جمائے ہیں پرائے
محل میں بے محل طوطی کی آواز — کہاں کشمیر کا سودا چُکائے
مخالف کان تک دھرتے نہیں ہیں — کِسے دُکھ درد پھر اپنا سُنائے
یہاں احباب سے آکر ہیں گویا — تسلّی کچھ دلِ مضطر تو پائے

کہو آمد کی یہ تاریخ بیدلؔ
بخاری آج پاکستان آئے
۱۳۷۲ھ

Marfat.com

(۳۸) مسٹر محمد اسماعیل غزالی اسسٹنٹ کلکٹر کسٹم کا تبادلہ بنگال سے

یہ بنگال سے چل کے پنجاب آئے — غزالی نے یہ جست اچھی لگالی
ہوئے شادماں سُن کے احباب سارے — نئی ملنے جُلنے کی صورت نِکالی
خُدا اِس کو دے عمر و اِقبال افزوں — ملے مرتبہ اور عالی سے عالی
بُروں کی نِگاہوں سے محفوظ رکھے — ہمیشہ رہے اِس کا اللہ والی
ہے درکار بیدل جو سالِ ورود — کہو .... واہ لاہور پہنچے غزالی

(۳۹) میجر جنرل محمد ابراہیم چیف آف اسٹاف افواج مصر کا مشن مع دیگر افسران فوج در پاکستان ۱۳۷۲ھ

جنرل ابراہیم لے کر آئے ہیں فوجی مشن — عالمِ اسلام کی ہے جان عزوشانِ فوج
قوتِ بازو ہیں اہلِ پاک کے مصری جواں — کیوں نہ ہوں آمد سے اِن کی شادماں فوج
یہ سپاہِ باہمی میں ہے محبت کا ثبوت — نو تجاویزیں کریں گے اب کمانداران فوج
اِس میں مضمر ہے غرض ہر دو ممالک کا عروج — ہو مکمل ہر طرح سے تا سر و سامانِ فوج
حضرتِ بیدل لکھو اِن کا یہی سالِ ورود — آئے پاکستان ہیں اب کچھ مصر کے ارکانِ فوج

(۴۰) بر تشریف آوری قبلہ محترم بابائے اردو ڈاکٹر عبدالحق صاحب ایم اے پی ایچ ڈی مدظلہ العالی ۱۳۷۲ھ

قدم رنجہ ہوئے بابائے اردو — کیا ہم پر کرم زحمت اُٹھائی
یہ ہے وقفِ ادب ذاتِ گرامی — نہ کیوں مداح ہو ساری خُدائی
زباں کو عام کرنے پر تُلے ہیں — اِسی میں سب کی مضمر ہے بھلائی
اِسی ذریعہ سے ہوں گے متحد سب — ہے کلیر مختلف اِک جگ ہنسائی
کرے حق سعیٔ اِن کی بار آور — بسا عمرِ صد و بیس سال پائی
لکھو بیدل یہی تاریخِ آمد — ہے تشریف عبدالحق صاحب کی آئی ۱۳۷۲ھ

Marfat.com

(۴۱) آمدِ ڈاکٹر ایس ڈی جوہر مشہور فوٹو گرافر ۳۰ سال بعد دورِ لاہور ملک پاکستان کا خاکہ اور کتاب کی تیاری کیلیے

یہ خاکہ اُتاریں گے اِس سلطنت کا — جو مشہور فوٹو گرافر بھی آئے
سمجھئے اِسے خدمتِ قوم بیدل — کہ ... یہ ایس، ڈی جوہر بھی تشریف لائے

۱۳ھ ۷۲

(۴۲) غربت میں یادِ وطن

اِنقلابِ دھر نے لاکر وہاں چھوڑا ہے آہ — جس جگہ اپنے نظر آتے ہیں بیگانے ہمیں
خانماں برباد سب ہیں بے ٹھکانے آجتک — اَب کہاں لے کر پھرے قسمت خُدا جانے ہمیں
وادیٔ غربت میں بیدل جبکہ رکھا تھا قدم — دُور تک یادِ وطن آئی تھی پہنچانے ہمیں

۱۳ھ ۷۲

گمشُدگیٔ سامان

(۱) شرکتِ مشاعرۂ کنگ ایڈورڈ کالج امراؤتی کو جاتے ہوئے ہولڈان بس سے گر پڑا

خاک پڑھتا مشاعرے میں غزل — ہوگیا لُطف کِر کِرا میرا
راہ میں بس سے ہولڈاں نیا — کیا کہوں کس جگہ گِرا میرا
پاؤں چکرائے تھے سفر کے سبب — آکے منزل پہ سر پھرا میرا
مجھ کو سردی سے تھی نہ کچھ سُدھ بُدھ — حال بے حال تھا ذرا میرا
لال اَملی کا لال تھا کمبل[1] — سوئٹر[2] ایک دوہرا میرا
شتری رنگ کی تھی شال[3] نئی — مفلر[4] اُون کا نرا میرا
تھا فلینل کا نیلگوں پتلون[5] — ایک ٹاول[6] تھا کھُردرا میرا
ایک آرام دہ گدیلا[7] تھا — خُوب سی رُوئی سے بھرا میرا
بے ضرر ایک بیڈ شیٹ[8] بھی تھا — نہ سرہانہ تھا بے سرا میرا
ٹان لیدر کی ایک پیٹی[9] تھی — شُو[10] تھا پالشڈ کابرا میرا

Marfat.com

پنشنر کے ٹکوں میں کھوٹ کہاں　　سب کا سب مال تھا کھرا میرا
ہے یہ خوبیٔ گردشِ ایام　　کیوں کسی پر ہوا فترا میرا
سعیٔ پولس سے ہل رہے گا ضرور　　پھر خُدا پر ہے آسرا میرا

اِس کی تاریخ حضرتِ بیدل
کہدو .... غائب ہے بسترا میرا
۱۹ ۴۲

(۲) مسجد سے عطا محمد خاں صاحب کے جوتوں کی چوری

اپنے بندوں کے لئے خاص عطائے رب ہے،　　چور تک بھی نہیں محروم ہے اُس کے در سے
ہاتھ اِک بندۂ بے درد نے مارا اُن پر　　بندگی کے لئے آئے تھے جو مسجد گھر سے
یہ مثل سچ ہے کہ نعلین رہیں در بغلیں　　اِن کو چھوڑے نہ کہیں اور نہ چڑھائے سر سے

سونپتے کس کو عطا اپنی امانت بیدل
ہوئی پاپوش بھی گم واہ خُدا کے گھر سے
۱۳ ھ ۶۱

(۳) مسٹر فضلِ عظیم صدیقی کا بکرا برائے قربانی گم ہونے پر

ہوگیا غائب کہاں اللہ جانے گوسفند　　مسئلہ یہ عیدِ قربان کے لئے بیڈھب ہوا
تھی اگر قربان کرنے کے لئے نیت درست　　تو بلاشبہہ قبولِ بارگاہِ رب ہوا
شکر ہے اللہ کا سر سے بلائیں ٹل گئیں　　مال صدقہ جان کا ہے گم ہوا انسب ہوا
خیر کب تک پھر منائے گی بھلا بکرے کی ماں　　جس نے پایا لے اُڑا کھانے کی قابل جب ہوا

چاہیئے بیدل اگر اِس کا سنِ گم گشتگی
کہدو .... صدیقی کا بکرا ہضم بزدل اب ہوا!
۱۳ ھ ۶۱

Marfat.com

(۴) عبداللہ خاں صاحب پولیس انسپکٹر کی لاٹھی مسجد سے گم ہونے پر

خان صاحب گئے مسجد میں نمازِ شب کو
واپسی پر ہوئے حیران نہ پائی لاٹھی
کوئی اِس دزدِ سیہ کار کی جرأت دیکھے
لے اُڑا گھر سے خُدا کے یہ پرائی لاٹھی
چور غازی ہے کوئی مال بھی طیّب ڈھونڈا
واہ شاباش ہے پولیس کی اُڑائی لاٹھی
سچ ہے یہ بات کہ آواز نہ ہوگی بیدلؔ
چور پر بار پڑے گی یہ خُدائی لاٹھی

۱۹ ھ ۱۳۱۲

(۵) مشاعرہ کالج سے جوتوں کی چوری

میری پاپوش ہوگئی غائب
آ گھسے ہیں مشاعرے میں چور
اِس میں کیا شک ہے بیدلِ محروم
لے گیا ہے کوئی یہ جُوتے خور

۱۳ ھ ۶۲

(۶) حیدرآباد سے بموقعہ قبضۂ ہندسی پی بچّوں کو لانے میں دو ہولڈال ملٹری اُڑا لئے

ہیں ملٹری میں گویا رہزنوں کا اِک گروہ
ریل کے ڈبوں سے لے کر چل دئے دو ہولڈال
یہ ذلیل و خوار ہوں گے گر یہی اعمال ہیں
اِن سیہ بختوں کا ہوگا ایک دِن بدتر مآل
مال کی ہم کو نہ تھی پرواہ تھیں جانیں عزیز
ہر گھڑی تھا جاں گُسل معصوم بچّوں کا خیال
شُکر ہے اللہ کا منزل تک آ پہنچے بخیر
سلطنت پر آصف سادِس کی تھا آیا وبال
موزیوں کو گرچہ بیدلؔ شیرِ مادر ہو گیا
سمِّ قاتل بن بھی جائے گا یتیموں کا یہ مال

۱۳ ھ ۶۸

Marfat.com

قہرِ الٰہی

(۱) بنگال کا کال دورانِ جنگ عظیم دوم

جنگ کی رفتار سے دُنیا میں ہلچل مچ گئی — مٹ گئی اللہ کی مخلوق مارے کال کے
اِس بلا سے حق بچائے اِک وبائے عام ہے — سب برابر ہو گئے کھوٹے کھرے کسال کے
وقت نازک ہے مُصیبت کا نہیں کوئی شریک — خود بھگتنا ہیں نتائج شامتِ اعمال کے
اُٹھ گئی فاقہ کشی سے اب تمیزِ نیک و بد — ڈگمگائے جا رہے ہیں پاؤں استقلال کے
تھی قدومِ ہند پر کل دولتِ دُنیا نثار — آج ہیں ناپید گاہک اِس پُرانے مال کے
اِن مصائب پر ہے امید یہی رکھنا عبث — اپنا مستقبل بھیانک ہے مناسب حال کے
جاتے ہیں ملکِ عدم کو بھی رگڑ کر ایڑیاں — کچھ نرالے ڈھنگ ہیں اِن ہیروں کی چال کے
خستہ حالوں کی کفن سے پردہ پوشی ہے کہاں — نوچنے والے بہت ہیں بال کی بھی کھال کے
سامنے دم توڑتا ہے لال بس چلتا نہیں — پھیر لے مُنہ کیوں ماں حسرت کی نظریں ڈال کے
بدنصیبی دیکھئے اللہ رے ماں باپ کی — گور میں یوں رکھ دیا لختِ جگر کو پال کے
کر سکے کیونکر گوارا روبرو گھر بھر کی موت — باپ مرنے پر تُلا ہے اِس گھڑی کو ٹال کے
بیدلِ خستہ خدا اِس قہر سے اَب دے نجات — ہیں بہت آفات نازل قحط سے بنگال کے

۱۳ ۶۲

(۲) دیگر

کال کا مارا ہوا اَب مر رہا ہے ہر کوئی — ہو سکے اللہ کی مخلوق کا کیونکر نباہ
ہر قدم پر مشکلوں کا سامنا آ کر پڑا — اَب مصائب سے کہاں تک ہو سکینگے روبراہ
جنس ہے کمیاب ہلچل ہے رعیت میں پڑی — مجتمع پھر جنگ کے باعث بکثرت ہے سپاہ
آہ اِن آفت زدوں کا کون ہے پُرسانِ حال — دَر بدر مارے ہوئے پھرتے ہیں با حالِ تباہ

Marfat.com

اِن سے برگشتہ ہوئی ہے بیطرح خاکِ وطن
چرخ کم مایہ سے بھی ملتی نہیں اِن کو پناہ

جان دینے کے لئے ہیں خود بخود تیار یہ
زندگی دوبر نظر آنے لگی ہے خواہ مخواہ

ہند کا اِس خستہ حالی سے گیا سارا وقار
رخصت اِس بیچارگی سے ہوگئے سب عزّ و جاہ

ہیں ہویدا چار سو آثار بربادی کے سب
ہے مُصیبت پر مُصیبت جس طرف کیجے نگاہ

مانگنے سے بھیک بھی ملتی نہیں ماں باپ کو
بھوک سے بچّے تڑپتے ہیں پڑے شام و پگاہ

جان اِن آفت زدوں کی اَب بھلا کیونکر بچے
کیوں نہ ہوں نذرِ اَجل فاقوں کے مارے بیگناہ

دلبراں سیم تن ہیں خاک آلودہ یہاں
اِس کی شاہد ہے زمیں ہے آسماں اِس کا گواہ

چرخ پر ہے دِل جلوں کی آہ کا چھایا دھواں
ماتمی جوڑا یہ پہنا ہے جو ہے رنگِ سیاہ

بیدلِ مضطر لکھو اِس خستہ حالی کا یہ سال
خطۂ بنگال میں غلّہ ہوا کمیاب آہ

۱۹ ء ۴۳

(۳) دیگر

دے رہی ہے مفلسی سے جان مخلوقِ خُدا
بن گئی دھوکا سراسر زندگی نابکار

الاماں آہ و بکاہ میں بھی اثر مفقود ہے
ہے صدا صحرا کی گویا دردمندوں کی پُکار

دیکھ کر اللہ رے فاقہ کشی اولاد کی
جان دینے پر تُلا بیٹھا ہے کوئی جان ہار

مادرِ ناشاد کا مُنھ کو کلیجہ آگیا
بھوک سے جب بلبلا اُٹھا ہے طفلِ شیر خوار

پھرتے ہیں پکڑے ہوئے پیٹوں کو ہر سو فاقہ کش
جھڑکیوں پر جھڑکیاں دیتا ہے بیٹھا ساہوکار

مامتا ماں کی لئے پھرتی ہے چمٹائے ہوئے
لاش اُس بچّہ کی جس پر پڑ گئی فاقوں کی مار

سخت جانی باپ کی اُن بیکسوں پر رو پڑی
چیل کوّے نوچتے ہیں جن کی لاشیں بار بار

ہوگئی دم بھر میں بیوہ چند روزوں کی دُلہن
اِس رنڈاپے نے بلایا خاک میں سارا سنگار

زندگانی اِس قدر دوبر میاں بیوی کو ہے
ہو کے فاقوں سے الگ ہیں موت سے اَب ہمکنار

Marfat.com

رحم آجائے قضا کو کیا عجب اِس حال پر
ورنہ کوئی مرنے والوں پر نہیں ہے سوگوار

یا الٰہ العالمیں کس سے کہیں تیرے سوا
ہم نے یہ مانا گناہوں سے ہیں اپنے شرمسار

سب سہارے ہیچ ہیں تیرے سہارے کے سوا
تو ہی بیڑا پار کر سکتا ہے اے پروردگار

محشرستاں بن گیا ہے بیدلِ خستہ یہ مُلک
بھُوک سے اموات کا بنگال میں کیا ہے شمار

۱۳ ھ ۶۲

سیلاب :-

(۴) پنجاب کا سیلابِ عظیم

کیا قیامت خیز ہے طوفانِ آب
چشمِ عبرت کھول اے مردِ فہیم

کھا رہی ہے ڈبکیاں وہ سرزمیں
خانماں برباد ہیں جس میں مقیم

ہے کھُلے میدان میں خلقت پڑی
چھوڑ کر اپنے مکاناتِ قدیم

زندگی و موت میں ہے کشمکش
جان لیوا بن گئی اُمید و بیم

بہہ گئیں لاشیں بلا گور و کفن
ہیں جو زندہ کھو چکے عقلِ سلیم

ماں تڑپتی لال گُم کردہ کو ہے
باپ سرگرداں ہے باحالِ سقیم

چھیدتا ہے نالۂ بیوہ جگر
دِل شکن ہے آہ و زاری یتیم

بھائی کے غم میں تڑپتی ہے بہن
الغرض ہے غمزدہ ساری یہ ٹیم

لُوٹ ڈالا آہ گھر اُجڑا ہوا
تاک میں موقعہ کی بیٹھا تھا غنیم

ہے پریشاں حال کُل خلقِ خُدا
چاہیئے حق کا کرم لُطفِ عمیم

گمرہی کی یہ سزائیں ہیں ہمیں
دے خُدا توفیقِ راہِ مُستقیم

زد میں تھی طوفان کے وہ قومِ نوحؑ
جس کا تھا ہر فرد شیطان الرجیم

Marfat.com

ڈوبنے سے بچ سکا فرعون کب　　لاکھ سمجھاتے رہے برسوں کلیمؑ
اہلِ پاکستاں ڈرو اللہ سے　　تا معافی دے خداوندِ کریم
چاہیئے بیدل ہو اَب فضلِ خُدا
آگیا دوبارا سیلابِ عظیم

(۵) پنجاب میں ۲۷ دسمبر ۱۹۵۲ء کی رات ۱۳۶۹ھ کو سخت ترین زلزلہ آیا

دِیا ایک جھٹکا جو بھونچال نے　　زمیں ہِل گئی چرخ چکرا گیا
عمارات سب ڈگمگانے لگیں　　مکینوں پہ خوف و خطر چھا گیا
تھے لرزہ براندام اعضائے جسم　　ہر اِک رونگٹا تن کا تھرّا گیا
غرض ایک لمحہ میں اِنسان کو　　نمونہ قیامت کا دکھلا گیا
کہیں آدمی کا ٹھکانہ نہیں　　جو پاداشِ عصیاں میں پکڑا گیا
کرم حق تعالیٰ کا درکار ہے　　یہی آسرا ہے اگر پا گیا
گئے چھوٹ دَم بھر میں بیدل حواس
غضب کا یہ اَب زلزلہ آگیا

۱۹ ء ۵۲

اَدبِ اُردُو اَور ساعری

(۱) بموقعۂ اجلاس آل انڈیا اُردو کانفرنس ناگپور

کِتنی وسیع تر ہے ہندُوستان میں اُردو　　گھُل مِل چُکی ہے گویا سب کی زبان میں اُردو
جلسوں میں اِس کے بَل پر ہے رونقِ تکلّم　　بانگِ درا کی صُورت ہر کارواں میں اُردو
اِس کو گلے لگا کر لائی تھی برج بھاشا　　پہلے نہ تھی کِسی کے وہم و گماں میں اُردو

Marfat.com

پھر قلعۂ معلّٰی اِس کا بنا ٹھکانہ — پھُولی پھلی یہ عہدِ شاہِ جہاں میں اُردو
تو میں تمام اِس کی گرویدہ ہو گئی ہیں — گھر گھر ہے اِس کا چرچا ہے ہر مکاں میں اُردو
شاعر ہے لوٹ اِس پر اِس کا ادیب شیدا — مقبُول ہے بہُت کچھُ ہر نکتہ داں میں اُردو
دستِ کرم بڑھایا اِس کی طرف ولی نے — آئی نہال ہونے اِس قدرداں میں اُردو
سوداؔ نے سر چڑھایا اور میرؔ نے نوازا — ناسخ کی تھی ہویدا نسخ رواں میں اُردو
شعلہ فشانیاں تھیں آتش کی اِس کے دَم سے — تھی درد کی نوائے دردِ نہاں میں اُردو
مغلوب ہو گیا تھا مشکل پسند غالبؔ — اُستاد ذوقؔ کے تھی ذوقِ بیاں میں اُردو
جرأتؔ نے دِل بڑھایا دی مصحفیؔ نے رونق — مومنؔ کی عین نظمِ گوہر فشاں میں اُردو
انشاؔ نے اِس میں کیا کیا انشا طرازیاں کیں — پُوری اُتر رہی تھی ہر امتحاں میں اُردو
آزادؔ نے سراسر رُوحِ حیات بخشی — اِک تازہ جان لائی ہر مردہ جاں میں اُردو
وکٹوریہ سی ملکہ تھی سرپرست اِس کی — ہندوستاں سے پہنچی اِنگلستاں میں اُردو
لکھی بہارؔ نے ہے رامائن اِس زباں میں — تھی سنسکرت کے بھی اِک ترجماں میں اُردو
پھُونکا سحرؔ نے اِس سے ہے شاعری میں جادُو — گلزار ہے نسیمِ عنبر فشاں میں اُردو
آشفتہؔ، رندؔ، تفتہؔ، مخلصؔ، ادیبؔ، جوہرؔ — یہ مہماں تھے سارے تھی میزباں میں اُردو
مونسؔ انیسؔ کی تھی ہمدم دبیرؔ کی تھی — ہر آہ ہر بکا میں درد و فغاں میں اُردو
افسانہ ہائے دِلکش اِس میں شررؔ نے لکھے — سرشارؔ کی نمایاں ہر داستاں میں اُردو
داغؔ و امیرؔ اِس کے سکّے بٹھا گئے ہیں — دایم رہے گی اِن کے ماتم کناں میں اُردو
تسلیمؔ نے لچک دی بندش جلالؔ نے کی — مظہرؔ کے بانکپن کی رُوحِ رواں میں اُردو
حالیؔ نے اِس میں رویا ہے حالِ نارِ مُسلم — اکبرؔ کے طرزِ نو کی ہر چستیاں میں اُردو

Marfat.com

چکبست نے ہے باندھی بندش نئی زمیں میں
پھر ابر نے چڑھائی ہے آسماں میں اُردو

کچھ شاد کی بدولت شادابی سخن تھی
ہے خطۂ دکن کے پیر و جواں میں اُردو

فانی بھی کر گیا ہے اِس کی بقا کا ساماں
احسن کے بے بہا ہے حسنِ بیاں میں اُردو

گُل سر بسر کھلائے اِس میں ریاض نے ہیں
دکھلاتی ہے بہاریں دورِ خزاں میں اُردو

اقبال کی جُدائی ہجر غریق و مضطر
نالہ کناں ہیں یا دوار فتگاں میں اُردو

کیفی، جلیل و سائل، حسرت، حفیظ و ناطق
سب ہیں امیں اِس کے اِنکی اماں ہیں اُردو

سیماب، نوح، سامی، بیخود، دِل و جگر اب
سب میزباں بنے ہیں اور مہماں ہیں اُردو

منظور، جوش، مضطر، حافظ، فراق و ماہر
چھائی یہ موہنی ہے دلدادگاں میں اُردو

سپر و سپر ہے اِس کی ہے جوہری جواہر
اِسی کی پرکھ میں اُردو اُس کی اماں میں اُردو

کیوں معرضِ بحث ہے اب دوستوں میں اِتنی
ہے کل نہیں نہیں میں اور ہوں میں ہاں میں اُردو

یہ بولیوں سے میٹھی اپنا رہی ہے سب کو
فردوسِ گوش بن کر راحت رساں میں اُردو

عثمان کے تصدّق دارالعلوم پایا
اب پل رہی ہے ظلِّ صاحبقراں میں اُردو

دِکھلائی عبدِ حق نے دُنیائے علم اِس میں
اِک جامِ جم ہے دستِ پیرِ مغاں میں اُردو

پیرِ جوانِ ہمّت یہ عُمرِ نوح پائے
اِس کے طفیل پھیلے سارے جہاں میں اُردو

ہے کس قدر مناسب اِس کا یہ سال بیدلؔ
حاوی ہے ہر جگہ پر ہندوستاں میں اُردو

(۱/۱) ہند میں غالب کے مزار کی نو تعمیر ایک لاکھ کے خرچ سے ۱۳ ۶۳ھ

دفن کرتے ہیں زباں کو قدرداں کے ساتھ میں
ہو جُدائی سے نہ رُوحِ پاک اِس کی بے قرار
حضرتِ آزاد کی تجویز بیدلؔ خُوب ہے
پہلوئے غالبؔ میں رکھا لا کے اُردو کا مزار

۱۹ ء ۵۲

Marfat.com

(۲) غیر طرحی مشاعرۂ کنگ ایڈورڈ کالج امراؤتی میں شاعری اُردو پر اعتراضات کے جوابات

{کہ یہ گل و بلبل وغیرہ تک محدود ہے}

زمینِ ہند میں تخمِ عناد پھوٹ پڑا — ہے پات پات الگ ڈالیاں ہیں رنگ برنگ
عجب ہے کیا نہ ملے ایک کا جو ایک سے دِل — بھڑک اُٹھے ہیں جہاں بھر میں شعلہ ہائے جنگ
مچی ہوئی ہے قیامت غضب کا عالم ہے — نظر فریب زمانہ چلّا رہا ہے خدنگ
یگانگت سے ہے شعرائے حال کو بھی گریز — مشاعرہ کا نکالا ہے کچھ نرالا ڈھنگ
یہ اعتراض ہے فرسودہ ہیں مضامیں گل — ہمیں بڑھاپے میں ہے مشکل شباب کی ہے ترنگ
غزل کو کہتے ہیں عمزہ ہے جو چلہ ہے محض — یہ ابتذال ہے اشعار سب ہیں تنگ ڈھنگ
لگے ہیں قطعہ کی قطع برید بھی کرنے — ہے مخمسے میں مخمس گرہ کی عقل ہے دنگ
یہ بخل ہے کہ رباعی سے اب ہے ناچاری — کٹی کٹائی ہے تاریخ گوئی کی بھی پتنگ
زبانِ حال سے ہے مرثیہ کا خود ماتم — یہ مکس مسدس تضمین ہے لگا ہے زنگ
نہ مثنوی میں اُمید شار ہی باقی — غرض کے نظم کے ہر رنگ میں ملائی بھنگ
پڑی یہ عشق و محبت کی سرد بازاری — دِلوں سے دُور ہوئے دلبرانِ شوخ و شنگ
شبِ فراق کا اب طول ہے نہ زلفِ دراز — لٹیں جو کٹ گئیں جاتا رہا وہ عذر لنگ
بموں کی مار نے عالم تباہ کر ڈالا — نگاہِ ناز کے بیکار سب ہیں تیر و تفنگ
گلوں میں آج وہ پہلا سا رنگ و بُو ہی نہیں — کہاں سے آئے عنادل کے اب دلوں میں اُمنگ
فسانۂ غمِ مجنوں ہے مضحکہ انگیز — ہے کورٹ شپ کے قوانین میں بہ باعثِ ننگ
پہاڑ کھودنا فرہاد کا۔ کمال نہ تھا — یہاں اُڑاتے ہیں مزدور پتھروں کی سُرنگ
بتاؤں آپ کو کس مُنہ سے لیلیٰ و شیریں — ہے نام لینے میں لیڈیز کے بہت ارچنگ

Marfat.com

چلے رقیبِ سیہ کار کی یہاں کیا خاک
رواج پا گئے دستورہائے اہلِ فرنگ

پیام چلتے ہیں بجلی کی آج لہروں پر
نہ کام آئے کبوتر نہ کام آئے کلنگ

جہاں سے زاہدِ خود بیں کا اُٹھ گیا سب رعب
مگن کی بنسی بجاتے ہیں اب میاں بجرنگ

رہی نہ دشت نوردی تو راہبر کیسا
اجل نے خضر کی ناحق لگا رکھی ہے درنگ

وقارِ ساقیٔ میخانہ دِن بدن ہے فزوں
اگرچہ ہو گئے چھومنتروں سے شیخ ملنگ

رہا نہ سوز کا ڈھب کیا جلے گا پروانہ
ستم ہے شعلۂ شمع پڑا ہے خود اُلٹنگ

غرض فسانۂ اُلفت ہے طاقِ نسیاں پر
مٹی ہے حرفِ غلط ہو کے عشق کی فرہنگ

تجھے بھی پیروئ حال چاہیئے بیدلؔ
ندی میں رہ کے نہ لے مول دشمنیٔ نہنگ

مگر گلا ہی رہا وہ نہ دانت ہی باقی
میں کیا سناؤں مرے پاس اب رباب چنگ

کسی کی تال نئی سُر نیا نئی دُھرپت
میں اُن کے ہو نہیں سکتا کسی طرح پاسنگ

عجیب طرح کی بیدلؔ ہم اُلجھنوں میں پڑے
کہ ....اب جو طرح ہے غائب ہے آہ قافیہ تنگ

۱۹۴۴ء

(۳) طریقۂ شعرائے حال

اب سخن سنجی کہاں مضمون آرائی کہاں
راگنی پر سر دُھنا کرتے ہیں لٹوبن گئے

کیوں سخندانوں کی محفل ہو نہ بزمِ تان سین
شاعروں میں چند یہ بھاڑے کے ٹٹوبن گئے

۱۹۴۵ء

(۴) بمنظوری پارلیمنٹ زبانِ اُردو کا اخراج از مملکتِ ہند مولانا آزاد کی منسٹری تعلیم کے دور میں!

آہ مُسلم پر اُمنڈ آیا مصائب کا ہجوم
سختیاں جھیلیں بہت اِس خانماں برباد نے

مِٹ چلے لو زندگیٔ قوم کے آثار سب
آج اُردو بھی بدر کی حضرت آزاد نے

۱۹۴۹ء

Marfat.com

(۵) آنریبل مولانا ابوالکلام آزاد وزیر تعلیمات ہند کی گوہر فشانی کہ وہ کلچرل یونٹی کے حامی ہیں

یونٹی کلچر کی اِن کو ہے پسند ہے نچوڑ آزاد کی یہ رائے کا
پھر مُسلمانوں کو پَرچانے لگی کانگرس کی یہ پرانی نائے کا
کی ہے کِس حِکمت سے تالیف قلُوب ۲- تماشہ
شو نیا رَچتا ہے کو شو بوائے کا ۳- دکھاوے کا بچہ
اختلاطِ زبان

(۶) حضور بابائے اُردو ڈاکٹر عبدالحق صاحب مدظلہ العالی کی خدمت میں چند قطعات تاریخ

عبدِ حق کو پیش کر گنجینۂ عِلم و اَدب حق کرے ناحق نہ بیدل جائے یہ دولت کہیں
کیوں نہ ہو اِس جوہری کو اِن جواہر کی پرکھ ہو قبول خاطر بابائے اُردو ہے یقیں
۱۳ ھ ۷۱

(۷) مشاعروں میں محفلِ راگ

اَب نِکالی شعرا نے ہے نئی طرزِ بیاں بھانڈ پَن سے یہ لگے کرنے ہیں سب کی خدمت
اہلِ محفل کو گلا پھاڑ کے گمراہ کریں اِن کو شیطان نے سونی ہے غضب کی خدمت
ناشناسوں کی ہے تحسین سے بیقدریٔ عِلم سب سے افضل ہے کریں بیٹھ کے رَب کی خدمت
زر پرستوں نے کیا عِلم کو رسوائے جہاں رہ گئی ہائے یہی آج اَدب کی خدمت
۱۳ ھ ۷۱

(۸) بنگال میں تنازعۂ زبان اُردو

الاماں تھی بے محل کیسی زباں کی چھیڑ چھاڑ کی حکومت نے زباں بندی کھلا کر گولیاں
بے گنہ مارے گئے کچھ نونہالانِ وطن مفسدوں کی چل گئیں آخر تدابیرِ نہاں
اتحادِ باہمی میں بہتریٔ مُلک ہے چاہیئے ہوں سارے اہلِ پاک یکدل یکزباں
منسلک سب کو کیا ہے رشتۂ اِسلام نے ایک بنگالی و پنجابی و سندھی ہیں یہاں
حضرتِ بیدل ملے گا کیا بھلا تفریق سے کیوں نہ آپ اُردو بھی اپنا لیں یہ ہے شستہ زباں
۱۳ ھ ۷۱

Marfat.com

(۹) ادارۂ اُردو کا کمیٔ زر کی وجہ سے اعلانِ شکست

عبدِ حق صاحب کے ملک و قوم پر احسان ہیں
اِس ضعیفی میں ہے جاری اِن کی سعیٔ نوجواں

وہ خزانے علم کے ظاہر ہوئے اِن کے طفیل
صدیوں سے جو کہ زیرِ خاک تھے اَب تک نہاں

اَب سہل اُردو میں کر ڈالے مضامینِ اَدق
درس گاہوں کے لئے پیدا ہوئیں آسانیاں

سلطنت کا فرض ہے بابائے اُردو کی مدد
قائدِ اعظم نے مانا تھا اِسے مُلکی زباں

بے حسی اُردو زباں سے ہے ہماری شرمناک
تُل پڑا اِس کے بُدر کرنے پہ جب ہندوستاں

مرکزِ ہندی بنا عثمانیہ دارالعلوم
الاماں ہم پر ہے طاری آج تک خوابِ گراں

ملک میں بیدل سما جائے گی پھر بوئے نفاق
گلشنِ اُردو کبھی ہوگا جو تاراجِ خزاں

---

۵۲ ۱۹

سبکدوشیٔ ملازمت

(۱) الحاج فرید خاں صاحب فضاؔ ایم اے بی ٹی کے پنشن لینے پر

پنشن فرید خاں کو بفضلِ خدا ملی
اَب چاکریٔ غیر کی بیگار ٹل گئی

پڑھنے سے جب چھُٹے تو پڑھانے میں بھڑ گئے
مختل ہوا دِماغ طبیعت مچل گئی

پیری کی شام صبح جوانی سے تھی قریب
دَم مارنے نہ پائے کہ دوپہر ڈھل گئی

ہر ایک عضوِ جسم ہوا ضعف سے نڈھال
آئی خزاں بہارِ جوانی نکل گئی

اَب دَوڑ زندگی کی ہے راہِ نجات پر
کھا کھا کے ٹھوکریں دمِ آخر سنبھل گئی

یارب نئے سرے سے نئی عمر کر عطا
گنتی میں وہ نہ آئے جو اَب تک نکل گئی

اِس اِنقلابِ زیست کا بیدلؔ یہ سالِ نیک
کہدو... فضا فضاؔ کی بھی کچھ کچھ بدل گئی

Marfat.com

(۲) ایک اکسائز افیسر کرمفرما کا پنشن کے بعد گھی کی تجارت شروع کرنا

تجربہ کر کے ہمارے دوست کو آئی سمجھ — نوکری پھر چاکری ہے ہے تجارت بہتریں
لیتے ہی پنشن ہوا فی الفور سب نشہ ہرن — گوکچھا کی روبرو برسوں شرابِ آتشیں
آنکھ جب کھولی ہوا معلوم چکّر تھا فضول — بیل تھے کولہو کے گویا گھوم پھر کے تھے وہیں
فاقہ مستی میں کٹی اللہ سے بھی دور تھے — اِس غلامی کے عوض برباد تھے دُنیا دیں
مے کی بھٹی چھوڑ کر اب گھی کے کُپّوں سے لگے — مرحبا کیا بات اِن کی مرد ہیں اِنجام میں
صبح کا بھولا ہوا گر لوٹ آئے شام کو — واقعی جد و جُہد ہے لائقِ صد آفرین

سال بیدل یہ کہو اِس کا جو چکنائے مزاج
شاد باش اے خان پانچوں اُنگلیاں گھی میں بھریں

۱۹۴۶

(۳) برتاخیر تبادلۂ پنشن در پاکستان

ہے خُدا رزّاق بیدل فکر کیا اِس کی تجھے — ہضم کر جائے حکومت گر یہ پنشن کی رقم
اِس کی بدعہدی میں بھی مضمر ہماری جیت ہے — کھو کے ہانڈی ذات پہچانیں گے اِس کُتّے کی ہم

۱۹۶۴۹

(۴) تبادلۂ سکّہ کے باعث پاکستان میں کمیٔ پنشن

ہماری کمائی گھٹی اِک تہائی[۳] یہاں پنشنر کی ہوئی پھر سے پنشن
وہاں دُشمنوں نے ٹھکانہ نہ چھوڑا چمن لُٹ گیا اور اُجڑا نشیمن
سُنائیں کسے کون ہے سُننے والا[۴] ہے آوازِ گنبد یہاں آہ و شیون
بھروسہ ہے اُس پر جو روزی رساں ہے[۵] خداوندِ عالم پر ہے حال روشن
غلامِ محمّد نے کی لاکھ کوشش
رہا پھر بھی پنشن میں ڈی ویلیوائے شن

۱۳ ۵۵ ۶۹

Marfat.com

(۵) خانصاحب عبدالحمید ڈپٹی کلکٹر سنٹرل اکسائز کے پنشن لینے پر

ہو مُبارک خانصاحب چلدئے پنشن پر آج — حل ہوئیں باخیر و خُوبی تیئس سالہ مشکلات
ختم سروس پاک میں کی ابتدا کی ہند سے — ہے بہت دلچسپ دورِ زیست کی یہ کلیات
یادِ حق میں کاٹ دیں بہتر ہے باقی زندگی — اُلجھنیں دُنیائے فانی کی ہیں ورنہ لغویات

اِس سبکدوشی کی بیدل چاہیئے تاریخ گر
لکھ ... خُدائے پاک نے دیدی تفکّر سے نجات

(۶) محترمی خواجہ محمد حسین صاحب ڈی آئی جی کے پنشن لینے پر

آئے سی پی سے یہاں کے ایم حسین — یہ کرشمے ہیں وطن کی خاک کے
حق تعالےٰ اِن کو عُمرِ نوحؑ دے — آبِ تصدّق میں شہِ لولاکؐ کے
مرحبا ڈی ویلوایشن سے بچے — پنشنر خواجہ ہیں اہلِ پاک کے

۱۳۷۱ھ

(۷) عزیز ڈاکٹر محمد احسن سول سرجن کی پنشن

ڈاکٹر احسن و اخوئی معظم خوش رہیں — دے خداوندِ جہاں ہر دو کو اب عمرِ خضرؑ
باپ کی خدمتگذاری کا ہوا موقعہ نصیب — چاکری کے بعد پنشن برمحل ہے سر بسر
یہ سعادت جس کی قسمت میں لکھی اللہ نے — اِس نے خود اپنے لئے پیدا کیا جنّت میں گھر
فرض ہے اولاد پر ماں باپ کا رکھے خیال — موجبِ برکت ہے ہر دم اُنکی شفقت کی نظر

اِس سبکدوشی کا بیدل لکھ یہ سالِ تہنیت
آج ہیں کیا خُوب ہر دو باپ بیٹے پنشنر

۵۲ — عیسوی — ۱۹

Marfat.com

حج بیت اللہ

(۱) برادرِ مکرم الحاج قاضی ظہورالحسن صاحب ناظم بیوہاروی

چُوں ظہورالحسن زکعبہ رسید اقربا گفت او خوشا آمد
ایں صدا ہم ملائکاں کردند حاجیٔ خانۂ خُدا آمد

۱۳۸۲ھ

(۲) اخوئی محترم الحاج قاضی محمد نسیم صاحب ایس ڈی او پنشنر

نسیمِ خوش سیر آئے وطن کو عرب سے کرکے بیت اللہ کی سیر
کیا اللہ ھوآکبر حج اکبر بلاشبہہ رکھا ہے خُلد میں پیر
بڑھے سُوئے حرم لبیک کہہ کر بجز حق کے نہ تھا دِل میں کوئی غیر
لگے دِل کیا زمینِ ہند میں اَب کجا شیدائی کعبہ کجا دیر
اَدب سے پیش کر بیدل یہ تاریخ
مُبارک حج سے آجانا مع الخیر

(۳) عزیزگرامی مقدالحاج شجاعت علی صاحب صدیقی ملٹری اکونٹنٹ جنرل پاکستان

اَب شجاعت علی بنے حاجی حق نے بخشی سعادتِ دارین
توشۂ آخرت دُرست کیا مردِ حق بیں کا ہے جو نصب العین
رہے اللہ حافظ و ناصر اور معاون ہو سیّدِ کونین
عمر و اِقبال روز افزوں ہو زندگی بھر رہے میسّر چین
فکرِ تاریخ ہے اگر بیدل
لکھ ... شجاعت ہیں زائرِ حرمین

۱۳۶۵ھ

Marfat.com

(۴) الحاج احمد اسلام خانصاحب جنرل منیجر لائل پور کاٹن مل

زائرِ بیت الحرم ہیں احمد اسلام خاں
باندھ کر احرام کر لی خانۂ کعبہ کی سیر

رحمۃ اللعالمیں کے گنبدِ خضرا میں بھی
سر کے بل چل کر رکھا ہے جنّتِ آدم میں پیر

اس کے سنگِ آستاں پر جبہہ ساحق نے کیا
جس کے در کی چھانتے تھے خاک سلمانؓ و زبیرؓ

قلب کی پاکیزگی سے یہ شرف حاصل ہوا
اُلفتِ دینِ متیں ہے لذّتِ دُنیا سے بیر

جس طرف دیکھا ہوا ہے جلوۂ حق آشکار
جو حرم میں کارفرما ہے وہی ہے سوئے دیر

خیر و برکت چاہیئے وردِ زبانِ پاک اب
ماسوا اللہ کے دل میں نہ ہو واللہ غیر

سالِ بیدل پیش کرتا ہے بامیدِ دُعا
کر کے اِک حج احمد اسلام گھر لوٹے بخیر

۱۹۵۰ء

(۵) ڈاکٹر الحاج احمد اللہ خاں انچارج لائلپور کاٹن مل ہاسپٹل

احمد اللہ زائرِ کعبہ ہوئے
دے چکے اعمالِ ماضی کا حساب

مرحبا کام آئی عمرِ رائیگاں
کی نمایاں زندگی لاجواب

مُنھ سے نکلی جب صدا لبیک کی
شیشۂ دل پر ہوئی نوآب و تاب

گنبدِ خضرا کے دستِ جود نے
وا کیا اللہ کی رحمت کا باب

بیدلِ عاصی خُدا کی دین ہے
آئے لیکے احمد اللہ خاں ثواب

۱۳۷۰ھ

(۶) محترمی الحاج خواجہ محمد حسین صاحب ڈی آئی جی کی روانگی حج

مرحبا صد شکر ہے کے ایم حسین
حج کعبہ کے لئے ہیں خوش خرام

جبہہ ساہوں گنبدِ خضرا پہ جب
بیدلِ عاصی کا پہنچا دیں پیام

سرورِ عالمؐ طلب فرمائیں جلد
اِس غمِ دوری سے نالاں ہے غلام

فضلِ رب ہو جائے گر یہ التجا
ہو قبولِ خاطرِ خیر الانام

Marfat.com

حق کرے اِن کو مُبارک یہ سفر — زائرِ حرمیں آئیں شاد کام
رات دن بھر مار ہو بَرکات کی — خُوب گزرے زِندگیٔ نیک نام
تہنیّت کا مصرع تاریخ ہے — آج خواجہ بھی چلے بیت الحرام

۱۳۷۱ھ

(۷) تکمیلِ حج

اَب طوافِ کعبہ کر کے آگئے حاجی حسین — ہو ادائے رُکنِ حج مقبولِ رَبِّ بے نیاز
بڑھ چلے لبیک کہہ کر جانبِ بیت الحرام — ہو گیا سب پر عیاں نقشِ اُخوّت کا یہ راز
یہ سعادت بھی طفیلِ ایزدی حاصِل ہوئی — ہو گئے حاضر بدرگاہِ شہنشاہِ حجاز
شیشۂ دِل پر ہوئی ایمان کا مِل سے جِلا — کیوں نہ ہو یہ مردِ مومن پاکباطن پاکباز
زِندگی میں اَور بھی اَیسے مواقع ہوں نصیب — دے خُدائے پاک اِن کو نوحؑ کی عمر دراز
آل سے اولاد سے یہ شادماں دایم رہیں — سُرخرُو رکھے دو عالم میں خُدائے کارساز
محترم کو پیش کر بیدلؔ یہ سالِ تہنیّت — مرحبا... خواجہ ہوئے ہیں ایک حج سے سرفراز

۱۳۷۱ھ

(۸) آنریبل الحاج سردار عبدالرب نشتر منسٹر انڈسٹریز پاکستان

حضرتِ نشترؔ نے کی تکمیلِ رُکنِ حج بخیر — کاروانِ زائرانِ پاک کے رہبر بنے
بڑھ چلے لبیک کہہ کر جانبِ بیت الحرم — پھر اُخوّت کے علمبردار سرتاسر بنے
گنبدِ خضراؐ سے لے کر آئے سامانِ نجات — سیدِ ابرارؐ اِن کے شافعِ محشر بنے
ہے متاعِ دین حاصِل دولتِ دُنیا کے سِوا — آسمانِ رفعتِ اِسلام کے نیّر بنے
بیدلِ خستہ برائے سال یہ آئی ندا — کہدو... اَب حاجی جناب عبدالرب نشتر بنے

۱۳۷۱ھ

(۹) الحاج علامہ عنایت اللہ مشرقی صاحب کا ادائے فریضۂ حج

زائرِ کعبہ بنے علامہ آج — ہیں بہت پرہیزگار و متّقی
تہنیّت کا سال ہے بیدلؔ یہی — کر کے حج اَب لوٹ آئے مشرقی

۱۳۷۱ھ

Marfat.com

اِنتقالِ پُرملال

اِنا لِلّٰہِ وانا اِلیہِ راجعُون

شعرائے شیریں مقال :-

(۱) حضرت امیر احمد امیرؔ مینائی لکھنویؒ

معجز بیانیوں سے جہاں دنگ جن کی تھا — وُہ مبتلائے پرسشِ منکر نکیر ہیں
زندہ ہے لکھنؤ کی زباں جن سے آجتک — جو یادگارِ ناسخ و شانِ اسیر ہیں
اُردو زبان جن کی بدولت چمک اُٹھی — احسان جن کے اہلِ سخن پر کثیر ہیں
چھوڑے نقوش وہ صفحۂ روزگار پر — جو پتھروں کی مٹ نہ سکیں گے لکیر ہیں
دُنیا سے چل بسے ہیں وہی تاجدارِ نظم — جن کی سخن ترازیاں گویا نظیر ہیں
مہرِ سکوت آج لبوں پر ہے الاماں — اُمیدوارِ رحمتِ ربِّ قدیر ہیں
بیدلؔ ندا یہ غیب سے آئی برائے سال — کہدو کہ .... آہ خُلدِ بریں میں امیرؔ ہیں

(۲) بروفاتِ حسرت آیات شاعرۂ نازکخیال نواب زینت محل بیگم زلفیؔ چرکھاری تلمیذۂ حضرت داغؔ

چھوڑ کر دُنیائے دوں کو چلی بسی ملکِ عدم — شاعرہ زلفیؔ تخلص نکتہ رس عالی دِماغ
آہ اِس نوخیز کے مرنے کے دِن ہرگز نہ تھے — بھر گیا جلدی شرابِ زندگانی کا ایاغ
دے گئی دھوکا بُرے پہلو سے عمرِ بے وفا — آہ نیرنگِ جہاں نے کیا دکھایا سبز باغ
زینتِ بزمِ سخن زینت کی تھی زندہ دِلی — اِس کے دم سے تھا فروزاں حسنِ معنی کا چراغ
حضرتِ استاد سے اِس کو عقیدت تھی بہت — اس کی تحریروں میں ملتا ہے محبت کا سُراغ
یا الٰہی اپنی رحمت کے تصدق بخشدے — رُوحِ کو خُلدِ بریں میں اِس کی حاصِل ہو فراغ
موت ہے اِس کی گراں بیدلؔ جنابِ داغؔ کو — یہ کہو... زینت محل کا بھی نیا دِل پر ہے داغ

۱۹ ء

Marfat.com

(۳) بُلبُلِ ہند نواب فصیح الملک بہادر حضرت داغ دہلوی

آج رخصت ہوئے جنابِ داغ — بُلبُلِ ہند خوش نوا کہیئے
جزوِ پیغمبری ہے فنِ سخن — پر اسے نظم کا خُدا کہیئے
خُوب اُردو زبان چمکادی — حُسنِ معنی کو دی جلا کہیئے
حمد و نعت کی ہے نرالی شان — سُن کے ہر لفظ مرحبا کہیئے
سادگیٔ کلام معنی خیز — ہے تخیّل کی انتہا کہیئے
جب خُدا مہرباں ہے بہرِ نبیؐ — کیوں درِ خُلد ہو نہ وا کہیئے
بیدلِ غمزدہ سنِ رحلت — داغ نواب میرزا .... کہیئے

(۴) بیدلِ خستہ حضرت استاذی داغ دہلوی کے مزارِ اقدس پر

کر دُعائے مغفرت چل کر سرِ بالیں داغ — دِل مصر تھا مدتوں سے خاطرِ ناشاد پر
شکر ہے اللہ کا بیدل بر آئی آرزو — فاتحہ پڑھ آئے جا کر مرقدِ اُستاد پر

(۵) شاعرِ معجز بیاں حضرت استاذی شیخ امیر اللہ تسلیم نور اللہ مرقدہ

فرشتہ خو امیر اللہ تسلیم — ہوئے دُنیائے دُوں سے آج رخصت
بہت خوش خلق تھے اور بامروت — نہایت پاک دِل پاکیزہ خصلت
صلوٰۃ و صوم سے ہر دم شغف تھا — رہے پابندِ احکامِ شریعت
سخندان و سخن سنج و سخن فہم — بہت کچھ دی تصانیفوں کو وسعت
بھرا جادو سبھی اشعار میں ہے — سلاست ہے نفاست ہے نزاکت
تصدّق میں نبیؐ کے بخش دینا — خُداوندا عطا کر اس کو جنّت
ہوئی بیدل کو فکرِ سالِ تاریخ — ندا آئی ... ہے اب خواہانِ رحمت

۱۳۲۹ھ

Marfat.com

(۶) ترجمانِ قوم شمس العلما مولانا الطاف حسین حالیؒ

آہ اَب شہرِ خموشاں کس قدر آباد ہے
مورڈکر دُنیا سے مُنھ حالی بھی اس کا ہو رہا

قوم کی خاطر گھُلائی جان اِس نے بے طرح
ملّتِ مرحُوم کا برسوں فسانہ گو رہا

اِس نے لے دے ڈال کر اِصلاح کر ڈالی بہُت
آخرش اُگنے لگا جو تخم یہ تھا بو رہا

بالیقیں اللہ جنّت میں اِسے دے گا مقام
یہ فدائے قوم تھا دِل میں زمن و تو رہا

آج بیدلؔ حالیؔ مرحُوم کا ہے سوگوار
تھا جگاتا قوم کو وہ آپ خود ہی سو رہا

۱۹۱۴ء

(۷) لسان العصر خان بہادر سیّد اکبر حسین اکبر الہ آبادیؒ

بزم سُونی کر گئے اکبر حسین
جا بسایا قبر کا آغوش آج

محفلِ شعر و سُخن برہم ہوئی
ہے زمینِ ہند ماتم پوش آج

بارِ احساں سے دبا کر قوم کو
چل دیا احباب کے بردوش آج

قوم کی خاطر یہ سر دُھنتا رہا
کون ہے ایسا ترقی کوش آج

بزلہ سنجی سے نصائح کیں عیاں
ہے کہاں فردوس بہرِ گوش آج

جنّت الفردوس ہو اِس کو عطا
رحمتِ حق کو یہ آئے جوش آج

رازِ ملّت کس سے بیدلؔ پُوچھئے
نکتہ رس اکبر ہُوا خاموش آج

۱۹۲۱ء

(۸) پنڈت برج نرائن چکبست ایڈوکیٹ لکھنؤ

یک بیک طے کر گئے راہِ عدم
شاعرِ چکبست مردِ ہوشمند

تھے سفر میں پیش آیا یہ سفر
تیز رَو تھا زندگانی کا سمند

نظم سے ہے رازِ فطرت آشکار
اِن کے جوہر کا ہے شاہد بند بند

روز و شب خدمت گذارِ مُلک تھے
یہ روش اللہ کو ہو گی پسند

جی سکے اِنسان کیا بیدلؔ بھلا
قلب کی حرکت جو ہو بکلیت بند

۱۹۲۶ء

(جب آپ کی تقریر کے دوران میں سفر قلب کی حرکت بند ہو گئی)

Marfat.com

(۹) نواب حیدر یار جنگ سیّد حیدر علی نظم طباطبائی مرحوم

آج حیدر علی ہوئے رخصت — اِس اَجل سے تمام ہارے ہیں
فلکِ نظم کے تھے ماہ یہ نظم — اِن کے اشعار ماہ پارے ہیں
کی اُنہوں نے زبان کی اِصلاح — جو نقائص تھے وُہ سنوارے ہیں
بخشدے اِن کو آپ خُداوندا — تیرے محبوبؐ کے پیارے ہیں
بیدلِ عمر زدہ نے سالِ وفات — یہ کہا... نظم بھی سدھارے ہیں

۱۳ ھ ۵۲

(۱۰) حضرت ریاض خیرآبادی مرحوم

باغِ رضواں گئے جنابِ ریاض — اوستادِ سخن جہاں اُستاد
کون کھینچے گا حُسن کی تصویر — اُٹھ گیا رشکِ مانی و بہزاد
عِشق کا سرد پڑ گیا بازار — ہو چکی قیدِ زُلف کی میعاد
لُٹ گئی سب بہار پھولوں کی — ہے عنادل کی بے محل فریاد
جُھک گیا آپ سرِ غرور پسند — سرنگوں غم سے آج ہے شمشاد
تھا یہ سب کچھ ریاض کے دم سے — کون لکھے گا عشق کی روداد
سالِ تاریخ ہے یہی بیدل — کہ... چلی آپ امیر و داغ کی یاد

۱۹ ء ۳۴

(۱۱) ادیب الملک نواب نصیر حسین خاں خیال مرحوم عظیم آبادی

دفعتاً دُنیائے فانی چھوڑ کر حضرت خیال — ہو گئے صد حیف رخصت سوئے ملکِ جاوداں
زندگی اِس نے اِسی جدوجُہد میں کاٹ دی — عُمر بھر کرتا رہا یہ خدمتِ اُردو زباں
ہر کسی سے انکساری تھا سدا اِس کا شعار — خاندانِ ذی اثر کا تھا یہ فخرِ خاندان
اپنی رحمت سے کرے اللہ اِس کی مغفرت — اور عطا رہنے کو ہو اِس کے لئے باغِ جناں
بیدلِ مضطر نے اِس کا یہ لکھا سالِ وفات — ہو گیا آپ گلشنِ اُردو ہے تاراج خزاں

۱۹۰ ء ۳۴

Marfat.com

(۱۲) ترجمانِ حقیقت ڈاکٹر علامہ محمد اقبال پی ایچ ڈی بار ایٹ لاء نور اللہ مرقدہ

چل بسے علامۂ اقبال بھی — ترجمانِ رازِ فطرت بیگماں
ذات جن کی نازشِ سحبان تھی — ہند میں ٹکسال تھی گویا زباں
نظم میں جادو بھرا ہر لفظ لفظ — اس پر اک دلکش غضب طرزِ بیاں
کھو دیا تہذیبِ نو کا سب بھرم — کُل نقائص صاف کر ڈالے عیاں
پھر سے دوہرایا سبق بھولا ہوا — چھیڑ کر ملت کی اگلی داستاں
جسمِ مردہ میں پھریری ڈالدی — دفعتاً گرما اُٹھے پیر و جواں
قوم کو پھر درسِ خودداری دیا — ہو چلا مسلم خودی کا رازداں
پھونک دی کانوں میں تکبیرِ بلالؓ — گونج اُٹھی پھر وہی ہر سُو اذاں
عظمتِ رفتہ دِلا کر یاد پھر — کر ہی دیں چشمانِ ملت خونچکاں
کھول ڈالے علم کے سربستہ راز — کی عیاں جو کچھ نہاں تھیں خوبیاں
جوشِ اسلامی سے دل بڑھنے لگے — بندھ گیا نظروں میں پھر اگلا سماں
حق طفیلِ رحمت اللعٰلمیں — اب عطا اس کو کرے باغِ جناں

آہ بیدلؔ رحلتِ اقبال پر — ہند میں ہے شاعری ماتم کناں

۱۳۵۷ھ

(۱۳) شاعرِ شیریں بیاں حضرت آغا ساعر قزلباش

جہاں سے چل دئے آغا گرامی — سخن فہم و سخنداں خواجۂ تاش
حوادث سے جہاں کے تھا پریشاں — مگر پھر بھی بہت خوش وضع خوش باش
گذاری زندگی زندہ دلی سے — مصیبت میں رہا ہشاش و بشاش
لکھی بیدلؔ نے یہ تاریخ رحلت — گیا سوئے ارم شاعر قزلباش

۱۳۵۹ھ

Marfat.com

(۱۴) شاعرِ جادو بیاں حضرت سیّد علی احسن مارہروی شاگردِ رشید حضرت داغ مرحوم

آہ بیدردِ اَجل کے ہاتھ سے ... خاکِ مرقد میں نہاں احسن ہیں آج
اَب پُکاریں گے کسے مارہروی ... رہ نوردِ لا مکاں احسن ہیں آج
تھے کبھی پروانۂ بزمِ سخن ... مثلِ شمعِ بے زباں احسن ہیں آج
داد کِس سے پائیں گے اشعار کی ... اِک سکوتِ رازداں احسن ہیں آج
مایۂ نازِ فصیح الملک تھے ... وُہ کہاں معجز بیاں احسن ہیں آج
یادگارِ محفلِ اُستاد کے ... ایک وارفتہ نشاں احسن ہیں آج
نامکمل رہ گئی انشائے داغ ... دیدۂ ریزی کو کہاں احسن ہیں آج

بیدل مضطر یہ ہے سالِ وفات
بُلبُلِ باغِ جناں احسن ہیں آج

(۱۵) راجۂ راجان ہز اکسلنسی مہاراجہ سر کشن پرشاد شاد جی سی آئی ای

دستِ بیدادِ اَجل نے ظلم توڑا کِس قدر ... لیجئے رخصت مہاراجہ کشن پرشاد ہیں
کیوں تدبّر میں نہ ہوتا فرد اِن کا خاندان ... اکبرِ اعظم کے ٹوڈرمل کی یہ اولاد ہیں
گُلستانِ رامچندر جی کے ہیں یہ نونہال ... اور نہالستانِ چند و لعل کے شمشاد ہیں
ہیں دلوں پر نقش ساری خوبیاں اشعار کی ... مٹ نہیں سکتیں نقوشِ مانی و بہزاد ہیں
زِندگی اُن صوفیوں کے طرز و مشرب میں کٹی ... جو قیودِ مذہب و مِلّت سے بھی آزاد ہیں
اپنی رحمت کے تصدّق بخشدے یارب انہیں ... مغفرت کیجے تجھ سے سب ہی طالب امداد ہیں

ہوگئی بیدل مکدّر ہند کی ساری فضا
ہائے موتِ شاد سے اہلِ وطن ناشاد ہیں

۱۳ ھ ۵۹

Marfat.com

(۱۶) بروفاتِ حسرت آیات ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور نوبل پرائز ونرمالی وسوا بھارتی

چوں رسیدہ بہرِ او حکمِ قضا — سوئے خلاقِ زماں فی الفور رفت
بیدلِ خستہ چو فکرِ سال کرد — گفت ہاتف ... ڈاکٹر ٹیگور رفت

۱۹۴۱ء

(۱۷) شاعرِ سحر بیاں حضرت شوکت علی فانی بدایونی مرحوم

گئی شوکتِ نظم شوکت علی سے — کہ جس کی مسلّم تھی جادو بیانی
غضب کی تھی اشعار میں چلبلاہٹ — عیاں تھا بڑھاپے میں رنگِ جوانی
مضامین کا ایک تانتا بندھا تھا — طبیعت میں تھی کس بلا کی روانی
حقیقت میں تھا پادشاہِ تغزل — فصاحت میں رکھتا نہ تھا اپنا ثانی
بلندی تخیّل کی تھی انتہا تک — لطافت میں ہر شعر بحرِ معانی
بہشت بریں اِس کو یارب عطا کر — میسّر رہے رفعتِ جاودانی
کہا سال یہ بیدلِ غمزدہ نے — فنا بھی ہوئی کشتیٔ عمرِ فانی

(۱۸) بروفاتِ حسرت آیات نواب سراج الدین احمد خاں ساحل دہلوی مرحوم

گئے جہاں سے خان سراج الدین احمد — ہوئی فصاحت دہلی سے شاعری محروم
یہ سرفراز ہمیشہ سے زندگی میں رہا — رہے نہ رحمتِ باری سے آج بھی محروم
ندا یہ آئی عبث فکر ہے تری بیدل — خدا کریم ہے سائل ہو کیا کبھی محروم

(۱۹) نواب فصاحت جنگ بہادر حافظ جلیل حسن جلیل استاد حضور نظام مرحوم

چل بسے حافظِ جلیل حسن — پڑ گیا شاعری کا پھیکا رنگ
جانشینِ امیرِ مینائی — خوشہ چینِ اسیرِ خوش آہنگ
اوستادِ نظامِ آصف جاہ — شاہِ عثماں مدبّر و فرہنگ

Marfat.com

گلشنِ نظم میں خزاں آئی — ہئے بہارِ سخنوری دل تنگ
آج ماتم کدہ ہئے بزمِ ادب — صاحبانِ سخن کی عقل ہئے دنگ
مستحق ہئے یہ حق کی رحمت کا — مغفرت میں نہ ہوگی اس کے درنگ
دفعتاً آئی یہ ندا بیدل — بُلبلِ خُلد ہئے فصاحت جنگ

۱۳۶۵ھ

(۲۰) ہز اکسلنسی طوطئ ہند سر وجنی نائیڈو گورنر یوپی

روانہ اِس جہاں سے ہوگئی سیر وجنی نائیڈو — فنا کے گھاٹ سے چل کر یہ ملکِ جاوداں پہنچی
اِسے مدِّ نظر تھا اتحادِ ہندو و مسلم — یہی تلقین کی اِس نے جہاں سے بھی جہاں پہنچی
سخندانی سے اِس کی اہلِ مغرب ہوگئے حیراں — مسخر کرلیا سب کو جو یہ جادو بیاں پہنچی
دکن کی سرزمیں سے ہند میں کی مسند آرائی — تدابیروں کے بَل پر منزلت کے آسماں پہنچی
سنِ فصلی میں بیدل نے لکھی تاریخ رحلت کی — گلستانِ ارم میں طوطئ ہندوستاں پہنچی

۱۳۵۸ف مرد جہ دکن

(۲۱) خان بہادر حافظ ولایت اللہ مرحوم سابق ڈپٹی کمشنر

حافظ ولایت اللہ رخصت ہوئے جہاں سے — دِلگیر کیوں نہ ہوں گے احباب اقربا سب
جدّت طرازیاں تھیں کیا طبعِ رسا میں — ہر بات برمحل تھی ہر لفظ لفظ انسب
اندازِ گفتگو میں تھی چاشنی ادب کی — تھی چھیڑ چھاڑ گویا ہر طور سے مہذب
بیدل کی التجا ہئے یہ بہرِ سالِ رحلت — برسیں اَب اِس لحد پر رحمت کے پھول یارب

۱۳۶۹ھ

(۲۲) سیّد عاشق حسین سیماب اکبرآبادی مرحوم

چلے جہان سے عاشق حسین بھی فی الفور — عدم کی منزلِ دشوار کاٹ دی ہئے شتاب
دِلوں پہ زورِ سخن سے بٹھا دئے سکّے — رہا ہئے اِس کی ضعیفی میں شاعری کا شباب
زبانِ داغ کا رکھا وقار بھی قایم — غرورِ حسن کو سکھلائے عشق کے آداب

آئینہ اکرم اشرفی کراچی دیباچہ دیوان ۱۲ صاحب دیوان

Marfat.com

مصنّفین میں اِس کا بلند پایہ تھا — لکھی ہے ایک سے اِک بڑھ کے دلپسند کتاب
کلامِ پاک کا منظوم ترجمہ لکھ کر — کیا ہے جمع بہت آخرت کا اِس نے ثواب
نزولِ رحمتِ باری ہو رُوح پر اِس کی — رسولِ پاکؐ ہیں اِس کے شفیع روزِ حساب
ہُوا ہے بیدلؔ خستہ غمِ برادرِ تاش — کہ ... آہ خلدِ بریں میں مقیم ہیں سیماب

(۲۳) برانتقال پُرملال مولانا فیض الحسن حسرتؔ موہانی بی اے ممبر پارلیمنٹ آف انڈیا ۱۳ھ

گئے فیض الحسن حسرتؔ موہانی — گراں اِس مردِ مومن کی ہے فرقت
حقیقت میں رہا خوددارِ انساں — نہایت صاف باطن پاک طینت
بفضلِ حق کمالِ علم و فن تھا — بحمداللہ بے پایاں فراست
سخندانی میں پاکیزہ مضامیں — تغزل میں نئی پیدا تھی جدّت
غنا سے کاٹ دی سب زندگانی — نہ رکھی آرزوئے جاہ و حشمت
علمبردارِ آزادی سدا تھے — خلافِ سلطنت برتی سیاست
نہایت صاف گو تھے کونسلوں میں — ہوئے ہرگز نہ مرعوبِ حکومت
شفاعت ہو شفیع المذنبین کی — بڑھے لینے کو اِن کے حق کی رحمت
جو پوچھی بیدلِ غمگیں سے تاریخ — کہا ... ہے آج یہ حسرتؔ کی رحلت

(۲۴) بروفاتِ آغا محمد تقی بہارؔ مرحوم ملک الشعرائے ایران

اَب محمد تقی ہوئے رخصت — اِک سخن فہم شاعرِ ایراں
ہیں تصانیف اِن کی کارآمد — فی الحقیقت تھے ایک اہلِ زباں
ملک کی بہتری تھی مدِّ نظر — رہبرِ قوم اور سیاستداں
مغفرت حق کرے طفیلِ نبیؐ — سو عطا اِن کو قصرِ باغِ جناں
اِن کا سالِ وفات ہے بیدلؔ — لیگئی ہے بہارؔ نظمِ خزاں

۱۹ ء ۵ ا

Marfat.com

(۲۵) بروفاتِ شاعرِ شیریں کلام عزیز عبدالخالق نہال سیوہاری برادر زادۂ مصنّف

ہو نہ کیسے شاعروں کی بزم اِک ماتمکدہ
آج دُنیا سے ہُوا رخصت نہالِ خوش بیاں

زندگانی میں اِسے علم و ادب سے تھا شغف
اِس کی تصنیفات دیں گی اِس کو عمرِ جاوداں

تھا سخن سنج و سخن فہموں سخنداں بے مثال
کر رکھا تھا خود کو وقفِ خدمتِ اُردو زباں

تیری رحمت کا سہارا ہے تری مخلوق کو
بخشدے خالق کو اپنے خالقِ کون و مکاں

ہاتفِ غیبی نے بیدلؔ یہ ندا دی بہرِ سال
تو نہالؔ گلشنِ یاسیں ہے تاراجِ خزاں

۱۹۵۱ء

(۲۶) عزیز نہالؔ سیوہاری مرحوم

گلفشاں ہیں باغِ رضواں میں نہالؔ
میرے اخوئ معظّم کا یہ لال

داغؔ کے سائلؔ کا شاگردِ رشید
کیوں نہ ہوتا یہ زباں داں بیمثال

حق نے دی تھی طبعِ موزوں اِسے
فی الحقیقت تھا سخنور باکمال

چُست بندش شستگی الفاظ میں
سب سے بڑھ چڑھ کر بلندئ خیال

سب دِلوں پر نقش ہے اِس کا کلام
اِس نے چھوڑیں یادگاریں لازوال

اَب تصدّق میں رسولِ پاک کے
مغفرت کر اِس کی ربِّ ذوالجلال

سرزمینِ ہند بیدلؔ چھوڑ کر
خاکِ پاکستاں میں یہ ہے نہالؔ

۱۹۵۷ء

حضرات علمائے کرام :-

(۱) بروصالِ شیخ الہند مولانا محمود الحسن صاحب دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ

قضا کی آہ شیخ الہند نے آج
جُدائی آپ کی سب پر گراں ہے

یہ علم و فضل کا مہرِ مبیں اَب
نگاہوں سے زمانہ کی نہاں ہے

فقیہہ نام اَور اَور محدّث
اَدیبِ نکتہ رس ایسا کہاں ہے

Marfat.com

گذاری عمر ساری درس دے کر — کہاں جاری یہ فیضِ بیکراں ہے
اٹھائی مالٹا میں سختیٔ قید — کیا علما کو جو شایانِ شاں ہے
ابد تک نام یہ روشن رہے گا — خدا نے دی حیاتِ جاوداں ہے
ندا دی ہاتفِ غیبی نے بیدلؔ — کہ... محمودِ حسن باغِ جناں ہے

۱۳۳۸ھ

(۲) بروصال حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

مرگِ اشرف علی کی سُن کے خبر — ہر طرف ہے غم والم چھایا
عالمِ بیمثال تھا بیشک — حق نے بخشی تھی علم کی مایا
کر ہی دیتا اُسے یہ حل فی الفور — جو ادق مسئلہ کوئی لایا
رازِ سربستہ دین کا اِس نے — ہر طرح صاف صاف سمجھایا
خلق جس کو محال سمجھتی تھی — خود عمل اِسپہ کرکے بتلایا
زیورِ علمِ دین پہنا کر — عورتوں کی پلٹ ہی دی کایا
مصطفیٰ جب شفیع ہیں اِس کے — حق کی رحمت کا کیوں نہ ہو سایا
یہ لکھو سال بیدلؔ مضطر — کہ.... ہے خورشیدِ علم گہنایا

۱۳۶۲ھ

(۳) بروصالِ علامہ عبیداللہ سندھی رحمۃ اللہ علیہ

چل بسے علامۂ سندھی عبیداللہ حیف — کس قدر ہے رنج وہ کتنی ہے زائد غم کی موت
پایۂ علم وعمل تھا واقعی اِس کا بلند — اِس سے بڑھ کر دلشکن ہوگی جہاں میں کم کی موت
بخشدے اِس کو خدا صدقہ رسولِ پاکؐ کا — زندگیٔ جاوداں ہو اِس بنی آدم کی موت
بیدلِ خستہ نے اِن کا یہ لکھا سالِ وفات
موتِ عالم بیگماں ہے آہ یہ عالم کی موت

۱۳۶۳ھ

Marfat.com

(۴) بروصالِ حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ

چل بسے مولوی ثناء اللہ — تھے سپہرِ علومِ دین کے ماہ
اکملِ علم و فضل تھا بیشک — خُوب احکامِ دین سے آگاہ
اِن سے خائف مخالفیں رہے — لی مباحث میں بس فرار کی راہ
اپنے محبوبؐ کے تصدق میں — بخشدے اَب خُدائے عزّ و جاہ
آئی بیدلؔ ندا یہ بہرِ سال — اَب بہشتی ہوئے ثناء اللہ

(۵) بروصالِ شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ

حضرتِ شبیر عثمانی بھی آج — اِس جہاں سے گلشنِ رضواں گئے
شمعِ روشن تھے علم و فضل کے — نورِ وحدت کے مہِ تاباں گئے
علمِ دیں کے رکنِ اعظم چل بسے — مِلّتِ بیضا کے پشتی باں گئے
خدمتِ اسلام میں تھے منہمک — مغفرت کا لے کے یہ ساماں گئے
شیخِ اعظم قائدِ اعظم کے بعد — خُوب سے کیا خُوب ترا اِنساں گئے
دی ندا ہاتف نے بیدلؔ بہرِ سال — واہ جنّت شیخِ پاکستاں گئے

(۶) بروصال مفتی کفایت اللہؒ سابق پریذیڈنٹ جمعیتِ علمائے ہند

سوائے ذاتِ خدا کے نہیں کسی کو قیام — رہا ہے کون ہمیشہ یہاں نبی نہ ولی
ہوئے جہاں سے رخصت کفایت اللہ آج — امورِ دین میں رائے اٹل رہی اِن کی
یہ ہند میں علماء کے تھے کانگریسی اِمام — اِنہیں کی سعی سے غیروں کو تقویت پہنچی
طفیلِ سرورِ عالم ہو مغفرت اِن کی — اِنہیں بہشتِ بریں دے خدائے لم یزلی
کہا یہ بیدلِ غمگین نے اِن کا سالِ وفات — چلے عدم کو ہیں مفتی کفایت اللہ بھی

Marfat.com

مصنّفانِ ذی وقار:۔

(۱) پنڈت رتن ناتھ سرشار بیکنٹھ باشی

رتن ناتھ سرشار بھی چل بسے — یہاں موت کا گرم بازار ہے
تصانیف نے دی ہے عمرِ ابد — اِسے مر کے جینا سزاوار ہے
لِکھا خُوب افسانۂ آزاد نے — روانی میں دریائے زخّار ہے
خُدا اپنی رحمت سے بیکنٹھ دے — یہ اِک بندۂ نیک کردار ہے
لِکھا سالِ تاریخ بیدلؔ نے یہ — خمِ زیست اَب آہ سرشار ہے

(۲) خان بہادر شمس العلما ڈاکٹر مولانا حافظ نذیر احمدؒ آئی ایل ڈی بجنوریؒ

نذیر احمد افسوس رخصت ہوئے — اَجل لے اُڑی مردِ کامل بھی یہ
سیاست میں تھا آپ اپنی نظیر — نہ رکھتا تھا ہرگز مقابل بھی یہ
تصانیف سب اِس کی ہیں لاجواب — بہت تجربہ کار و قابل بھی یہ
یہ تھا بے بہا لال بجنور کا — ہوا دِلّی والوں میں شامل بھی یہ
نصائح کتب میں لکھیں خوب خوب — رہا قول پر اپنے عامل بھی یہ
خُداوندِ عالم اِسے بخشدے — کہ تھا تیری رحمت کا قائل بھی یہ
گراں سب کو بیدلؔ ہے اِس کی وفات — مقرّر بھی تھا اور فاضل بھی یہ

(۱۹۱۲ء مولانا مرحوم نگینہ ضلع بجنور کے خاندان بیدلؔ سے تھے دہلی میں کوٹھی اس لئے وہاں رہ پڑے)

(۳) مورّخِ اسلام شمس العلما مولانا شبلی نعمانی آفندی علیہ الرحمۃ ۱۹۱۲ء

چل دئے شبلیؔ نعمانی بھی آج — علمِ معنی کے محقق بیگماں
علم کا پایہ رہا اِس کا بلند — نکتہ رس تھا نکتہ فہم و نکتہ داں
اِس نے لِکھ کر سیرتِ پاکِ رسولؐ — کرلیا گرویدہ اپنا کل جہاں

Marfat.com

بخشدے اِس کو خُدائے کارساز تیری رحمت سے ملے باغِ جناں

قومِ مسلم کُل ہے بیدل سوگوار
کیا ہے مرگِ شبلیؔ تاریخ داں

(۴) مولانا عبدالحلیم شررؔ لکھنوی ۱۹۲۶ء مرحوم

چلے آج دُنیا سے عبدالحلیم اَجل نے کیا یہ ستم ہائے کیا
تصانیف دِلکش ہیں اِس کی تمام فسانے دِلوں میں جگہ پائے کیا
تواریخ سے سب کو مملو کیا جوانوں کو نیرنگ دکھلائے کیا
قلم سے لیا کام ہے تیغ کا ہوئے رزم اَور بزم یک رائے کیا
خُدایا کرم سے اِسے بخشدے عمل پر کوئی اپنے اِترائے کیا
اگر تیری رحمت سہارا نہ دے بہشت اَور دوزخ میں فرق آئے کیا
کہا سال بیدلؔ نے یہ فی البدیہہ شررؔ کو قضا لے اُڑی وائے کیا

(۵) شمس العلما مولانا سیّد ممتاز علی صاحب ایڈیٹر تہذیب النسواں لاہور مرحوم ۱۹۲۲ء

مولوی ممتاز علی صاحب بھی آج حق سے واصل شاملِ رحمت ہوئے
ماہِ تاباں تھے یہ عِلم و فضل کے یُوں سپہرِ دین کی زینت ہوئے
اولاً خدمتگزار قوم تھے خدمتوں سے رہبرِ مِلّت ہوئے
"پھول" اَور "تہذیبِ نسواں" مُلک میں سب سے بڑھ کر باعثِ شہرت ہوئے
ہر کسی سے تھا محبّت میں خلوص مُلک میں یُوں صاحبِ وقعت ہوئے
اَب تصدّق میں رسول پاکؐ کے لطفِ حق سے داخلِ جنّت ہوئے
بیدلؔ غمگیں یہ ہے سالِ وفات ہائے ممتاز علی رخصت ہوئے

۱۹ ۳۵ ء

Marfat.com

(۶) مصوّرِ غم مولانا راشد الخیری مرحوم ایڈیٹر "عصمت" دہلی

چل بسے آج راشد الخیری — چیرہ دستیٔ موت بھی ہے ستم
اِس نے لکھی ہیں بے شمار کتب — تھا بہت زود فہم زود رقم
تھا یہ اِک ترجمانِ مستورات — وا کئے ظلمِ ناروا کے ستم
یادگارِ زبانِ دہلی تھا — تھا بہر طور یہ غنیمت دم
بخشدے اَب اِسے خدائے غفور — کر عطا اِس کو جنّتِ آدم
آہ کے ساتھ سَن لکھوں بیدلؔ — ہے مجھے ماتمِ مصوّرِ غم

۱۹۳۰+۶ = ۱۹۳۶ء

(۷) برفاتِ سیّد سجاد حیدر یلدرم مرحوم رجسٹرار مسلم یونیورسٹی علی گڈھ

حیف ہے سجاد حیدر سیّدِ عالی وقار — چل دئے اِس دارِ فانی سے سوئے ملکِ عدم
اِس نے اِسلامی ممالک کی بہت کچھ سیر کی — چھان ڈالے مصر و ٹرکی و عرب، شام و عجم
اِس کی تصنیفات بھی خالی نہیں ہیں لطف سے — جدّتِ طبع ہویدا ہے عیاں زورِ قلم سے
بخشدے اِس کو خدا صدقہ رسولِ پاکؐ کا — ہو جوارِ رحمتِ حق میں جگہ بہرِ کرم
ہاتفِ غیبی نے بیدلؔ یہ ندا دی بہرِ سال — لکھ ... بہشتی ہیں بجا سجاد حیدر یلدرم

۱۳۶۲ھ

(۸) مسٹر جارج برنارڈ شاہ انگلستانی مرحوم

چلا برنارڈ شاہ دُنیائے دوں سے — جو علم و فضل کا تھا بحرِ مواج
رہا یہ شکسپیر کا مقابل — ڈراما لکھنے والوں کا تھا سرتاج
دِکھائی راہِ حق اہلِ وطن کو — رکھی اِنگلستان کی بارہا لاج
قریباً سَو برس زندہ رہا یہ — ہوئی ہے عمرِ طولانی کی معراج
یہی بیدلؔ ہے اس کا سالِ رحلت — قضا لو کر گیا برنارڈ شاہ آج

۱۹۵۰ء

Marfat.com

(۹) شمس العلما احسان اللہ خاں مرحوم تاجور نجیب آبادی

خانِ احسانِ نے عدم کی راہ — حیف طے کر ہی دی بصد عجلت
تھا بلند اِس کے فضل کا معیار — حق نے بخشی تھی علم کی دولت
ایک اعلیٰ مصنّفیں میں تھا — اور صحیفہ نگار پُر شوکت
حقِ رسولِ کریم کے صدقے — اپنی رحمت سے دے اِسے جنّت
آہ قحط الرّجال ہے بیدلؔ — کہ .... ہوئے تاجور بھی اب رخصت

۱۹ ء ۵۱

علمبردارانِ علم

(۱) قدائے قوم ڈاکٹر سر سیّد احمد خاں علیہ الرحمۃ بانی مدرسۃ العلوم علی گڈھ

سیّد احمد بھی ہو گئے رخصت — ہے بجا جس قدر کریں ماتم
سعیٔ تعلیم میں گھلائی جان — گور میں ساتھ لے چلا یہ غم
جسمِ مردہ میں قوم کے اِس نے — پھونک دی ایک روح تازہ دم
یہ علیگڈھ کا آج دارالعلوم — اِس کی ہے یادگارِ مستحکم
جاہلوں کو تھی زندگی دوبر — قوم بے حس تھی مر چکے تھے ہم
علم دے کر حیاتِ تازہ دی — پھر سے اِسلاف کا پھرا دم خم
راہ پر گمرہوں کو لا ڈالا — یہ سہارا بنا قدم پہ قدم
تفرقے قوم کے مٹا ڈالے — متحد متفق کیا باہم
اِس کو اللہ دے بہشت بریں — ہے سزاوارِ لطف و فضل و کرم
غم سے بیدلؔ اُٹھے ہوئے تھے ہوش — فکر تھی کیا کریں گے سال رقم
یک بیک غیب سے ندا آئی — کیا بہشتی ہیں سیّد اعظمؐ

۱۸ ء ۹۸

Marfat.com

(۲) شیدائے مِلّت نواب محسن الملک سیّد مہدی علی مرحوم

چل دئے مہدی علی ہم سب کو بیکس چھوڑ کر — کچھ قضا پر بس نہ اپنا ظاہر و باطن چلا
بعد سیّدؒ کے لئے افکارِ مِلّت اپنے سر — چھوڑ کر یہ بھی مفادِ قوم کا ضامن چلا
انہماکِ خدمتِ کالج نے کی صحّت خراب — تھا غنیمت اِس کا دم دُنیا مین جو کچھ دن چلا
تجربہ تھا عِلم تھا تدبیر تھی اخلاص تھا — تھا سراپا وصف کیا مُنھ ہے مرا جوگن چلا
قصرِ جنّت کر عطا صدقہ حبیبِ پاک کا — یا الٰہی کام کس کا تیری رحمت بن چلا
بیدلِ مضطر یہی ہے اِس کی تاریخ وفات — خیر خواہِ قوم یہ اِک مُلک کا محسن چلا

۱۹۰۷ء

(۳) نواب وقار الملک بہادر مولوی مشتاق حسین مرحوم

آج رخصت ہوئے وقار الملک — اِس الم سے ہر ایک ہے غمناک
دُھن انہیں بس فلاحِ قوم کی تھی — دردِ قومی کا تھا بہت ادراک
تھے یہ کالج کے معتمد بے خوف — اور حکامِ ہند سے بیباک
اِن کو اللہ دے بہشتِ بریں — اِن کا حامی ہو صاحبِ لولاک
سالِ لوحِ مزار ہے بیدلؔ — آہ مشتاق کی ہے تربتِ پاک

۱۹۱۷ء

(۴) برجواں مرگی عزیز گرامیقدر ڈاکٹر عبدالرحمان بجنوری بار ایٹ لا ڈی جے نیرہ مصنّف

اقوال جس کے زرّیں منقوش ہیں دِلوں پر — وردِ زبانِ عالم ہے عِلم کا فسانہ
جس کی دم تکلّم گوہر فشاں زبان تھی — کانوں میں گونجتی ہے تقریرِ عالمانہ
گم لالِ بے بہا ہے بجنور کا یہاں پر — ہے دفن اِس زمین میں اپنا دُرِ یگانہ
خوابِ گراں سے غافل سویا پڑا ہوا ہے — وہ کون ! عبدِ رحمان علّامۂ زمانہ
سالِ وفات لکھا یہ بیدلِ حزیں نے — اِس گور میں ہے پنہاں اب عِلم کا خزانہ

۱۳۴۷ھ

Marfat.com

(۵) صاحبزادے آفتاب احمد خاں مرحوم بار ایٹ لا وائس چانسلر مسلم یونیورسٹی

آب آفتاب احمد دُنیا سے چل بسا ہے
یارب بحقِّ احمد ہو جائے اِس پہ رحمت
دُنیا کے گوافق سے او جھل ہُوا یہ بیدلؔ
باغِ ارم سے چمکا ہے آفتاب احمد

تعلیم گستری میں کی اِس نے سعیٔ بے حد
انوارِ مکرمت سے روشن ہوا اِس کا مرقد
۱۹۳۰ء

(۶) سر میاں فضل حسین مرحوم ممبر تعلیم انڈیا کونسل

چل بسا افسوس سر فضلِ حسین
مختلف اقوام میں پنجاب کی
تھیں بہت اِس کی نگاہیں دُور رس
ظلِّ رحمت میں اسے حق دے جگہ
اِس کا بیدلؔ ہے یہ سالِ اِنتقال
اُٹھ گیا ہاں افتخارِ قوم یہ

تھا نہایت جاں نثارِ قوم یہ
رکھ سکا قایم وقارِ قوم یہ
تھا ممدّ کار و بارِ قوم یہ
واقعی تھا غمگسارِ قوم یہ
۱۹۳۶ء

(۷) نواب مسعود یار جنگ سر راس مسعود مرحوم سابق وائس چانسلر مسلم یونیورسٹی

اَجل راس مسعود کو آئی راس
دوا فائدہ کچھ نہ پہونچا سکی
بجھا موت کے ہاتھ سے آخرش
مجسّم نمونہ تھا اخلاق کا
کہا سال بیدلؔ نے یہ فی البدیہہ
ہے خُلدِ بریں راس مسعود آج

مرض بڑھتے بڑھتے ہُوا لاعلاج
بڑھا دم بدم اور بھی اختلاج
یہ سادات کے گھر کا روشن چراغ
بہت بامروت بہت خوش مزاج
۱۳۵۶ھ

Marfat.com

(۸) جسٹس شاہ محمد سلیمان مرحوم چیف جسٹس الہ آباد ہائی کورٹ

حیف آں شاہِ سلیماں ذی وقار — سوئے عقبیٰ رفت از دارالمحن
مشرق و مغرب ہمہ را خیرہ کرد — از کمالاتِ ضیائے علم و فن
مادرِ ہندوستاں دیگر نزاد — ہمچو او بے مثل فرزندِ وطن
از طفیلِ رحمت اللعالمیں — جنتش بخشد خدائے ذوالمنن

بہرِ سالِ انتقالش فی البدیہہ
گفت بیدل .... مرد فخرِ قوم من

۱۳۶۰ھ

(۹) ڈاکٹر ضیاء الدین وائس چانسلر مسلم یونیورسٹی علیگڈھ

ضیاء الدین بھی رخصت ہوئے آج — پڑا قحط الرجال اِس سرزمیں میں
منوّر صفحۂ دِل علم سے تھا — ہُنر کی تھی چمک اِس کی جبیں میں
رہا خدمتگذارِ مُلک و مِلّت — نہ کیوں ہو سُرخرو دُنیا و دیں میں
بلا شک اِس کی بخشش کا یقیں ہے — ہے رحمت دستِ ربّ اللعالمیں میں

نہیں ممکن کسی طرح یہ بیدل
ضیائے دیں نہ ہو خُلدِ بریں میں

۱۹۴۷ء

(۱۰) سر تیج بہادر سپرو پریوی کونسلر بیکنٹھ باشی

آہ سپرو بھی ہو گئے رخصت — اِس کو بیکنٹھ ہو خدا سے عطا
واقعی تھا بڑا سیاستداں — اور قانونِ ہند کا پُتلا
علم و فضل و ہنر کا ماہر ایک — بسکہ کامل ادیب اردو کا
اِس میں کیا شک ہے حضرتِ بیدل — تیج دراصل بے بہادر تھا

۱۳۶۸ھ

Marfat.com

(۱۱) سر عبدالقادر مرحوم بار ایٹ لاج ہائی کورٹ

رہروانِ عدم آباد کا تانتا ہے بندھا
عبدِ قادر بھی ہوئے آج جہاں سے رخصت

مخزنِ علم و ادب تھا یہ "مدیرِ مخزن"
مرتے دم تک بھی رہے کرتے زباں کی خدمت

ہے بجا گر کہیں قانون کا پُتلا اِس کو
اپنی اِنصاف پسندی سے کمائی شہرت

التجا حق سے یہ ہے بہرِ نبیؐ برحق
اَب معاون و مددگار ہو اُس کی رحمت

جدِّ امجد کی جو میراث ہے اِس کے بیدلؔ
عبدِ قادر کو وہ دے قادرِ مطلق جنّت

۱۳۵۶۹ھ

(۱۲) ڈاکٹر ایم ڈی تاثیر ایم اے پی ایچ ڈی پرنسپل اسلامیہ کالج لاہور

راہ لی ملکِ عدم کی ڈاکٹر تاثیر نے
چل دیے جھٹ پٹ روا رکھی نہ کچھ تاخیر بھی

اِس کی معلومات کا بے شبہہ پایہ تھا بلند
فردِ علم و فضل میں تھا صاحبِ تدبیر بھی

درسِ علمی سے جوانانِ وطن تھے فیضیاب
دل نشیں تقریر تھی محوِ نظر تحریر بھی

آخرت میں ہے یقیں اِس کو نوازے گا وہی
جس نے دُنیا میں یہ بخشی تھی اِسے توقیر بھی

صاحبانِ علم ہیں بیدلؔ دواں سوئے عدم
آج دُنیا سے چلے یہ ڈاکٹر تاثیر بھی

۱۹۵۰ء

(۱۳) برانتقال مسٹر رحمت علی مرحوم متعلم کیمبرج یونیورسٹی موجد اسم پاکستان

یہ رحمت علی کی اولوالعزمیاں تھیں
گراں اِس کی تمہید تھی مدعی پر

کیا خطۂ پاک موسوم جس دم
مخالف اُتر آئے سب دشمنی پر

یقیں پر اِسے قولِ اقبال پر تھا
بھروسہ تھا جناح کی رہبری پر

ثمر نخلِ امید کا دیکھ پایا
نہ کیوں فتح پاتا یہ تھا راستی پر

مگر آہ عمرِ رواں نے دغا دی
تصدّق ہوا بے وفا زندگی پر

جوانی میں لی راہ ملکِ عدم کی
یہی وقت آتا ہے ہر آدمی پر

دُعا بہرِ تاریخ بیدلؔ کی یہ ہے
کرے رحمت حق آج رحمت علی پر

۱۹۵۰ء

رحمت علی کی مرحوم نواح ضلع شاہ پور کے پروردہ تھے۔ پاکستان کے پرو پیگنڈے کیلئے کیمبرج میں قیام کیا اور پاکستان کی اصطلاح وضع کی۔ آپ نے پاکستان نیشنل موومنٹ کی بنیاد ڈالی اور اخبار پاکستان (رسالہ) جاری کیا۔ آپ کی تجویز کردہ سکیم کے مطابق پاکستان کا قیام عمل میں آیا۔

Marfat.com

رہبرانِ مُلک و مِلّت

(۱) شیری سی آر داس آف بنگال بیکنٹھ باشی

داس کو رکھتی رہی مدِ نظر غلامیِ ہند کی
توڑ کر سب بندشیں خاکِ لحد میں سو گیا

سعیٔ حتی الوسع کی بہبودیٔ اقوام کی
مرتے دم تک بدنصیبیٔ وطن کو رو گیا

بارآور ہو ہی جائے گا کسی دن یہ ضرور
سرزمینِ ہند میں جو تخمِ اُلفت بو گیا

شانتی اب رُوح کو اِس مرنے والے کی رہے
یاد رہتی ہے وُہ کب لوٹا یہاں سے جو گیا

بیدلِ غمگین نے اِس کا یہ لکھا سالِ وفات
لُو ممدِّ اتحادِ ہند رخصت ہو گیا

۱۹۲۵ء

(۲) فدائے قوم مولانا محمد علی جوہر نور اللہ مرقدہ

کیوں وجہۂ ماتم نہ ہو یہ قحطِ رجال
گنجینۂ مِلّت نے ہے جوہر کھویا

ہر آنکھ ہے تر لہو سے اِس کے غم میں
پتھر کا جگر بھی آج اِس کو رویا

تھا ملک کی بہتری کا خواہاں ہر دم
مِلّت کے مفاد کا ہمیشہ جویا

اللہ کرے یہ بار آور ہو یہاں
جو تخمِ یگانگت ہے اِس نے بویا

ہیں اور بھی رہبرانِ مُلک و مِلّت
یہ جوش کسی میں ہے نہ ایسا گویا

بیدل ہے جگہ جوارِ رحمت اِس کی
آغوش میں مسجدِ عمرؓ کی سویا

۱۹۳۱ء

(۳) نواب مؤید الملک سر سید علی امامؒ ممبر انڈیا کونسل

چلے آج سیّد علیٔ امام
قلق ہر کسی کو نہایت ہوا

کیا مُلک اور قوم کو مستفید
ہمیشہ سپر بہرِ مِلّت ہوا

رہا اہلِ عالم میں یہ سرفراز
حکومت میں رکنِ حکومت ہوا

نبیؐ کے تصدق میں حق بخشدے
عطا اب اسے قصرِ جنّت ہوا

کہا سال بیدل نے یہ فی البدیہہ
امامِ سیاست بھی رخصت ہوا

۱۹۳۲ء

Marfat.com

(۴) آنریبل سیّد حسن امام مرحوم ممبر انڈیا کونسل

سیّد حسن امام سدھارے جہان سے — آزردہ کیوں نہ موت پر ان کی ہوں خاص و عام
سادہ مزاج اور طبیعت میں اِنکسار — اِس کو عطا ہوئی تھیں غرض خوبیاں تمام
مِل جُل کے سب سے اِس نے گذاری تمام عمر — اپنوں کو تھا عزیز تو غیروں میں نیکنام
اِس کو مفادِ مُلک کی دُھن تھی لگی ہوئی — تھا سب کو اِس کی ذاتِ گرامی کا احترام
بیدلؔ ندا یہ غیب سے آئی برائے سال — کہدو کہ .... باغِ خلد گئے ہاں حسن امام

۱۹۳۳ء

(۵) ضیغمِ اِسلام مولانا شوکت علی مرحوم بی اے علیگ

گردشِ دہر سے مفرّ کس کو — الاماں دلفگاریٔ عالم
یاد وارفتگاں ستاتی تھی — سوگِ جوہر میں مضطرب تھے ہم
خشک ہونے نہ پائے تھے آنسو — غم سے آنکھیں ہنوز تھیں پُرنم
مندمل کر سکے جو زخمِ کہن — صبر کا تھا وُہ دیرپا مرہم
داغِ نو سے رہا نہ دِل پر ضبط — زخم در زخم ہو گئے پیہم
ذاتِ شوکت سے کچھ تسلی تھی — لی انہوں نے بھی راہِ ملکِ عدم
فی الحقیقت تھا ضیغمِ اِسلام — مردِ میدان تھا خُدا کی قسم
حامیٔ لیگ تھا علیگ بھی تھا — لاکھ پر بار تھا اکیلا دَم
اپنے اسلاف کا نمونہ تھا — رہروِ نقشِ پا قدم بہ قدم
فکرِ دُنیا سے مطلقاً آزاد — کوئی غم اِس کو تھا تو قوم کا غم
یہ اُولوالعزم آگیا آڑے — نرغۂ دُشمناں میں تھے جب ہم
جدِّ امجد کی اِس کے ہے میراث — دے خُدا اُس کو جنّتِ آدم
بیدلؔ خستہ ہے یہ سالِ وفات — آج شوکت علی کا ہے ماتم

۱۳۵۷ھ

(لکھنؤ میں جو ہمارے بزرگ مولانا محمد علی صاحب جوہر اور ان کے بھائی مولانا شوکت علی صاحب کی شرکت سے قومی تحریک کا زور تھا اور ان کی گرفتاری پر ملک میں جو ماتم برپا ہوا تھا اس کی یاد میں)

Marfat.com

(۶) سر محمد یعقوب مرحوم ممبر انڈیا کونسل

کس بلا کا یہ ستم دستِ قضا نے توڑا ... آن پہنچی خبرِ مرگِ محمد یعقوب
زندگی خلق کی خدمت میں گذاری اس نے ... اس کے اخلاق سے تھے اپنے پرائے مرعوب
اس کو منظور تھی بہبودیٔ ملک و ملت ... اپنے ایثار سے تھا اہلِ وطن کو محبوب
بیدلِ خستہ کو اک فکرِ عبث نے گھیرا ... ہوا مرحوم کا جس دم سنِ رحلت مطلوب
دفعتاً غیب سے آئی یہ ندا کانوں میں ... کہ .... ہوئے خلد نشیں ہائے محمد یعقوب

(۷) آنریبل سر سکندر حیات خاں مرحوم سابق وزیرِ اعظم صوبہ پنجاب ۱۳۶۱ھ

دم بھر میں دم بخود ہیں سکندر حیات بھی ... عالم بھی ایک کھیل حیات و ممات ہے
توام ہیں شادمانی و غم اس جہان میں ... روشن جو دن ہے ساتھ میں تاریک رات ہے
کل تک چہل پہل تھی وہ گھر غمکدہ سے آج ... اللہ رے یہ سوگ میں ساری برات ہے
اس جنگجو نے شانِ تدبر یہ کی عیاں ... گر تیغ ہے قلم تو سپر اک دوات ہے
یہ خیر خواہِ ملک بھی خواہِ قوم تھا ... سو بات کی نچوڑ یہی ایک بات ہے
اللہ کا یہ بندۂ خدمت گذار تھا ... رحم و کرم سے اس کے یقینِ نجات ہے
سالِ وفات بیدلِ غمگیں نے یہ کہا ... کیا نوجوان موت سکندر حیات ہے

(۸) قائدِ ملت نواب بہادر یار جنگ پریذیڈنٹ اسٹیٹ مسلم لیگ ۱۳۶۹ھ

چل بسا حیف قائدِ ملت ... مردِ معقول خوب ترِ انساں
تھی تقاریر میں گل افشانی ... شستگی بات میں سلیس زباں
تھا ہر اک لفظ لفظ جادو بھرا ... کھینچتا تھا دلوں کو اس کا بیان
دم غنیمت تھا قوم کو اس کا ... تقویت پا رہا تھا پاکستان

Marfat.com

رفعتاً یہ مہِ سپہرِ کن — چشمِ عالم سے ہوگیا ہے نہاں
کچھ مرض تھا نہ کوئی بیماری — موت اِس کی ہے ایک سرِّ نہاں
آئی بیدل ندا یہ بہرِ سال — آج جنّت چلے بہادر خاں

(۹) منتقلیٔ تابوت مُبارک حضرت جمال الدّین افغانیؒ از استنبول بہ کابل (بانی پان اسلامزم) ۱۳۶۳ھ

جمال الدین افغانی کسی وقت — ہوُا بانی نرالی انجمن کا
نِکالا پان اسلامزم اِس نے — دیا پھر درس تہذیبِ کہن کا
مِٹے اُلفت میں تھا مِلّت کی سرشار — نہ رکھا ہوش اپنے تن بدن کا
پھرا ہندوستاں، ایراں و ٹرکی — کیا چکّر عرب، چین و ختن کا
غرض سارے جہاں کی خاک چھانی — ٹھکانہ کچھ نہ تھا گور و کفن کا
مخالف ہوگئی دُنیائے مغرب — گلا گھونٹا گیا اِس کے مِشن کا
مگر تھا بندۂ مقبول بیدل — کرم دیکھو خُدائے ذوالمنن کا

حضرت جمال الدینؒ پہلے ایرانی مسلمان تھے جنہوں نے یورپ کا سفر کیا۔ وہاں پہنچ کر انہوں نے اسلام کی سربلندی کے لئے جدوجہد شروع کی۔ ترکی میں قیام کے دوران انہوں نے افغانی کا لاحقہ اختیار کر لیا۔ ۱۳۱۴ھ میں ۷۸ سال کی عمر میں انتقال فرمایا۔ ان کی وصیت کے مطابق ان کا تابوت ترکی سے کابل لایا گیا۔

چلا تابوت ہے ٹرکی سے کابل — ہوا ماتم کدہ ہر انجمن کا
کرشمہ ہے یہ سب خاکِ وطن کا

(۱۰) عالیجناب بیگم محمد علی جوہر صاحبہ مرحومہ ۱۳۶۳ھ

خون بیگم کی رگوں میں تھا دواں اسلاف کا — ہمّتِ مردانہ تھی دُھن تھی ہمیشہ کام کی
وقت کی پوری نزاکت ہر طرح پہچان کر — رو بدل ڈالی سراسر گردشِ ایام کی
عام ہے جب رحمتِ حق اپنے بندوں کیلئے — کیوں نہ ہو اُمید پھر اللہ کے اکرام کی

بیدلِ خستہ ہر اِک اِس مرگ پر ہے سوگوار
بیگمِ جوہر میں کیا اِک شان تھی اِسلام کی

۱۳۶۶ھ

Marfat.com

(۱۱) آنریبل سیّد حسین مرحوم سفیر مملکتِ ہند در مصر

رخصت ہوئے جہاں سے سیّد حسین بھی — تھا منتہیٔ علم بہت عاقل و فہیم
بے شبہہ بے دھڑک یہ صحیفہ نگار تھا — دکھلائی مُلک و قوم کو اک راہِ مُستقیم
ہندوستاں سے مصر کو بن کر گیا سفیر — بھارت کی مملکت کا رہا معتبر ندیم
اِس کے شفیع حشر کے دن ہیں رسولِ پاک — اپنے کرم سے اِس کی کرے مغفرت کریم
آئی ندا یہ غیب سے بیدل برائے سال — سیّد حسین خلد میں جا کر ہئے اَب مقیم

۱۳۴۸ھ

(۱۲) بیگم حمید علی صاحبہ سابق مدیرۂ تہذیب النسوان

افسوس ہئے سدھار گئیں بیگم حمید — دستِ قضا نے آج یہ توڑا نیا غضب
بہنوں سے مُلک قوم کی تھی اُنسیت انہیں — مداح اِس سلوک کے خورد و کلاں ہیں سب
کرتی رہیں "رسالۂ تہذیب" کی مدد — مقبولِ عام تھے یہ مضامینِ منتخب
خلدِ بریں میں قصرِ طفیلِ نبیؐ ملے — سامانِ مغفرت یہ گئیں لیکے پیشِ رب
بیدل چھٹا ہئے ساتھ یہ دم بھر میں عُمر کا
بچھڑیں کہیں شریکِ حیاتِ حمید اَب

(۱۳) بر انتقال پُر ملال جسٹس سر عبدالرحیم مرحوم

صد افسوس ہئے آج جسٹس رحیم — چلے ہیں عدم کی رہِ مُستقیم
بلاشک یہ پتلا تھا قانون کا — خُدا نے عطا کی تھی عقلِ سلیم
بہی خواہ تھا ملک و ملّت کا یہ — نہایت مدبّر و مردِ فہیم
بظاہر کٹی زندگانی بخیر — حقیقت کا اللہ بہتر علیم
ندا آئی بیدل یہی بہرِ سال — گئے خلد میں اَب سر عبدالرحیم

۱۳۴۷ھ

Marfat.com

مبلّغ جماعتِ احمدیہ :-

(۱) مولانا محمد علی مرحوم سابق پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ اشاعتِ اسلام

دنیائے دوں سے آج محمد علی چلے — پل بھر میں آہ کر گئے طے منزلِ فنا
تبلیغ جا کے غیر ممالک میں کی بہت — سب ختم زندگی اسی خدمت میں کی سدا
تقریر بے مثال تھی تحریر لاجواب — حد درجہ علم و فضل کا پایہ بلند تھا
چھوڑی بہت ہیں اس نے تصانیف بے نظیر — انگلش زباں میں ترجمہ قرآن کا کیا

بیدلؔ ندا یہ غیب سے آئی برائے سال
اللہ نے اس کو قصرِ بہشتی عطا کیا

۱۳۵۷

صوفیانِ با صفا

(۱) خان بہادر قاضی علیم الدین پنشنر تحصیلدار جبلپوری نور اللہ مرقدہ

ہوئے حق سے واصل جو قاضی علیم — قضا لے اڑی آہ والی قضا کا
خدا بخشدے با خدا آدمی تھا — سخاوت کا پتلا نمونہ وفا کا
نظر سے مریدوں کی اوجھل ہے آج — وہ صوفی منش دوست اہلِ صفا کا

کہا سالِ تاریخ بیدلؔ نے یہ
ہے جنّت میں یہ نیک بندہ خدا کا

۱۳۵۵

علی محمد قادری

(۲) کتبہ لوحِ مزارِ قدس حضرت شاہ صوفی علی محمد صدیق حسینی علوی قادریؒ

ہے یہ آرام گہ شاہ حسینی علوی — بقعۂ نور نہ ہو کس لئے پاکیزہ دیار
بیدلِ خستہ اگر چاہیئے تاریخ وصال — لکھدے ... ہے حضرتِ صدیق کا یہ پاک مزار

۱۹۳۴

Marfat.com

(۳) کتبہ لوحِ مزار حضرت بشیر میاں بریلوی نور اللہ مرقدہ

خوابِ راحت میں یہاں ہیں حضرتِ والا بشیر — کی مدد روحانیت سے جس نے خلق اللہ کی
بیدلِ خستہ جسے اسرارِ حق پر تھا عبور — گورِ اقدس ہے اُسی مردِ خدا آگاہ کی

۱۳۶۸ھ

(۴) بروصالِ الحاج حضرت پیر جماعت علیشاہ صاحب نور اللہ مرقدہ

جماعت علی شاہ بھی چل بسے ہیں — رہے گا مزن عُمر بھر راہِ دیں میں
توکل سدا اِن کو اللہ پر تھا — بسا شاد دُنیائے اندوہ گیں میں
بڑے پاک باطن بڑے نیک طینت — صدا وصاف تھے ایک گوشہ نشیں میں
محض ہیچ تھی اِس کو دُنیا کی وسعت — سمائی تھی سب نگہِ دُوربیں میں

ندا بہرِ سالِ وفات آئی بیدل
چلے شاہ جی واہ خلدِ بریں میں

۱۳۳۰ھ

اطبائے ہند

(۱) حکیم حاجی مولوی رحیم اللہ صاحب بجنوری (عدالت اپیل برائے امراض سل دِق)

تھے رحیم اللہ نام آور طبیب — حق نے بخشا تھا اِنہیں دستِ شفا
ہر مرض کی تھی بہت سادا دوا — خاک تھی گویا اثر میں کیمیا
عالم و فاضل مسیحائے زماں — ذوقِ طب تھا شوقِ تصنیفات تھا
طمعِ دولت سے قطعاً بے نیاز — زندگی کاٹی توکل پر سدا
خلق کی خدمتگذاری میں رہے — تھا عبادت میں شغف طب کے سوا
بالیقیں بہرِ شفیع المذنبیں — قصرِ عالی خلد میں دے کبریا
ہے دعا بیدل کی اور تاریخ بھی — اِس رحیم اللہ کو بخشے خدا

۱۳۲۸ھ

Marfat.com

(۲) فدائے مُلک و مِلّت ڈاکٹر مختار احمد انصاری مرحوم ایم ڈی

اَجل نے کِس قدر توڑا ستم آج — ہوئے رخصت غضب مختار احمد
یہ تھے ایوبؓ انصاری کی اَولاد — بڑے عالی نسب مختار احمد
دِیا اللہ نے دستِ شِفا تھا — طبیب منتخب مختار احمد
بہی خواہِ مُسلمانانِ عالم — عجم سے تا عرب مختار احمد
رہے جنگوں میں مجروحیں کے بھی — معالج روز و شب مختار احمد

ندا بیدلؔ یہ آئی بہرِ تاریخ
ہیں جنّت میں بھی اَب مختار۔ احمدؔ

(۳) دردمندِ قوم مسیح الملک حافظ حکیم محمد اجمل خاں مرحوم دھلوی ۱۹۳۲ء

آج اجمل خاں چلے سوئے عدم — قوم کو اِس کی مصیبت کی ہے موت
مٹ نہیں سکتا ہے نام اس کا کبھی — زِندگی ہے جِس کی عزّت کی ہے موت
تھی اَجل اِس کے مریضوں سے دُور — اِس مسیحائی سے رحلت کی ہے موت
قصرِ عالی خُلد میں اللہ دے — مستحقِ ظلِّ رحمت کی ہے موت

بیدلؔ مضطر یہ ہے سالِ وفات
حیف اِک نبّاضِ مِلّت کی ہے موت

(۴) اُستاد الاطبا الحاج مولوی جمیل الدین صاحب نگینوی مرحوم مقیم دھلی ۱۹۳۳ء

جمیل الدین اُستاد الاطبّا — ارسطوئے زماں یکتائے حِکمت
فقیہہِ کامِل و علّامۂ عصر — اَدیبِ وقت پابندِ شریعت
روانہ ہو گئے ملکِ عدم کو — ہوئے واصل بحقِ شیخِ طریقت

Marfat.com

ابھی تازہ تھا داغِ مرگِ اجمل
نہ پائی غم سے انصاری کے فرصت

مسیحائے زماں بھی چل دئے آج
بپا کیوں کر نہ ہو شورِ قیامت

ہجومِ غم نے آگھیرا سراسر
ہوئی جس وقت فکرِ سالِ رحلت

شکستِ قلب نے بیدل صدا دی
چلے لقمان ثانی سوئے جنت

۱۳۵۴ھ

(۵) حکیم حاذق مولوی محمد حسن مرحوم طبیب خاص بھوپال

حیف صد حیف محمد محسن
عالمِ دیں مسیحِ دوراں

صائب الرائے متین و خوش خلق
واقعی نیک طبیعت انساں

فیض تھا خلق کو اس کے دم سے
طب میں لاریب تھا یکتائے زماں

حق نے بخشا تھا اسے دستِ شفا
جان پاتا تھا مریضِ دوراں

بچ سکا خود نہ اجل کے ہاتوں
کام آیا نہ دوا و درماں

رحمتِ عام کے صدقے اپنی
بخشدے اس کو خداوندِ جہاں

سالِ رحلت یہ کہا بیدل نے
اٹھ گیا ثانیٔ عیسیٰ لقماں

۱۳۵۹ھ

کھلاڑی صاحبان

(۱) میجر سید وزیر علی مرحوم وانس کیپٹن انڈین کرکٹ ٹیم

رخصت ہوئے وزیر علی بھی جہاں سے
ہیرو تھے واقعی یہ کرکٹ کے بے نظیر

اس کے ہٹوں نے فیلڈ سدا گڑبڑا دیا
بولر کے سب ٹرکس نگاہوں میں تھے حقیر

یورپ کی ٹیم کھیل پر اس کے پھڑک اٹھی
کھیلوں میں ان کے رنس یہ کرتا رہا کثیر

بھوپال نے مدام کی اس کی معاونت
نواب کو یہ کھیل تھا مرغوب و دلپذیر

بہرِ حضورِ سرورِ عالم ہو مغفرت
داخل انہیں بہشتِ بریں میں کرے قدیر

بیدل قضا سے رنگ کسی کا نہ جم سکا
آؤٹ ہیں آہ کیا ملک الموت سے وزیر

۱۳۶۹ھ

Marfat.com

(۲) نواب افتخار علیخاں آف پٹودی کرکیٹر و پولو پلیئر (پولو کھیلتے ہوئے قلب کی حرکت بند ہوگئی)

کس قدر انسان بے بس ہے قضا کے ہاتھ سے
بازی چوگان ہارے اس سے خانِ افتخار

خلق کو اپنا لیا تھا اس نے خلقِ عام سے
تھا نہایت ذی اثر ذی حوصلہ ذی اقتدار

تھا کرکیٹ کھیلنے میں آپ ہی اپنا نظیر
فیلڈ پر سارے ہٹوں کی آج تک تازہ ہے مار

اپنی رحمت سے خدائے پاک دے خلدِ بریں
اس کا حامی ہو شفیع المذنبیں روزِ شمار

بیدلِ مضطر کہو یہ فی البدیہہ سالِ وفات
جاں بحق مرکب سے گر کے دائے ہے اک شہوار

۱۳۵۱ھ

کمانداران افواج

(۱) برعزقائی فیلڈ مارشل لارڈ کچنر آف خرطوم در جنگِ عظیم اوّل

چڑھایا دار پر مہدیؑ کا لاشہ
ہوئے جنگوں میں کچنر جب فتحیاب

سزا اعمال کی پاتا ہے انساں
خدا کے قہر کی کیا لا سکے تاب

بدل مل کر رہے گا اک نہ اک دن
یقیناً ہو یہ ظالم بھی سزایاب

بہت مدت میں یہ تعبیر نکلی
یہی تھا فتح سوڈان کا خواب

بلا گور و کفن ان کو نہ بیدل
ندامت سے ہوئے یہ آپ غرقاب

۱۹۱۷ء

(۲) فیلڈ مارشل رومل آف جرمنی

ہے یادگارِ جہاں کارنامۂ رومل
سپاہِ ہٹلرِ اعظم کا بے بہا جنرل

فنونِ جنگ کا ماہر بہادر یکتا
سپہگری کے ہنر میں بدر جہا افضل

گیا جدھر کو صفوں کی صفیں الٹ ڈالیں
تمام فوجِ مخالف میں ڈالدی ہلچل

نزولِ رحمتِ باری ہے عام بندوں پر
گناہ بخشدے اس کے خدائے عزّ و جل

سنِ وفات یہ بیدل نے فی البدیہہ کہا
نثارِ قوم ہیں وہ فیلڈ مارشل رومل

۱۹۴۴ء

Marfat.com

(۳) برانتقالِ پُرملال میجر جنرل افتخار خاں افواجِ پاکستان مرحوم درحادثۂ طیارہ

افتخار احمد کا تھا قصدِ عدم — دوش پر پیکِ اجل کے تھے سوار
ٹھیک طیّارہ وہیں لے کر گرا — تھی جہاں پر موت محوِ انتظار
بے بہا جنرل سپاہِ پاک کا — جس کی ہیبت سے تھے اعدا شرمسار
چل بسا یہ خیر خواہِ سلطنت — اُمتِ مرحوم کا خدمتگزار
حیف مرگِ نوجواں ہے دلشکن — قوم ساری کیوں نہ ہوگی سوگوار
ہے دُعا بہرِ شفیع المذنبیںؐ — اِس کو دے خلدِ بریں پروردگار
ہاتفِ غیبی نے بیدلؔ بہرِ سال — یہ ندا دی .... ہائے خانِ افتخار

۱۹۴۹ء

(۴) بریگیڈیر شیر خاں مرحوم درحادثۂ طیارہ

قیمتی خدمات سے محروم پاکستاں ہُوا — رُوح فرسا ہے یہ مرگِ ناگہاں شیر خاں
آہ تھا یہ مردِ میداں قوتِ بازوئے قوم — مُلک و ملّت کو نہ کیونکر موت ہو اِس کی گراں
اِس کی ہیبت چھا گئی تھی اِس قدر چار و نطرف — نام سُن کر دشمنانِ دین تھے لرزاں کناں
روزِ محشر اِس کا حامی ہو شفیع المذنبیںؐ — جنّت الفردوس دے اِس کو خداوندِ جہاں
بیدلؔ غمگیں یہی ہے اِس کی تاریخِ وفات — ثانیٔ طارقؔ تھا یہ اللہ کا شیرِ جواں

۱۹۴۹ء

(۵) ہز اکسلنسی فیلڈ مارشل وائیکونٹ ویول سابق وائسرائے ہند

افسوس اِس جہاں سے ویول بھی چل دئے — دُشمن کو جنگ لڑ کے جنہوں نے ہرا دیا
کی تھی محاذِ مصر پر ایسی مدافعت — رومل سے شیرِ دل کو وہاں سے ہٹا دیا
رحم و کرم سے اُس کے ہے اُمیدِ مغفرت — جس نے ہر ایک بگڑے ہوئے کو بنا دیا
یہ بیدلِ حزیں نے لکھا سالِ انتقال — اِن فیلڈ مارشل کو قضا نے اُڑا دیا۔

۱۹۵۰ء

Marfat.com

پہلوانان

(۱) مرگِ رستمِ ہند گونگا پہلوان دحادثۂ لاری

گیا شہ زور گونگا رستمِ ہند — سوئے دارالبقا دارالفنا سے
بہت سی کشتیاں اس نے لڑیں پر — کبھی ہارا نہ تھا فضلِ خدا سے
مقابل پہلواں آیا جو اس کے — رہا قاصر حصولِ مدعا سے
الٰہی بخشدے رحمت سے اپنی — ہے بے شک اُمتِ خیر الورا سے
کہا بیدل نے اس کی موت کا سال — ہوا چت پہلواں دستِ قضا سے

۱۹۴۴ء

(۲) مرگِ شیر دولہ رستمِ زماں مرحوم

شیر دولہ یک بیک دُنیا سے رخصت ہو گیا — پہلواں بھولا قضا کے سامنے سب مار دھاڑ
مشرق و مغرب میں پھر کر اس نے ماری کشتیاں — دُشمنوں سے ہل نہ سکتا تھا کبھی مثل پہاڑ
یہ کہا بیدل نے اس کا سالِ رحلت فی البدیہہ
آہ دی دستِ اجل نے شیر دولہ کو پچھاڑ

شاہانِ مملکت و والیانِ ممالک

(۱) شہنشاہِ زارِ روس اور اُن کے خاندان کا سائبیریا میں قتل

جنگ نے عالم میں برپا کر دیا اک انقلاب — روسیوں نے پر مظالم سے نیا ڈھایا غضب
زار و زارینہ کو بچوں کو کیا نذرِ اجل — گولیوں کی مار سے چھلنی کیا ہے جسم سب
تختِ شاہی سے دیا ہے گور کے تختی پہ ڈال — الاماں نازل بُری طرح ہوا ہے قہرِ رب
خواب استنبول کی برعکس تعبیریں ہوئیں — زار کے شر سے ہوئے مامون سب ترک و عرب
ہو گئی بیدل رعیت دفعتاً باغی تمام — آہ سوویٹ نے مٹایا خاندانِ زار اب

۱۹۱۷ء

Marfat.com

(۲) علیہ حضرت نواب سُلطان جہاں بیگم صاحبہ والیٔ بھوپال

رہتے تھے قصرِ سر بفلک میں جو تاجدار — سوئے وُہ فرشِ خاک کے اُوپر زمیں میں ہیں
روتی ہے شمع گور کی مٹّی کے ڈھیر پر — ماتم کناں مکاں فراقِ مکیں میں ہیں
جن نام آوروں کو قضا نے مٹا دیا — بھوپال کی یہ بیگم عالی انہیں میں ہیں
سارا جہاں ڈھونڈئے ایسے ہیں خال خال — قوموں میں سربلند جو دنیا و دیں میں ہیں
مِنّت پذیر قوم کا دارالعلوم ہے — چھوڑے ہیں وُہ نقوش جو دِل کی نگیں میں ہیں

سالِ وفات کے لئے ہاتف نے دی ندا
سُلطانۂ جہان بہشتِ بریں میں ہیں

(۳) غازی مصطفےٰ کمال اتاترک پریذیڈنٹ سلطنت ترکی

کسے را بقا نیست اندر جہاں — قضا غازی مصطفےٰ ہم ببرد
زبیدل جو پرسید سالِ وفات — بگفتہ .... کمالِ اتاترک مرد

(۴) علیہ حضرت اُمت الزہرا بیگم مادر عثمان علیخان سلطان دکن ۱۳۵۷ھ

امت الزہرا رفیقِ محبوبہ — زین جہاں رفت بہ دامانِ علی
شد ازیں جا بجناب زہرا — گشت از بزم نشینانِ علی
یا خُدا بہرِ شفیعِ محشر — باد در حیلِ محبانِ علی
بیدل از بہرِ مزارش گفتہ — مرقدِ مادرِ عثمان علی

(۵) براِنتقال اعلیٰ حضرت معزول خلیفۃ المسلمین عبدالمجید خاں مرحوم سابق سلطان ترکی

اللہ رے خلیفۂ عبدالمجید خاں — باغِ جناں کو چھوڑ کے دارالمحن چلے
ترکوں کا اِن سے دورِ خلافت ہوا تمام — قسمت سے بس نہ کوئی جتن چلے

Marfat.com

اہلِ وطن سے چھوٹ کے بے خانماں رہے — دشوار راہ کاٹ کے منزل کٹھن چلے
اللہ اَب طفیلِ نبیؐ مغفرت کرے — اعمال کی ہے پُوچھ نہ دولت نہ دھن چلے

بیدلؔ ندا یہ غیب سے آئی برائے سال
کہدو کہ ..... آہ آہ غریب الوطن چلے

(۶) اعلیٰ حضرت رضا خاں پہلوی مرحوم معزول شاہِ ایران ۱۳۶۳ھ

چل بسے شاہِ رضا خاں پہلوی — دشمنوں کی قید میں آئی قضا
کس قدر اہلِ وطن سے دُور تھے — الاماں پھر بھی نہ شرمائی قضا
بیکسی اِس مرنے والے کی نہ پُوچھ — مژدۂ آزادگی لائی قضا
دست رس بیدلؔ اَجل کی دیکھنا — قید سے اَب ہے چھڑا لائی قضا

(۷) شہادت ہز اکسلنسی احمد مہر پاشاہ مرحوم وزیر اعظم مصر ۱۳۶۳ھ

وزیرِ سلطنت احمد مہر کو قتل کر ڈالا — حکومت کی نرالی پالسی کچھ رنگ لے آئی
نہ تھا جنگ و جدل کا مطلقاً جرمن سے اندیشہ — محض بیٹھے بٹھائے چپقلش آپس میں کروائی
الٰہی بخش دینا اِس شہیدِ ملک و ملت کو — کہ اِس نے بہتریٔ قوم کی خاطر قضا پائی
لکھا اِس سانحہ غمناک کا یہ سال بیدلؔ نے — مہر سے مصر نے بھی سرد مہری کچھ یہ دکھلائی ۱۳۶۴ھ

(۸) قتل ڈکٹیٹر مسولونی مملکت اطالیہ

اہلِ اٹلی کھا گئے جس دم شکست
جلد ڈکٹیٹر کیا گولی سے فوت
جس سے خائف شاہ اٹلی تک رہا
وہ مسولی نی مرا کتے کی موت ۱۳۶۴ھ

Marfat.com

(۹) برانتقالِ ہز ہائنس آنریری کرنل سر افتخار علیخاں مرحوم والیٔ ریاست جاورہ

ہے یہ نواب افتخار علی — حق نے بخشا اسے دیارِ خلد
جدِّ امجد کی اِس کے ہے میراث — کیوں نہ ہوگا یہ دعویدارِ خلد
اِس کا حامی ہے شافعِ محشر — ہے ازل سے اُمیدوارِ خلد
اِس کی چاہت ہے لازم و ملزوم — خلد واری یہ ہے نثارِ خلد
حق تعالیٰ کی ہے عطا بیدلؔ — آج ہے واہ افتخارِ خلد

(۱۰) امیر کبیر میر یوسف علی خاں سر سالار جنگ بہادر مرحوم

ہو گئے یہ جانشیں حال رخصت لاولد — کر گئے اللہ رے کیسی کمی سالار جنگ
تھا فلاحِ ملک و ملّت کا ممد یہ خاندان — خیر خواہانِ حکومت تھے سبھی سالار جنگ
اِس کی فیّاضی نے عالم کو کیا حلقہ بگوش — کس قدر داد و دہش میں تھے سخی سالار جنگ
دُور بینی تھی سیاست میں مدبّر بے نظیر — بسکہ تھا علم و ہنر میں منتہی سالار جنگ
نسلِ سادات معظم کے رہے خلف الرشید — تھے یہ اولادِ علیؓ آلِ نبیؐ سالار جنگ
سرورِ عالم کے صدقے حق کریگا مغفرت — اُس کی رحمت سے ہوں بیشک جنتی سالار جنگ
بیدلؔ مضطر اگر ہے سالِ رحلت کی تلاش — لکھ ... گئے دُنیا سے وائے آخری سالار جنگ

۱۳۶۸

(۱۱) بر حادثۂ قتل جنرل رزم آرا مرحوم وزیرِ اعظم ایران

حکومت کی طرف سے تیل کے ٹھیکے میں کوشاں تھا — بھلائی ملک کی مدِّ نظر تھی رزم آرا کو
کیا دیوانگی میں قتل عبد اللہ نے ناحق — عداوت کھا گئی اِک پارٹی کی رزم آرا کو
یقیں ہے اُس کی رحمت سے طفیلِ سیّدِ عالمؐ — خدائے دو جہاں نے خلد بخشی رزم آرا کو
برائے سالِ رحلت بیدلِ خستہ ندا آئی — یہ کہہ دیجے ... شہادت حق نے پائی رزم آرا کو

۱۳۷۰

Marfat.com

(۱۲) بر شہادتِ ہز میجسٹی شاہِ عبداللہ والیٔ شرقِ اُردن

کیا ہے شاہ نے حج خوب آخرت کا سفر — کہ راست مسجدِ اقصیٰ سے لی ہے خلد کی راہ
ہر ایک مغربی ڈپلومسی کا صید ہُوا — اِسی کی مار سے مُسلم حکومتیں ہیں تباہ
بنایا آلۂ کار اِک یہودیوں کا اسے — نہ کر سکا عربی اتحاد پر یہ نباہ
اِسی فراق میں پڑ کر یہ مصطفٰے شکری — ہُوا ہے قاتلِ شاہِ شہید خواہ مخواہ
اسے بھی مِل گئی کردار کی سزا فوراً — کہ جان لے کے ہٹے اِس کی غازیانِ سپاہ
اُمید رحمتِ باری سے مغفرت کی ہے — ہزار نامۂ اعمال ہو اگرچہ سیاہ
اِسے بہشت ملے التجائے بیدل ہے — خُدا ہے گھر کا شہید آج تیرے عبداللہ

۱۳ھ ۷۰

احباب و ملازمانِ سرکار

(۱) سیّد عبّاس مرحوم دھلوی ہیڈ کلرک چیف کنسرویٹر آفس جبلپور

ز عالم رفت چوں آں سیّدِ عباس — سیہ عالم شدہ در چشمِ عالم
اگر از بیدلِ غمگیں بپرسند — سنینِ رحلتش "معفور" گفتم

۱۳۲۶ھ

(۲) محترمی سردار بہادر صوبیدار ڈاکٹر عبدالجبار صاحب ملٹری پنشنر مقیم جبلپور

عبدِ جبار ہوئے آج جہاں سے رخصت — نیک دِل نیک روش نیک طبیعت انساں
بے غرض سب سے محبت تھی محبت میں خلوص — اَیسے خوش وضع و خوش خلق زمانہ میں کہاں
اِس کی تشخیص مناسب تھی تجاویز صحیح — اپنے فن کا تھا بلاشک یہ مسیحِ دوراں
حق تعالےٰ نے اِسے دستِ شفا بخشا تھا — جان پاتا تھا نئے سر سے مریضِ بے جاں
مستفید اِس سے رہی خلق دمِ آخر تک — تھا امیر اور غریب اِس کے مطب میں یکساں
رحمتِ عام کا بیدل کو بھروسہ ہے تری — عبدِ جبار کو بھی بخش خدائے دوجہاں

۱۹ ء ۱۱

Marfat.com

(۳) کتبۂ لوح مقصود احمد انصاری مرحوم سرکل انسپکٹر پولیس برار

حیف ہے مقصود احمد چل بسے دنیا سے آج
تھے خدائے پاک کے یہ بندۂ خدمتگزار

مولد و مسکن اگرچہ تھا نواحِ لکھنؤ
کھینچ کر لائی کہاں سے پر کہاں خاکِ برار

اپنی رحمت سے طفیل رحمت اللعالمینؐ
جنّت الفردوس کر اس کو عطا پروردگار

انتخابِ بیدل کی ہے زائرین سے بہر سال
فاتحہ پڑھئے بنا مقصود احمد کا مزار

(۴) برادرانِ خان بہادر غلام محی الدین بار ایٹ لا جوڈیشل کمشنر و برادر او مسٹر عبد السلام وکیل

پہلے محی الدین پھر عبد السلام
کر گئے دنیائے فانی سے سفر

نورِ چشمانِ غلامِ مصطفےٰ
آہ قطب الدین کے لختِ جگر

کُن منظر چنداں بہ آلامِ نذیر
بسکہ ایں محرومیٔ قاسم نگر

موت ہے اِن مرگِ برنا لاکناں
ہے قضا اِن کی قضا پر نوحہ گر

دیکھنے پائے نہ دنیا پر بہار
کھا گئی کس کی خدا جانے نظر

تھے یہ سی پی کے بطن کے دو گہر
آسمانِ علم کے شمس و قمر

خاندان کا نام روشن کر گئے
اِن کا تھا مدّاح ہر فرد و بشر

ملک و ملّت کے رہے خدمتگزار
تھے غریبوں بیکسوں کے یہ سپر

مشرقی آداب کے حامل بنے
کچھ نہ تھا تعلیمِ مغرب کا اثر

یہ دعا ہے بہرِ ختم المرسلینؐ
بخشدے اِن کو خدائے دادگر

ہاتفِ غیبی نے دی بیدل ندا
ہاں یہ ہر دو خُلد میں ہیں جلوہ گر

۱۳ ۵ ۹۴

Marfat.com

(۵) برجواں مرگی محب صادق محمد اشرف مرحوم برہانپوری سرکل انسپکٹر پولیس

چل دئے سوئے عدم آہ جوانِ صالح
اپنے ہر کام میں محتاط تھے بیحد اشرف

ہر طرح صابر و شاکر تھے غنا تھا دل میں
کچھ پس انداز بھی کرتے رہے آمد اشرف

اہل خانہ کی رکھا موت نے اکثر بیچین
دن گذارا کئے رہ رہ کے مجرد اشرف

یاد اسلام کا تھا درسِ اخوت اِن کو
جانتے ایک تھے سب احمر و اسود اشرف

کارِ سرکار میں رہتے تھے ہمیشہ مشغول
سعی کرتے تھے اِک اِک کار میں صد صد اشرف

صاف دل پاک طبیعت تھے بہت نیک مزاج
تھے بہ ہر طور غرض بہتر و امجد اشرف

بہرِ تاریخ ندا غیب سے آئی بیدل
یہ کہو ... خُلد چلے آج محمد اشرف

۱۳ ھ ۵۱

(۶) خانصاحب رحمت خاں پولٹیکل پنشنر ایجنسی پور برار

روانہ ہوئے نزدِ حق خانِ رحمت
گھڑی جس گھڑی آن پہنچی قضا کی

مروّت ہر اِک سے وفا سب سے برتی
مگر عمر نے کچھ نہ اِن سے وفا کی

بہشتِ بریں اِس کو اللہ بخشے
یہ بندہ ہے اُمت میں خیر الورا کی

ہوئی سال کی فکر بیدل کو جس دم
کہا فی البدیہہ ... اِسپہ رحمت خدا کی

۱۳ ھ ۵۱

(۷) مسٹر گلبرٹ بورن آئی سی ایس ڈپٹی کمشنر پیتول سی پی در حادثۂ شکار

آہ صیاد اجل ہے کا ہے شکار
بورن سا اِک صید افگن نامور

یہ حکومت کا افیسر ہوشمند
تھا بہی خواہِ رعیت سر بسر

جب نشانہ شیر انسٹواں کیا
تھی قضا ہنستی قدر اندازپر

شیرنی مجروح جاکر چھپ رہی
ڈھونڈنے والوں نے جا ڈھونڈا مگر

نیم مردہ نے لگا کر جست ایک
آدبوچا تھا جو آگے راہبر

Marfat.com

جان ساتھی کی بچانے کے لئے — شیرنی سے جا لڑا یہ شیرِ نر
جب ہوئی ٹھنڈی اُدھر خونخوار یہ — یہ سسکتا پڑ رہا خود بھی اِدھر
ہو سکا جانبر نہ اُن زخموں سے یہ — زہر آلودہ جو تھے کل جسم پر
ہے دُعا بہرِ خداوندِ مسیح — بخشدے اس کو خُدائے دادگر
ہے یہ بیدل کتبۂ لوحِ مزار
تُربتِ شیر افگنِ والا گہر

(۸) کتبۂ لوحِ مزار سیّد ماجد علی تحصیلدار مرحوم جبلپور ۱۳۳۲ھ

چلے ماجد علی جب راہ عقبیٰ — ہوا مطلق نہ کچھ ظاہر کسی پر
دُعا اللہ سے بیدل یہی ہے — کہ .... رحمت مرقدِ ماجد علی پر

(۹) منشی عبدالرزاق خاں مرحوم چاندپوری ایس ڈی او تعمیرات ۱۳۵۲ھ

عبدِ رزّاق مردِ زندہ دِل — دارِ فانی سے کر گئے رحلت
واقعی آدمی تھے گرما گرم — تھی ہر اِک بات میں نئی حدّت
دُور اندیش اور زمانہ شناس — مردِ ذی حوصلہ بلند ہمّت
دُور بجنور سے ہے ملکِ برار — لائی تھی خاک گور یا قسمت
ہے دُعا بہرِ سال بیدل کی
اَب خُدائے کریم دے جنّت

(۱۰) برجواں مرگی خانصاحب سیّد مبین الرحمان ایم ایل اے برار ۱۳۵۵ھ

چھُپے جا کے زیرِ زمیں خاک میں — ہماری نگاہوں کے تارے مبین
نہ تھا عِلم بحرِ فنا کے ہمیں — کھڑے اِس قدر ہیں کنارے مبین

Marfat.com

یہی ایک تھا آسرا مٹ گیا — شکستہ دِلوں کے سہارے مبین
اِدھر محرمِ راز غیروں کے تھے — اُدھر اپنے پیاروں کے پیارے مبین
کہا بیدلؔ غمزدہ نے یہ سال — بہشتِ بریں جا سدھارے مبین

۱۳۵۵ھ

(۱۱) ڈاکٹر محمد عمر خاں مرحوم جبلپوری

عمر نے کی دغا عمر خاں سے — توڑ کر سلسلہ رگِ جان کا
ڈاکٹر خوب خوب سرجن تھا — اُس پر ہمدرد نوعِ انسان کا
سرنگوں تھا یہ اطاعتِ حق میں — تھا نمونہ غرض مسلمان کا
بخشدے اب اسے خدائے غفور — مستحق ہے یہ باغِ رضوان کا
بہرِ لوحِ مزار بیدلؔ سال — کہدو ... مرقد ہے یہ عمر خان کا

۱۳۵۶ھ

(۱۲) خان بہادر ولی محمد صاحب کمشنر انکم ٹیکس متحدہ صوبہ جات سی پی و یو پی

عالم میں جس کے دم سے برسوں چہل پہل تھی — سویا پڑا ہوا ہے چپ چاپ زیرِ مرقد
تھا دورِ حاضرہ کا یہ خانِ بے بہادر — پہنچا کمشنری تک اقبال مند بے حد
شک اِس کی مغفرت میں بیدلؔ نہ چاہیئے کچھ — والی نہ کیوں خدا ہے جب تھا ولی محمد

۱۳۵۷ھ

(۱۳) خان بہادر مصباح العثمان مرحوم ڈپٹی کمشنر

کیا مقصدِ حیات ہے کیا ہے مآلِ مرگ — رازِ درونِ پردۂ اُمید و بیم ہے
بخشش خدا کے رحم و کرم پر ہے منحصر — نکتہ نواز ہے وہ غفور الرحیم ہے
اعمالِ نیک و بد میں اُسی کی نگاہ میں — واقف ہے کل جہاں سے بہتر علیم ہے
کیا فکر ہو نجات کی مصباح کے لئے — آلِ رسول پاک کا دُرِّ یتیم ہے
ہاتف نے سال کیلئے بیدلؔ ندا یہ دی — عثمان اب بہشتِ بریں میں مقیم ہے

۱۹۳۸ء

Marfat.com

(۱۴) الحاج محمد مصطفےٰ خانصاحب مرحوم سینیئر ڈپٹی انسپکٹر مدارس برار

محمد مصطفےٰ خاں مردِ حق بیں — گئے دُنیا سے سوئے باغِ رضواں
رہا تا زیست پابندِ شریعت — خُدا کا تابع فرمان اِنساں
گریزاں تھا رسومِ دنیوی سے — امورِ دین میں ہر وقت کوشاں
بہت خوددار تھا اور با مروّت — بہ ہر صورت غرض سچا مُسلماں

اگر بیدل ہے فکرِ سالِ رحلت
یہ کہدو .... جنتی ہے مصطفےٰ خاں

(۱۵) عبدالوحید صاحب مرحوم آئی اے ایس سپرنٹنڈنگ انجینیر انہار سی پی

حیف عالی مرتبت عبدالوحید — زیرِ خاکِ گور سوئے ہیں یہاں
اِس کو کارِ منصبی میں تھا شغف — ایک خوبی میں نہاں سو خوبیاں
عزم کا راسخ طبیعت کا قوی — گو بظاہر تھا نحیف و ناتواں
تیری رحمت کا یہ ہے اُمیدوار — بخشدے اِس کو خداوندِ جہاں

بیدلِ خستہ یہ ہے سالِ وفات
چل بسے عبدالوحید خستہ جاں

(۱۶) شیخ احمد مرحوم پنشنر جیلر جبلپوری ۱۳۵۹ھ

نہایت متقی تھے شیخ مرحوم
فضیلت دی سدا دُنیا پہ دیں کو
ندا ہاتف نے دی یہ بہرِ تاریخ
وہ شیخ احمد چلے خُلدِ بریں کو

۱۹ ۳۹ ھ

Marfat.com

(۱۷) قاضی حافظ علی مرحوم رنجر محکمہ جنگلات متوطن ساگر

زندگی ہے محض فریبِ جہاں — موت بیشک ہے رُوح کی معراج
وائے حافظ علی شریف النفس — نیک دِل نیک طبع نیک مزاج
ہوگیا دفعتًا شکارِ اجل — مرض الموت کا نہیں ہے علاج
یا الٰہی ہو مغفرت اِس کی — تیری رحمت کے ہیں سبھی محتاج
غیب سے آئی یہ ندا بیدل — ہے یہ حافظ علی بہشت میں آج

(۱۸) خانصاحب خواجہ لطیف احمد انصاری جریج پانی پتی اسکول انسپکٹر برار ۱۹۴۰ء

ہوگیا رخصت جریجِ خوش بیاں پانی پتی — آہ جس کی موت سے سونی ہوئی بزمِ ادب
ماہرِ علمِ سیاست صاحبِ تدبیر تھا — منہمک رہتا تھا فکرِ قوم میں یہ روز و شب
تھا یہ فخرِ خاندان نورِ نظر انصار کا — تھے اِس کے جدِّ امجد حالیؔ والا نسب
حق رہے پس ماندگاں کا حافظ و ناصر سدا — اور عطا ہو خُلد میں اِس کو مقامِ منتخب
بیدلِ غمگیں نے یہ لکھا سنِ لوحِ مزار — مرقدِ اقدس ہے یہ خواجہ لطیف احمد کا اَب

(۱۹) برجواں مرگیٔ آغا اکرام احمد متعلم انٹر سائنس خلف خواجہ لطیف احمد جریج مرحوم

خواجہ کے لئے روئیں کہ آغا کو ہوں گریاں — آنسو بھی ہوئے خشک مرے دیدۂ تر میں
ہمراہِ پدر لال سدھارا ہے پدر کا — دو مرگ کا ماتم ہے بپا ایک ہی گھر میں
پامال کئے غنچہ و گل دورِ خزاں نے — پھولے نہ پھلے گلشنِ ہستی کے شجر میں
اِس لال میں تابانیٔ عالم کی جھلک تھی — اور پرتوِ صد علم تھا اُس آبِ گہر میں
ہو اِن کو عطا خُلدِ بریں داورِ محشر — دونوں ہیں برابر تری رحمت کی نظر میں
ہے بیدلِ مضطر یہی سالِ غمِ رحلت — لحدِ پسر اَب آہ ہے آغوشِ پدر میں

۱۹۴۱ء

Marfat.com

(۲۰) بروفاتِ خانصاحب محمد علی مرحوم سول سرجن سی پی

مہلت نہ دی قضا نے محمد علی کو بھی — جو ماہرانِ طب میں مسیحا تھے بالیقیں
تشخیص ہر مرض کی بہت لاجواب تھی — فکرِ رسا کے ساتھ نگاہیں تھیں دُوربیں
بیحد فراخ طبع بہت حوصلہ بلند — ملحوظ بات بات میں تھی پیروئ دیں
اِس کا شفیع روزِ جزا ہو رسولِ پاکؐ — اِس کو عطا بہشت کرے ربّ العالمین
آئی ندا یہ غیب سے بیدل برائے سال — جنّت کے قصر میں ہیں محمد علی مکیں

۱۳۶۰ھ

(۲۱) پروفیسر ناصر علی مرحوم ایم اے سٹی کالج جبلپور

چلے آہ دُنیا سے ناصر علی — ہوئی ختم سب زیست کی سرگذشت
بہت زندہ دِل تھے بہت خوش مزاج — خُدا نے عطا کی تھی اچھی سرشت
دُعا حق سے بیدل کی ہے بہرِ سال — کہ ۔۔۔۔ ناصر علی ہو مقیم بہشت

۱۳۵۹ھ

(۲۲) قمرالدین خانصاحب مرحوم پنشنر پولیس انسپکٹر ایلچپور

حیف صد حیف خانِ قمرالدین — چلدئے سب کو چھوڑکر غمناک
بطفیلِ محمدِ عربی — دے بہشتِ بریں خدائے پاک
وائے بیدل قضا کے ہاتوں سے — قمر دیں نہاں ہو زیرِ خاک

(۲۳) کتبہ لوح مزار منہاج الحق برادرزادہ اشرف الحق صدر انسپکٹر ۱۳۵۹ھ

قضا منہاج نے کی بارہویں سال — لڑکپن خاکِ مرقد میں نہاں ہے
پڑا ہے لاڈلا ماں کا یہاں پر — خلیل الحق کا یہ آرام جاں ہے
سنِ رحلت اگر بیدل ہے درکار
لکھو ۔۔۔۔ معصوم کی تربت یہاں ہے

۱۳ ھ ۵۹

Marfat.com

(۲۴) آغا علی حیدر بیدلؔ دہلوی مرحوم تحصیلدار سی پی

عدم آباد سدھارے آغا — لطفِ دُنیا نہ اُٹھانے پائے
ہو عطا جنّتِ فردوس اِسے — رحمت اللہ کی آڑے آئے
چاہیئے گرمسِ رحلت بیدلؔ — کہدو... آغا علی حیدر ہائے

(۲۵) محمّد خانصاحب مرحوم پنشنر سپرنٹنڈنٹ و کنسیلیشن جبلپوری

محمّد خاں گئے مُلکِ عدم کو — اجل نے آہ کیا توڑا ستم ہے
بلاشبہ نمونہ تھے سلف کا — جہاں میں وضعداری اب یہ کم ہے
نہ وُہ اگلی سی اُلفت ہے، نہ شفقت — جو سچ پُوچھو محبّت کا لعدم ہے
خُداوندا اِسے جنّت عطا کر — تری رحمت سے اُمیدِ کرم ہے
ندا بیدلؔ برائے سال آئی — یہ کہدو... مِل گیا باغِ ارم ہے

(۲۶) الحاج سراج احمد مرحوم ایم اے علیگ پنشنر ای اے سی مقیم جبلپور

چل بسے حاجی سراج احمد بھی آج — وضعداری سے رہے کرتے نباہ
قوم درماندہ کی ہر دم فکر تھی — کِس طرح دُنیا میں ہو یہ روبراہ
تھی طبیعت میں نہایت چھان بین — دُور رس اللہ نے دی تھی نگاہ
حق کی رحمت سے نہیں ہرگز بعید — خُلد میں اِس کو ملے آرام گاہ
لکھ یہی بیدلؔ سنِ لوحِ مزار — تربتِ پاک سراج احمد ہے آہ

(۲۷) عبدالقدیر صاحب مرحوم ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس امراؤتی

در پئے آزار ہے دستِ اجل — کب بچا اِس سے کوئی برنا و پیر
آج رخصت ہیں قدیرِ خوش سیر — واقعی تھے آدمی اِک بے نظیر
سال بیدلؔ نے کہا یہ فی البدیہہ — اب چلے خلدِ بریں عبدالقدیر

Marfat.com

(۲۸) الحاج محمد یوسف صاحب پنشنر انسپکٹر پولیس والد مسٹر نعمان انصاری

عدم کو چل دئے حاجی محمد یوسف — شفیعِ روزِ جزا اس کا ہو شہ کونین
غضب کا داغ ہوا ہو گئی شمس نسا — اس ایک صدمۂ جانکاہ نے رکھا بیچین
برائے سال ندا آئی غیب سے بیدل — بہشت کو ہے سدھاریہ حاجی حرمین

(۲۹) بروفات رضی الدین احمد مرحوم برادر نسبتی مسٹر نعمان انصاری ۱۳۶۴ھ

آخرش چل بسے رضی الدین — مرض الموت کا نہیں ہے علاج
ماتم مرگِ نوجواں ہے سخت — ہو گیا آہ گھر کا گھر تاراج
حق جگہ دے جوارِ رحمت میں — اُس کی بخشش کے ہیں سبھی محتاج
سالِ تاریخ ہے یہی بیدل — چل دئے ہیں رضی بہشت میں آج

(۳۰) برجواں مرگی مقبول عنی مرحوم بی ایس سی آنرز ایس ڈی او تعمیرات لاہور ۱۹۴۴ء

دستِ بیداد اجل نے ظلم توڑا کس قدر — آہ مرگِ نوجواں نے ڈالدی ہے سنسنی
خون کا ٹیکہ لگا کر سب کو رُلوایا ہے خون — ڈاکٹر سے کچھ نہ بن آئی دل آزاری بنی
ٹکڑے ٹکڑے ہر جگہ ہر ایک دل ہے پاش پاش — موت ہے گھر بھر کی گویا ایک اس کی جاں کنی
کیا مجالِ دم زدن حکمِ قضا کے سامنے — بسکہ بے بس ہے یہاں مفلس ہو کوئی یا دھنی
سالِ رحلت بیدل خستہ جگر نے یہ لکھا — آج ہیں مقبولِ جنت آہ مقبول عنی

(۳۱) کتبۂ لوحِ مزار جناب شیخ محمد صادق مرحوم بیرسٹر امرتسر ۱۹۴۴ء

رُک گئی قلب کی حرکت یک دم — رہ گئے دنگ اطباء حاذق
قوم میں بات بنی تھی اس کی — اس کا ہر قول تھا حکیم ناطق
خوب کی سیرِ ممالک اس نے — چھان ڈالے سبھی مغرب مشرق

Marfat.com

تیری رحمت کا سزاوار ہے یہ — خُلد میں قصر عطا کر خالق
کھینچ کر آہ یہ بیدل نے کہا — مدفنِ شیخ محمد صادق

(۳۲) عبدالشکور خانصاحب مرحوم اورسیر انہار جلیپوٹی ۱۳۶۵ھ

عدم چل دیا خانِ عبدالشکور — کرے مغفرت اِس کی ربِّ غفور
عجب طور سے کاٹ دی زِندگی — رہا دین میں مست دنیا میں چُور
بہت پلٹیاں لیں زمانہ کے ساتھ — کبھی منہمک تھا کبھی تھا نفور
طبیعت کا آزاد دِل کا غنی — بہت با سلیقہ نہایت غیّور
یہی ہاتفِ غیب نے بہرِ سال — ندا دی ... بہشتی ہے عبدالشکور
۱۳۶۵ھ

(۳۳) خانصاحب محمد عادل ایس پی مرحوم سی پی

جہاں سے عادلِ ذی فہم ہو گئے رخصت — ہے بے ثبات محض زِندگیٔ لاحاصل
تمام عُمر گذر اِس کی خوشدلی میں ہوئی — بہت شگفتہ طبیعت تھا اور زِندہ دِل
وہاں بھی اِس کی معاون ہو رحمتِ باری — ہو قصرِ خلدِ بریں میں خدا کرے داخل
یہ آئی غیب سے بیدل ندا برائے سال — گیا ہے باغِ جناں یہ محمد عادل

(۳۴) عمادالدین احمد صاحب مرحوم سلطان پوری پنشنر تحصیلدار حیدرآباد ۱۳۶۵ھ

ہیں عمادالدین احمد محوِ خواب — قبر ہے یہ صاحبِ ادراک کی
کر دیا مفلوج پہلے مرگ نے — پھر قبائے زِندگانی چاک کی
گو وَکن سے دُور ہے ملکِ اودھ — کھینچ لائی پر کشش اس خاک کی
مغفرت کا ہے یقین اللہ سے — جب شفاعت ہے شہ لولاکؐ کی
دی ندا ہاتف نے بیدل بہرِ سال — ہو گئی رحمت خُدائے پاک کی
۱۳۶۷ھ

Marfat.com

(۳۵) رسالدار الحاج سیّد عبدالمجید مرحوم

دُنیا سے آج حاجی بیت الحرم چلا — اِس کا نبیؐ کریم ہے اِس کا خُدا رحیم
مسجد میں جان دی ہے تہجد گذار نے — یُوں پائی مغفرت کے لئے راہِ مُستقیم
بیدلؔ برائے سال یہ ہاتف نے دی ندا — عبدالمجید خلدِ بریں میں ہے اَب مقیم

۱۳ ۶۸ھ

(۳۶) برحادثہ مرگِ دین محمد مرحوم شش جج در طیارہ

اُڑ کے جاتے بھی کہاں دین محمد صاحب — ہوئے طیّارہ میں صیّادِ اجل کا یہ شکار
آہ و مساز رہیں آخری دم تک بیگم — یُوں محبّت کا نبھایا جو کیا تھا اقرار
سالِ رحلت کی مجھے فکر پڑی جب بیدلؔ — دفعتاً غیب سے آئی یہی کانوں میں پُکار
میرے محبوبؐ کی اُمت کو یہ حاصل ہے شرف — قصرِ جنّت کا ہے اِک دین محمد حقدار

۱۳ ۶۹ھ

(۳۷) برجواں مرگیٔ مقبول محمد نیاز آئی سی ایس مرحوم در حادثہ طیارہ

کھینچا نیازؔ کو کششِ خاکِ گور نے — پروازِ آسماں سے زمیں پر گرا جہاز
دشتِ جبل میں گھیر کے لائی قضا اِسے — تھی رہروِ عدم کی یہاں ختم ترکتاز
خدمتگذارِ ملک خُدا کا نیازمند — ہوتا نہ کیوں ہر ایک کی نظروں میں سرفراز
سالِ وفات کے لئے بیدلؔ کی ہے دُعا
بخشے اَب اِس نیازؔ کو بھی ربِّ بے نیاز

۱۳ ۷۰ھ

(۳۸) مسٹر محمد وسیم مرحوم بار ایٹ لا ایڈووکیٹ جنرل پاکستان

اُمیدِ مغفرت ہے محمد وسیم کو — اِس کا خُدا رحیم ہے اُس کا نبیؐ کریم
ہو کر اچاٹ عالمِ ناپائیدار سے — لی مُلکِ جاوداں کے لئے راہِ مُستقیم
حل کر دئے ذرا میں قوانین کے نکات — تھا آدمی ذہین بڑا عاقل و فہیم

Marfat.com

کیوں اہلِ پاک کو نہ گراں ہو مفارقت ہے ملک و قوم کے لئے اِک سانحہ عظیم
بیدلؔ سنِ وفات کی تجھ کو ہے گر تلاش
لکھدے .... سدھارے آج بہشت بریں وسیم

(۳۹) ہز اکسلنسی صاحبزادے محمد خورشید مرحوم گورنر صوبہ سرحد ۱۳۶۹ھ

حیف صاحبزادۂ خورشید بھی رخصت ہوا صوبۂ سرحد میں سرتاسر اندھیرا چھا گیا
گلستانِ مملکت میں ہے خزاں کا دور کچھ پھول جو کھلنے پہ آیا یک بیک مرجھا گیا
اس نے جرگوں کو پڑھایا تھا اخوت کا سبق یہ پٹھانستان کے مردے سبھی دفنا گیا
متحد ہو کر بنے سب خیر خواہ سلطنت کل دلوں پر نقشِ خلقِ احمدی بٹھلا گیا
بخشدے یارب ہے اُمت میں ترے محبوب کی سایۂ رحمت میں تیری اس کے بل پر آ گیا
عالمِ اسلام کی بیدلؔ فضا تاریک ہے
الامان خورشیدِ پاکستاں یہاں گہنا گیا

(۴۰) نواب زادے اعتزاز الدین خاں انسپکٹر جنرل اسپیشل پولیس در حادثۂ طیارہ ۱۹۵۰ء

آہ طیارے نے لی راہِ عدم دیکھنا قدرت کی یہ نیرنگیاں
تھے شہیدانِ وطن اس میں سوار آزمودہ کار اور گبرو جواں
دل تڑپ اُٹھے ہیں اہلِ پاک کے ہو گئیں چشمانِ ملت خونچکاں
ہم سفر نواب زادے بھی رہے ان گنت تھیں جن کی ساری خوبیاں
ہو تصدق میں نبیؐ کے مغفرت قصر دے جنت میں ربِ دوجہاں
سالِ رحلت بیدلؔ خستہ یہ لکھ
چل بسے ہیں اعتزاز الدین خاں
۱۳۷۱ھ

Marfat.com

(۱۴۱) الحاج محمد میرزا نادر حسین پنشنر سب جج متوطن علیگڈھ مرحوم

گئے جہاں سے الحاج میرزا صاحب — کرے طفیلِ نبیؐ مغفرت خدائے کریم
رہے سدا سے یہ صوم وصلوٰۃ کے پابند — امورِ دیں میں رہی پیش پیش عقلِ سلیم
تمام عمر گذاری ہے زندگی سادہ — قدم قدم پہ سلف کی تھی پیروی قدیم
خدا کے فضل وکرم سے کثیر تھی اولاد — دلائی حسبِ ضرورت ہر ایک کو تعلیم
ندا یہ غیب سے بیدل برائے سال آئی — کہ ... خلد میں ہوئے نادر حسین جا کے مقیم

۱۳۰۲ھ

احباب اور ان کے متعلقین :-

(۱) عبدالستار خانصاحب مرحوم رائپوری پنشنر سب رجسٹرار

جہاں سے گیا سوئے باغِ جناں — اخوّت کا شیدا فدائے نبی
رہا خدمتِ دین میں پیش پیش — بہت با مروّت نہایت سخی
کہا سال بیدل نے ہیں محوِ خواب — یہاں عبدِ ستار خاں جنتی

۱۳۱۷ھ ۱۹

(۲) عزیزہ زبیدہ خاتون مرحومہ بنتِ عبدالستار خانصاحب مرحوم

زبیدہ جب گئی اللہ کے گھر — نیا صدمہ ہوا افسردہ ماں کو
نہ تھا حکمِ خدا میں چارۂ کار — سوائے شکرِ حق کے خاندان کو
دعا بیدل کی یہ ہے بہرِ تاریخ
خدایا بخش تو حورِ جناں کو

۱۳۱۹ھ

(۳) سیّد حسن اختر مرحوم سیبوہاروی

نوجواں سیّد حسن اختر — قبر میں سو رہا ہے زیرِ زمیں
سالِ تاریخ ہے یہی بیدل — اس کو یارب ملے بہشتِ بریں

۱۳۴۹ھ

Marfat.com

(۴) کتبہ لوح مزار سیدہ ریاض کبریٰ مرحومہ بنت حاجی اظہر حسین صاحب سیوہاروی

الاماں بے ثباتیٔ عالم — دِل کے پردوں میں راہ جس کی تھی
باپ کی جان لاڈلی ماں کی — سیدہ خاک پر ہے سوئی پڑی
اَب فنا کا پیام دیتی ہے — جا لحد کی ریاض کبریٰ کی

۱۳۴۹ھ

(۵) عزیزہ قمر بانو مرحومہ دختر عزیز الدین خانصاحب ڈپٹی کلکٹر سی پی

موت سے کب مفر ہے اِنسان کو — اِس نے چھوڑا کوئی نبی نہ ولی
چل بسی دخترِ عزیز الدین — باغِ عالم کی ایک تازہ کلی
کون جانِ پدر قمر بانو — ماں کے آغوشِ عاطفت کی پلی
اِن کو نعم البدل ملے اِس کا — اِس کو بخشے خدائے لم یزلی
بیدلِ خستہ ہے یہ سالِ وفات — آہ اَب دخترِ عزیز چلی

۱۳۵۹ھ

(۶) منشی سمیع اللہ خانصاحب نقشہ نویس محکمہ انہار متوطن میرٹھ

غضب ہے موت وُہ بھی دوست کی موت — ہُوا تاریک نظروں میں جہاں آج
بپا ماتم ہے مرگِ نوجواں کا — پُکار اُٹھے اَجل بھی الاماں آج
جو منظورِ نظر احباب کا تھا — ہُوا ہے سب کی نظروں سے نہاں آج
جہاں میں تھا جو کل تک رونقِ بزم — پڑا سوتا ہے وُہ خوابِ گراں آج
ندا دی ہاتفِ غیبی نے بیدل — رہا ہے واہ وُہ باغِ جناں آج

۱۳۵۵ھ

(۷) برائے انتقال شیخ شہاب الدین مرحوم مرسلہ بی بی بتول

دینِ حق پر یقین تھا جن کو — کیوں نہ اُن کی نجات کا ہو یقیں
پھر محمدؐ شفیع ہوں جن کے — اُن کی میراث ہے بہشتِ بریں
صدقے اللہ کی کریمی کے — واہ بخشے گئے شہاب الدیں

۱۳۵۷ھ

Marfat.com

(۸) بروفات شیخ سالار مرحوم پدر بزرگوار شرف الدین ایڈوکیٹ اُمراؤتی

موت سے اِس بزرگ برتر کی　　گلشنِ خاندان ہُوا تاراج
بخشدے اِس کو خالقِ دوجہاں　　تیرے لُطف وکرم کا ہے محتاج

غیب سے بہرِ سال آئی ندا
شیخ سالار ہے بہشتی آج

۱۹۳۸ء

(۹) سیّد شفقت حسین خطیب

چل بسے دستِ قضا کے جور سے ،　　حضرتِ امجد میاں کے نورِ عین
جان ہی لے کر ٹلا آخر مرض　　زندگی میں مطمئناً پایا نہ چین

دی ندا ہاتف نے بیدلؔ بہرِ سال
رہروِ جنّت ہیں اَب شفقت حسین

نواب محمد یار جنگ حیدر آبادی

(۱۰) نواب محمّد یار جنگ مرحوم ۱۳۵۹ھ حیدر آبادی

جب کیا قصدِ عدم ذی مرتبت نواب نے　　اُڑ گیا رنج والم سے چہرۂ عالم کا رنگ
حوصلے تھے کس قدر اللہ رے اِس کے بلند　　ہر ارادہ مستقل ہر کام کی دِل میں اُمنگ
سالِ رحلت کے لئے کچھ فکر دامنگیر تھی　　طبعِ غمگینِ بیدلؔ نے جو کی قدرے درنگ
ہاتفِ غیبی نے بتلایا اشارے سے دہیں　　وہ سدھارے خُلد نواب محمّد یار جنگ

۱۳۶۰ھ

(۱۱) لوحِ مزار سیّد اظہر حسین مرحوم سیوہاروی مقیم نین پُور

روانہ ہُوا سوئے ملکِ عدم　　یہ ساداتِ عظام کا نورِ عین
خُدا کی ہے رحمت کا اُمیدوار　　عطائے بہشتِ بریں اِس کی دین
سن لوحِ مرقد ہے بیدلؔ یہی　　کہو.... قبۂ پاک اظہر حسین

۱۳۶۴

Marfat.com

(۱۲) فضل الکریم خانصاحب مرحوم سیالکوٹی

سویا ہے شاہ جی کا زیرِ زمین نواسہ — اِس قبر پر ہو رحمت خلاق دو جہاں کی
آئی ندا یہ بہرِ سالِ وفات بیدل — کہدو .... یہی لحد ہے فضل کریم خاں کی

۱۹۴۳ء

(۱۳) برانتقالِ پرملال لالہ مرلی دھر شاد تلمیذ حضرت بیخود دہلوی مالک لائلپور کاٹن مل
(در حادثۂ طیارہ تباہ شدہ)

حیف مرلی دھر نے لی پرواز میں راہِ فنا — مُنہ عدم آباد کو پھیرا جہاں آباد سے
خوش بخوش دونوں میاں بیوی چلے تھے ساتھ سا — الاماں تھے بے خبر تقدیر کی افتاد سے
آرزو تھی دیکھ لیں بیٹے کے سر پر سہرا بندھا — کس گھڑی ماں باپ بچھڑے لاڈلی اولاد سے
وقت ٹل سکتا نہیں ہے موت کا آیا ہُوا — ایک لمحہ پیش و پس ہوتا نہیں میعاد سے
ہے دلوں پر نقش اِن کی خوبیوں کی داستاں — دِل گرفتہ کیوں نہ ہو ہر شخص اِن کی یاد سے
اِن کو پرمیشر دیا سے دے جگہ بیکنٹھ میں — شانتی رُوحوں کو ہو اندوہ لاتعداد سے
سال فصلی میں لکھی بیدل نے تاریخ وفات — ہے ہر اِک ناشاد مرگِ ناگہانِ شاد سے

مطابق ۱۹۴۹ء ۱۳۵۹ف

(۱۴) جناب عبدالواحد صاحب مرحوم یکتا در حادثۂ طیارہ

عبدِ واحد بھی نہ جانبر ہو سکے — سانحہ پرواز کا تھا لاعلاج
حق نے دی تھی طبع موزوں اِسے — خوش کلام و خوش بیان و خوش مزاج
مستعد اپنے فرائض میں رہے — برمحل ہر وقت تھا ہر کام کاج
کیا عجب رحمت سے ہے اِس کا ضرور — ساکنانِ خُلد میں ہو اندراج

ہو گئی بیدل شہادت بھی نصیب
واہ یکتا کی ہے یکتا موت آج

۱۳۵۹ف

Marfat.com

(۱۵) برجواں مرگی افتخار احمد خاں مرحوم بی اے ایجنٹ کمرشیل منیجر لائل پور کاٹن مل

غضب ڈھایا یہ مرگِ ناگہاں نے — ہوئے ہیں افتخار احمد بھی رخصت
اجل نے کوہِ کارو پر کیا وار — کہاں لے کر گری برگشتۂ قسمت
جوانِ خوش سیر خوش خلق تھا یہ — بہت مخلص نہایت با مروّت
دیا اللہ نے ذہنِ رسا تھا — رہی ہر بات کی جویا طبیعت
رلائے کیوں نہ اِس کی نوجوانی — نگاہوں میں بسی رہتی ہے صورت
طفیلِ سیّدِ کونین یارب — ملے رحمت سے تیری قصرِ جنّت

لکھا بیدل نے رحلت کا یہی سال
گئے یہ افتخار ملک و ملّت

(۱۶) بروفاتِ نوجوان عارف حسین مرحوم بریلوی ۱۹۴۹ء

کیا سانحۂ مرگِ عارف نے آج — اعزا کو بے طرح اندوہ گیں
بلا کی تھی پابندیٔ زخمِ پا — رہے مدتوں سے یہ خانہ نشیں
مرض ہوگیا اِس قدر لاعلاج — ٹلا آخرش لے کے جانِ حزیں
حبیبِ خدا جب ہے اِس کا شفیع — نہ ہو کس طرح مغفرت کا یقیں
کہا بیدل غمزدہ نے یہ سال — گئے آہ عارف بہشتِ بریں

(۱۷) برانتقالِ سرشنکر لال بیکنٹھ باشی مالک دھلی کلاتھ مل ۱۳۶۶ھ

نہ کیسے غمزدہ ہوں سرسری رام — جواں بھائی نے کی بیوقت رحلت
ابھی تازہ غمِ لختِ جگر تھا — پھر اُس پر قوتِ بازو کی فرقت
یکے با دیگرے دیکھے یہ صدمات — نہ پائی گریۂ پیہم سے فرصت

Marfat.com

اطاعت کا نمونہ تھا برادر — رُلائے گی نہ کیوں اِس کی محبّت
ملوں میں تھی روانی اِس کے دم سے — رہی ہاتھوں کا اِس کے میل دولت
جگہ بیکنٹھ میں اِس کو عطا ہو — ممد ہو اِس کی پرمیشر کی رحمت

یہی بیدلؔ سنِ رحلت ہے اِس کا
ہوئے اَب آہ شنکر لال رخصت

(۱۸) برمرگ انیس فاطمہ مرحومہ برادر زادی مسٹر عبدالحمید ڈپٹی ڈائرکٹر

دفعتاً دُنیا سے چل دی ہے انیس — مرگِ معصومہ ہے اندوہِ عظیم
تیری رحمت سے ہو یہ ماں باپ کی — ذریعہ بخشش خُداوندِ کریم

آہ بیدلؔ ہے یہی سالِ وفات
رحم کی قابل ہے کیا موتِ یتیم

(۱۹) کتبۂ لوحِ مزار نواب یونس خانصاحب مرحوم رئیس اعظم ایلچپور

ہو گئے نذرِ اجل دُنیا میں لاکھوں نامور — کیا بھروسہ زندگیٔ بے سروسامان کا
لی عدم کی راہ اَب نواب یونس خان نے — آدمی دِل کا غنی تھا مرد تھا میدان کا
عظمتِ رفتہ کی اِس کے دم سے باقی تھی نمود — پرتوِ آخر تھا نوابانِ والا شان کا
بخشدے صدقہ حبیبِ پاک کا یارب اِسے — تیری رحمت ہے سہارا ہر کسی اِنسان کا
بیدلِ خستہ نے یہ لکھا سنِ لوحِ مزار — مرقدِ عالی ہے کُو نواب یونس خان کا

(۱۹/۱) برشہادت سیّد فردوس شاہ مرحوم ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس انچارج کوتوالی لاہور ۱۳۴۳ھ

اپنی ڈیوٹی پر گئے مارے شہر کے کوتوال — سر پھروں نے ڈال رکھی ہے سروں پر خاک آہ
مفت ٹکرا کر حکومت سے تباہی مول لی — قیمتی جانیں بہت ضائع ہوئی ہیں خواہ مخواہ
بہرسالِ اِنتقال آئی ندا بیدلؔ یہی — پہنچے جا کے فردوس میں فردوس شاہ

(م خلاف قانون کی رکاوٹ کر رہے تھے)

Marfat.com

(۲۰) انیس فاطمہ مرحومہ دختر آغا حیدر پروفیسر مارس کالج ناگپور

کیا جواں مرگِ انیس فاطمہ ہے دلگداز — کثرتِ رنج والم سے اُڑ گئے ہوش وحواس
یہ گلِ نورس جہاں میں جلد تر مُرجھا گیا — کچھ ہوائے گلستانِ زندگی آئی نہ راس
بدنصیبی کو کہاں تک آخرش روئے کوئی — اشک پیہم سے نکل سکتی نہیں دل کی بھڑاس
صبر دے ماں باپ کو اِس کے خدائے کارساز — ہے یہی مرہم نہ زخمِ دل اندوہ ویاس

بیدلِ خستہ نے کیا موزوں لکھا سالِ وفات
ہے انیسِ فاطمہ اَب خُلد میں زہراؓ کے پاس

آمۃ العزیز (۲۱) اُمت العزیز مرحومہ بی اے اہلیہ یار محمد خاں سیالکوٹی ۱۳۶۴ھ

چل دیں عدم کو یار محمد کی اہلیہ — دستِ قضا نے آہ چھڑا دی عزیز چیز
مداح غیر تک رہے حُسنِ سلوک کے — ہرگز کبھی نہ اپنے پرائے میں کی تمیز
ہوتا فدائی کیوں نہ شریکِ حیات کا — خاوند کو ملی تھی محبت بھری کنیز
بیدل ندا یہ غیب سے آئی برائے سال — کہدو کہ ... اَب بہشتی ہیں یہ امت العزیز
۱۳۶۶ھ

(۲۲) والدۂ محترمہ مرحومہ احمد مرزا صاحب ششن جج بنارس

اِس لحد میں بیگم مرزا ہمایوں دفن ہے — ہے جُدائی خاندان کی جس کو اندوہِ عظیم
زندگی اِس کی سبق آموز تھی سب کے لئے — دَم قدم سے اِس کے تازہ تھیں روایاتِ قدیم
اِس کی پیشانی منوّر تھی ضیائے علم سے — زہد و تقویٰ سے جلا پاتی رہی عقلِ سلیم
اِس کا حامی ہو شفیع المذنبیں روزِ جزا — ہو جگہ اِس کی جوارِ رحمتِ ربِّ کریم

چاہیئے بیدل دُعا کے ساتھ سالِ انتقال
لکھ .... کنیز فاطمہ ہو قصرِ جنّت میں مقیم
۱۳۶۶ھ

Marfat.com

(۲۳) الحاج جیون خانصاحب مرحوم الیچپوری

چل دئے فی الفور جیون خاں سوئے دارالبقا
کیا بھروسہ زندگیٔ بے سروسامان کا

اِک روش سے زندگی اوّل سے آخر تک کٹی
آن تھی پچھلی نمونہ تھا سلف کی شان کا

شیشۂ دِل پر نمایاں تھی جِلا اخلاص کی
نُور روشن تھا جبین عجز سے ایمان کا

مرحبا تھا مرنے والا حاجیٔ بیت الحرم
آسرا لے کر چلا ہے بخشش رحمان کا

بیدلِ خستہ نے لکھا سالِ رحلت فی البدیہہ
ہائے پیچھا مرگ نے چھوڑا نہ جیون خان کا

۱۳۶۸ھ

(۲۴) اہلیہ خان بہادر آغا محمد اکرم قزلباش پنشنر ایس پی ماڈل ٹاؤن

ہوئی ہے خان بہادر کی خانہ ویرانی
ہر ایک شخص کو بیگم کی موت کا غم ہے

عجیب طرح کی افسردگی ہے گھر پر آج
جو سب کی ہمدم و دمساز تھی وہ بیدم ہے

طفیلِ سیدِ ابرار کر عطا یارب
جو مومنات کی میراث خلدِ آدم ہے

کہا یہ بیدل خستہ نے سال رحلت کا
کہ ... اب لحد میں شریکِ حیاتِ اکرم ہے

۱۳۷۰ھ

(۲۵) برحادثہ پتنگ بازی میاں ظفر مرحوم لختِ جگر میر حمزہ صاحب گجرات

کر دیا اِس پتنگ نے دِل تنگ
کھیل کیا تھا قضا سے کھیل گیا

فکرِ تاریخ ہے اگر بیدل
کہدو ... گر کر ظفر شہید ہوا

۱۹۵۱ء

(۲۶) اہلیہ سیّد الطاف حسین صاحب ہیڈ ماسٹر اسلامیہ اسکول اٹاوہ

سیّدِ الطاف کی چل دی شریکِ زندگی
خاندان پر چھا نہ جائے کس لئے اندوہ یاس

لاکھ کوشش کی طبیبوں نے مرض بڑھتا گیا
آن پہنچا وقت جب کوئی دوا آئی نہ راس

سیّدہ کا پیشوا ہے شافعِ روز جزا
حق تعالےٰ کے کرم کا ہے بجا ہم کو قیاس

فکر تھی تاریخ کی بیدل جو یہ آئی ندا
ہاں شہر بانو گئی لیجے شہر بانو کے پاس

۱۳۷۰ھ

Marfat.com

(۲۷) والدۂ مرحومہ قاضی نجیب الدین ای اے سی امراؤتی

حیف ایک دم مادرِ قاضی نجیب الدین کو — سر بسجدہ تھیں دیا اللہ نے حکمِ طلب
اکبری بیگم کے قدموں سے تھے وابستہ تمام — اِن کی طاعت تھی سدا خوشنودیٔ رب کا سبب
اِن کا حامی روزِ محشر ہو رسولِ کبریا — قصرِ عالی جنت الفردوس میں دے اِلکو رب
بیدل خستہ دُعا کے ساتھ لکھ سالِ وفات — اِن کے مرقد پر کرے رحمت خدائے پاک اَب

۱۹۵۱ء

(۲۸) اہلیہ مرحومہ قاضی نجیب الدین صاحب

آہ رخصت ہوئی بانوئے نجیب — ملک الموت نے ڈھایا ہے ستم
دیکھنے پائی نہ بچّوں کی بہار — لی چلی گور میں اِس بات کا غم
مغفرت اِس کی کرے ربِّ غفور — اِس کا حامی ہو رسولِ اکرم
سالِ رحلت یہ کہا بیدل نے — اَب گئی خُلدِ خدیجہ بیگم

۱۳۷۱ھ

اعزا و اقربا :-

(۱) بروفاتِ اخوی محترم مولوی محمد اسماعیل صاحب مرحوم

حیف اخوی محمد اسماعیل — ہوئے رخصت بجا کے کوسِ رحیل
تھے نہایت متین و سنجیدہ — صائب الرائے اور مردِ عقیل
موت نے نوجوان بیٹے کی — دِن کئے اِن کی زندگی کے قلیل
جی کے جی میں رہے اِرادے سب — نہ مقاصد کی ہو سکی تکمیل
آہ کیا لکھئے حال بیماری — کیا مرض کی بیان ہو تفصیل
بخشدے صدقۂ حبیبِ پاک — قصرِ جنت عطا ہو ربِّ جلیل
خبرِ مرگ ہے گراں بیدل — ہائے داغ محمد اسماعیل

۱۳۲۵ھ

Marfat.com

(۲) برمفارقتِ محترمہ والدۂ مرحومہ خود اہلیہ مولوی محمد یٰسین غریق ڈپٹی کلکٹر امرتسر

نامبارک تھی ولادت میری سب کے واسطے
چل دئے اللہ کے گھر باپ تنہا چھوڑ کر

تربیت بچوں کی اپنے اُس پہ گھر کی دیکھ بھال
بیوگی میں الاماں ہوگا گراں یہ کس قدر

ماں کے آغوشِ محبت میں یتیمانِ غریق
پا گئے اپنی مرادیں پل پلا کر زود تر

میں کسی خدمت کی قابل جب ہوا یہ چل بسیں
بدنصیبی نے نہ چھوڑا ساتھ میرا عمر بھر

اَب لگا ہاتھوں سے چھٹنے دامنِ صبر و قرار
بھون ڈالے سوزشِ جانکاہ نے قلبِ جگر

ہے یقین مغفرت بہرِ شفیع المذنبیں
جنّت الفردوس بخشے کا خدائے دادگر

بیدلِ غمگیں دعا کے ساتھ لکھ سالِ وفات
حق تعالیٰ کی ہو رحمت اِن مرے ماں باپ پر

(۳) وفاتِ حسرت آیات ہمشیرہ محترمہ مرحومہ اہلیہ قاضی احمد علی صاحب نگینوی مرحوم

حیف صد حیف میری ماں جائی
ہوگئی ہے شکارِ دستِ قضا

لاکھ تدبیر کی گھٹا نہ مرض
کام آئی نہ کچھ دوا نہ دُعا

لاڈلی ماں کی سو رہی جا کر
ماں کے پہلوئے گور میں یکجا

بخشدے اِس کو اَب خدائے کریم
ہو عطا قصرِ جنّت الماوا

سال یہ بیدلِ حزیں نے کہا
آج چل دی خدیجۃ الکبرا

(۴) براِنتقالِ پُرملال برخوردار عظمت حسین مرحوم پر دردہ مصنف

نہ چھوڑا آہ اِس نوخیز کو بھی
نہیں کھلتی اجل تیری حقیقت

سنِ رحلت یہی بیدل نے لکھا
سدھارا حیف اَب دُنیا سے عظمت

Marfat.com

(۵) اخوی محترم الحاج حافظ محمد ابراہیم صاحب مرحوم پنشنر ڈپٹی کلکٹر

دستِ بیدادِ اجل نے آہ کیا ڈھایا غضب
بھائی ابراہیم صاحب بھی عدم کو چل بسے

حافظ قرآن تھے اور حاجیٔ بیت الحرم
علمِ دیں کے منتہی اور بہتریں انسان تھے

دیٹوی افکار نے رکھی سدا صحت خراب
جان لیوا ہو گئے صدمات آخر پے بہ پے

دے خداوندِ جہاں آغوشِ رحمت میں جگہ
بخشدے صدقے میں ان کو اب رسولِ پاک کے

غیب سے آئی ندا بیدل برائے سال یہ
کہدو ... ابراہیم اب ہیں باغِ جنت میں چلے /

۱۹۲۳ء

(۶) برجواں مرگی حکیم حافظ احمد حسن مرحوم منیجر دواخانہ صدیقی دھلی

احمد حسن کو دستِ قضا نے غضب کیا
فرصت ذرا بھی لینے نہ دی ایک آن کی

چٹ پٹ ہوئے یہ دم میں جو پہنچا پیامِ مرگ
بازی لگا رکھی تھی بری طور جان کی

کس درجہ تندرست توانا و خوبرو
صورت عطا ہوئی تھی بہت شان بان کی

بخشش ہو اس کی رحمتِ پروردگار سے
شرکت عطا ہو خلد کے اب ساکنان کی

رحلت کا سال بیدلِ غمگیں نے یہ کہا
اللہ رے موت موت ہوئی نوجوان کی

۱۳۴۵ھ

(۷) تاریخ انتقال اخوی مولوی محمد حسن مرحوم

عدم کو سدھارے محمد حسن
خدائے جہاں اس کی بخشش کرے گا

گوارا جدائی نہ کی اقربا کی
بھلا کون جم کر وطن میں رہے گا

کٹی زندگی وضعداری میں ساری
یہاں اس طرح کون دکھ سکھ سہے گا

کیا مضمحل آہ بیٹے کے غم نے
یہ وہ داغ تھا مرتے دم جو مٹے گا

کہو فی البدیہہ سالِ رحلت یہ بیدل
یقیناً ... خدا اب اسے خلد دے گا

۱۳۴۸ھ

Marfat.com

(۸) اخوی الحاج شمس الدین صاحب مرحوم

آج اخوئی شمس دیں صاحب — چل دئے سب کو چھوڑ کر غمگیں
یہ رہے سرفراز دُنیا میں — تھے سدا کاربند دین متیں
مردِ معقول حاجئ حرمین — کیوں نہ ہو اِن کی مغفرت کا یقیں
یہ ندا آئی بہر سالِ وفات — خلد میں ہیں جنابِ شمسِ دین

(۹) برجواں مرگی عزیز ضیاء الحسن متعلم ایم اے کلاس مرحوم خلف اخوی وہاج الدین صاحب ۱۳ھ

قضا سے یہاں کون محفوظ ہے — نہ کوئی جواں ہے نہ پیرِ کہن
ہے کل قصۂ زندگئ مختصر — بڑی طول پر داستانِ محن
جگہ دل لگانے کی دنیا نہیں — محبت کا سودا ہے دیوانہ پن
ہوئے آہ افسردہ اخوی وہاج — گئے چھوڑ کر ہر دو فرزند و زن
ضیاء الحسن جلد رخصت ہوئے — نہ ہونے دیا ماں کا میلا کفن
چھپا قبر میں یہ ضیائے علوم — بجھی یک بیک شمعِ انجمن
الٰہی بہشتِ بریں کر نصیب — بحقِ رسولِ ؐ ششم ذوالمنن
کہا بیدل غمزدہ نے یہ سال — سدھارا جناں ہے ضیاء الحسن

(۱۰) برجوان مرگی برخوردار محمد معین صدیقی متعلم مدرسہ اٹاوہ فرزند مصنف ۱۳ھ

کتبۂ لوحِ مزار قبرستان اٹاوہ
داخلا فی جناتِ نعیم

آتی ہے گورِ غریباں سے صدا — جز فنا کچھ نہیں ہستی کا مآل
ماں نے سو ناز سے پالا تھا جسے — مہدِ گور میں سویا ہے نڈھال

Marfat.com

دیدہ و دِل میں جگہ تھی جس کی — آہ یوں زیرِ زمیں ہے پامال
چل بسا قوتِ بازوئے امین — لُٹ گیا گلشنِ یاسین کا نہال
بیدلِ خستہ یہ ہے سالِ وفات — خاک میں آج ہے تحسین کا لال

(۱۱) برخورداری حبیبہ خاتون سلمہا مرحوم بھائی کی قبر پر برائے فاتحہ خوانی ۱۳۵۰

کس کی گورِ پاک پر آکر حبیبہ ہیں کھڑی — فاتحہ پڑھنے کہاں سے یہ کہاں تک آگئیں
جن کو بیدل زندگی میں پیار تھا مان جائی سے — روح اُن مرحوم بھائی جان کی تڑپا گئیں

(۱۲) بر انتقالِ پُرملال عزیز عبدالباسط مرحوم انسپکٹر آبکاری ۱۳۵۰ھ

بجھا آہ دستِ قضا نے دیا — اخیٔ معظم کے گھر کا چراغ
جواں چل بسے نوجواں چلدئے — بلا کچھ نہ ملکِ عدم سے سُراغ
رکھا غم نے اولاد کے مضمحل — معطل ہوئے ہوش محفل دماغ
بہت آرزوئیں بندھیں مٹ گئیں — اُمیدیں دکھاتی رہیں سبز باغ
کٹی عُمر رنج و الم میں تمام — بلا آہ دم بھر نہ غم سے فراغ
بھرا ہے مئے رنج و غم سے تمام — غرض یہ مئے زندگی کا ایاغ
کہا بیدل غمزدہ نے یہ سال — کہ ... دِل پر ہوا آج باسط کا داغ ۱۳۵۰ھ

(۱۳) کتبۂ لوحِ مزار اہلیہ عزیز محمد یونس برادرزادۂ مصنف

آہ نوعُمر زوجۂ یونس — زیرِ خاکِ لحد ہوئیں مدفون
اِن کو جنّت نصیب کر یارب — اور پس ماندگاں کو رکھ مامون

سالِ لوحِ مزار ہے بیدل
بقعۂ پاکِ آمنہ خاتون
۱۳۵۳ھ

Marfat.com

(۱۴) برجواں مرگِ برخوردار محمد یامین مرحوم فرزندِ مصنّف

غضب ڈھا گیا آہ تیرِ قضا — جگر چھید کر دِل کو بَرما گیا
ہرا تھا ابھی زخمِ مرگِ معین — اُسے اور یامین چرکا گیا
یہ آئی ندا غیب سے بہرِ سال
ہے یامین مرحوم بخشا گیا

۱۳۵۴ھ

(۱۵) برانتقالِ اہلیہ مرحومہ مصنّف

ملی نہ تھی ابھی فرصت معین کے غم سے — قضا نے اور بھی یامین کی کیا مغموم
غمِ جُدائی میں بیٹوں کی جان دی ماں نے — غرض اَجل کا بہانہ ہُوا غموں کا ہجوم
نہ کچھ بقا کا عدم ہے نہ کچھ فنا کا وجود — کرشمہ سازیٔ قدرت ہے ہستیٔ موہوم
طفیلِ سیّدِ ابرار بخشدے یارب — رضا ہے تیری حیات و ممات کا مفہوم
نہ کیوں ہو بیدلِ خستہ کو زندگی دُوبَر
ہُوا ہے دائے شریکِ حیات سے محروم

۱۳۵۷ھ

(۱۶) برجوان مرگ عزیز الحاج مولوی عبدالبصیر آزاد مرحوم برادر زادہ مصنّف

ہزار حیف جواں مولوی عبدِ بصیر — چلے ہیں ملکِ عدم سب کو چھوڑ کر غمگیں
ضعیف باپ ہے بیٹے کی موت پر مضطر — ہے کس غضب میں پڑی ماں کی آہ جاں حزیں
صلوٰۃ و صوم کا پابند حاجی حرمین — ہزار واقفِ اسرارِ علمِ دینِ متیں
یہ نوجوان بلاشک جوانِ صالح تھا — نہ کس طرح سے ہو پھر اس کی مغفرت کا یقیں
لکھا یہ بیدل مضطر نے مصرعِ تاریخ
کہ ..... اب چلے گئے عبدِ بصیر خُلد بریں

۱۳۶۰ھ

Marfat.com

(۱۷) الحاج احسن الدین صاحب مرحوم رئیس اکبر آباد ضلع بجنور

آہ اخوی احسن الدین حاجی بیت الحرم — ہو گئے رخصت جہاں سے سوئے ربِّ ذوالجلال
حکم بردارِ شریعت واقعی مردِ بزرگ — پاک دل پاکیزہ خصلت نیک طینت خوشخصال
فکر جب بیدل نے کی تاریخ کی آئی ندا
احسن الدین کو خدا دے جنّتِ ماوا ... ہے سال

(۱۸) الحاج مولوی حافظ سیّد حسن ۱۳۶۰ھ مرحوم مدرس مدرسہ سلیمانیہ بھوپال

ہوئے آہ جانبر نہ سیّد حسن — مرض یک بیک ہو گیا لاعلاج
ہوا سخت تکلیف دہ ذاتِ جنب — بڑھا دم بہ دم دورۂ اختلاج
یقیناً یہ تھا ماہِ تابانِ علم — بلاشک شریعت کا روشن سراج
حقیقت میں اِک عالمِ باعمل — بہت صاف دل اور سادہ مزاج
خدا سے یہ بیدل کی ہے التجا
عطا کر بہشتِ بریں اِس کو آج

(۱۹) بروفاتِ قاضی احسن الدین صاحب مرحوم برادر نسبتی الحاج اخوی محمد نسیم صاحب ۱۳۶۰ھ

یہاں کون دستِ اجل سے بچا — اِسے سب برابر ہیں پیر و جواں
قضا لے اُڑی احسن الدین کو — ہوا آج یہ صدمۂ ناگہاں
بہت صاف دل اور سادہ مزاج — عجب بندۂ کارسازِ جہاں
کہا سال بیدل نے یہ فی البدیہہ
گئے احسن الدین باغِ جناں

۱۳ ھ ۶۱

Marfat.com

(۲۰) کتبہ لوحِ مزار مولوی عبدالحی مرحوم برادر زادۂ مصنّف

صرف رہ جائے خُدا کی ایک ذات ہونے والی ہے فنا ہر ایک شے
وُہ برادر زادۂ عالی تبار یاد جو کرتا تھا مجھُ کو پے بہ پے
چل بسا مُلکِ عدم کو آہ آج کیوں نہ بڑھ کر ہو مرے شیون کی لے
بیدلِ خستہ لِکھو سالِ وفات
تربتِ اقدس یہ عبدالحیؔ کی ہے

(۲۱) عزیز کرم الٰہی صاحب مرحوم حج ۱۳۶۲ھ میانوانی

اَب سِدھارے کرم الٰہی بھی نوجواں تندرست ہائے غضب
تھے بلا شک یہ نیک دِل اِنساں بات اِن کی ہر ایک تھی انسب
اِن کو اللہ دے بہشتِ بریں ہیں یہ اُمیدوارِ رحمتِ رَب
بیدلِ خستہ کو ہوئی جِس دم سالِ رحلت کی جستجو و طلب
غیب سے یک بیک یہ آئی ندا
بخشا اللہ نے کرم سے اَب

(۲۲) الحاجیہ ہمشیرۂ محترمہ شمس النسا مرحومہ اہلیہ ڈاکٹر ابرار حسین صاحب ۱۳۶۲ھ

گئیں شمس النسا اللہ کے پاس قضا بھی زندگانی کی ہے معراج
طوافِ خانۂ کعبہ کیا تھا خُدا رکھے گا اِن کی حشر میں لاج
الٰہی بخشدے صدقہ نبیؐ کا تری رحمت کا ہے ہر کوئی محتاج
ندا بیدل یہ بہرِ سال آئی
کہ ... ہیں شمس النسا بھی خلد میں آج
۱۳۶۱ھ

Marfat.com

(۲۳) برخورداری عایشہ خاتون بنت قاضی جعفر علی صدیقی

رونقِ بزمِ جہاں تھی جس کے دم سے آجتک
دستِ بیدادِ اجل سے آہ مرحومہ ہے یہ

گلشنِ عالم کی جو کھلنے نہ پائی تھی کلی
جور سے بادِ مخالف کے خزاں دیدہ ہے یہ

یا الٰہی اِس کو دے آغوشِ رحمت میں جگہ
اُمتِ خیر الورا کی ایک معصومہ ہے یہ

بیدلِ غمگیں ہے جس پر حق کی رحمت کا نزول
وہ مزار عائشہ خاتون صدیقہ ہے یہ

(۲۴) برانتقالِ اخوئی محترم منشی عبدالواسع صاحب مرحوم برادر مصنف ۱۹۴۱ء

حیف اخوئی معظم عبدِ واسع روزہ دار
زخم خوردہ دل پہ گر کر کھا گئے زخمِ مزید

آخری جمعہ کی شب میں جاں بحق آخر ہوئے
آئی تھی اپنے لئے گویا محرم بن کے عید

عمر ساری کٹ گئی رنج و الم میں بے طرح
انبساطِ دھر سے ہوتے نہ پائے مستفید

دفعتاً ترکِ رفاقت کی شریک زیست نے
بیشتر رخصت ہوئی دُنیا سے اولادِ سعید

بخشدے یارب اِنہیں صدقہ رسولِ پاک کا
کر عطا جنّت۔ یہ کب رحمت سے ہے تیری بعید

بیدلِ خستہ جگر نے سالِ رحلت یہ کہا
بھائی صاحب ہو گئے رمضان میں اب گر کر شہید

(۲۵) اخوئی محترم قاضی احمد علی صاحب مرحوم ۱۹۴۳ء

چلے احمد علی دُنیائے دوں سے
سہل اِن کو قیامِ آخرت ہو

تصدّق میں شفیع المذنبیں کے
خُدائے پاک جنّت مرحمت ہو

برائے سال بیدل نے بصد عجز
دُعا کی یہ کہ ۔۔۔۔ یارب مغفرت ہو

۱۹۴۴ء

Marfat.com

(۲۶) برخورداری ستارا بانو مرحومہ اہلیہ کرم الٰہی صاحب مرحوم

ستارا بھی دُنیائے فانی سے چلدی ہوئی بیوگی کی نہ فرقت گوارا
شکستہ دِلوں سے یتیموں کے پُوچھو اُٹھا باپ کے بعد ماں کا سہارا
غضب ڈھایا دیا آہ دستِ قضا نے جگر ٹکڑے ٹکڑے ہئے دل پارا پارا
خداوندِ عالم اِسے بخشدے اَب تری رحمت عام ہو آشکارا
اگر فکر ہئے سالِ رحلت کی بیدلؔ یہ کہدو.... گئی خُلد کو اَب ستارا

۱۳ ھ ۶۵

(۲۷) برجواں مرگیٔ برخوردار محمد احمد طوزبی اے مرحوم فرزند نہال سیوہاروی

اللہ رے جُدائی احمد ہئے جاں گسل بے حال حال ہئے پدرِ خستہ حال کا
باغِ عزیز کا یہ گلِ نوبہار تھا لختِ جگر تھا شاعرِ شیریں مقال کا
مٹی میں آہ آج ملیں حسرتیں تمام ہئے موت والدین کی مرنا یہ لال کا
ہو صدقۂ حبیب بہشتِ بریں عطا ہم کو ہئے آسرا کرم ذوالجلال کا
بیدلؔ قضا کے دستِ ستم نے غضب کیا غم دیدیا نہالؔ کو اِک نوبہال کا

۱۳ ھ ۶۵

(۲۸) اخوی حافظ بشیر الدین صاحب مرحوم رئیس نگینہ

ہیں بارگاہ میں حاضر ہوئے بشیر الدین یہ مستحق تری رحمت کے آئے رَبِ ودود
نباہ تے رہے یہ وضعداری اسلاف دلا نہ طمع سکیں خواہشانِ نام ونمود
کیا نہ فکرِ معاشِ مزید نے حیران اُسی پہ صبر وقناعت رہی جو تھا موجود
بصد نیاز رہا اہتمامِ صوم وصلواۃ ہر ایک بات تھی تکمیلِ شرع تک محدود
طفیلِ سیدِ کونین بخشدے یارب عطا بہشتِ بریں میں مقام ہو محمود
بروزِ عیدِ فطر کی ہئے رُوح نے پرواز خُدا کے پاس روانہ ہیں آہ سربسجود

۱۳ ھ ۶۶

Marfat.com

(۲۹) اخوی محترم مولوی وہاج الدین صاحب مرحوم پنشنر ڈپٹی کلکٹر

ہوئے جہاں سے اخوی وہاج دیں رخصت — جو خاندان کے تھے فرد اِک بزرگ ترین
سدا رہی سبق آموز زندگی اِن کی — اِنہیں تھی مدِ نظر سادگیٔ دینِ متین
نئی تھی بات عیاں بات بات میں گویا — نہاں تھی طرزِ خموشی میں صبر کی تلقین
خُدائے پاک کے تھے ایک بندۂ معقول — نہ کس لئے ہو بھلا مغفرت کا اِن کی یقین
ندا یہ غیب سے بیدل برائے سال آئی — گئے بھی باغِ جناں مولوی وہاج الدین

۱۳۶۶ھ

(۳۰) حادثہ ارتحال عزیز بدرالدین مرحوم ایڈوکیٹ

چلے دُنیا سے بدرالدین بھی آہ — رہے تا زیست یہ صابر و شاکر
سکونِ قلب نے ہل چل مچا دی — ہوئے جب پے بہ پے صدمات وافر
یہاں تک کھو دیا وارفتگی نے — ہوا جینا سراسر بارِ خاطر
عطا یارب اِسے خُلدِ بریں ہو — ہے قابلِ عفو یہ لغزش بظاہر
کہاں تک روئیں اُس کو جس کو بیدل
غمِ اولاد لے ڈوبا ہو آخر

(۳۱) برجواں مرگیٔ لختِ جگر محمد امین صدیقی منظر مرحوم فرزندِ اکبر مصنف

آہ اُو جہل ہو گیا دم بھر میں نظروں سے اوجھل — ہے غضب اللہ رے بیدردیٔ دستِ قضا
دفعتاً مجھ پر یہ آ ٹوٹا مُصیبت کا پہاڑ — بالیقیں دے گا مجھے برداشت کی طاقت خُدا
کیوں خُداوندِ دو عالم پر نہ ہو میری نظر — اِن یتیموں اور بیوہ کا وہی ہے آسرا
اَب طفیلِ احمدِ مرسل کرم سے کیا بعید — قصرِ عالی جنت الفردوس میں ہو گا عطا
پائے اِستقلالِ بیدل ڈگمگا جائے نہ کیوں — یہ جواں بیٹا عصا تھا اپنے بوڑھے باپ کا

۱۳۶۷ھ

Marfat.com

(۳۲) دِیگر

اِیمن ایسے گئے تھے عادل آباد — وہیں سے لی عدم آباد کی راہ
فرائض میں یہاں تک منہمک تھے — رکھی کچھ جان کی مطلق نہ پرواہ
سراسر خدمتِ قومی کی دھن تھی — ہمیشہ ہر کسی کے تھے بھی خواہ
شفاعت ہو شفیع المذنبیں کی — اِنہیں دے جنّت الفردوس اللہ
نہاں ہے نگہ بیدل سے منظر — خُدایا کھا گئی کس کی نظر آہ

۱۹ ء ۴۸

(۳۳) دیگر

تھا جوانی میں ایک زخمِ معین
چرکا اِس پر لگا گیا یامین
وقتِ پیری ہوا ہے یہ ناسور
آہ دِل پر ہے آج داغِ امین

۱۳ ھ ۶۷

(۳۴) دیگر

باپ صُورت دیکھنے کو بھی ترستا رہ گیا — لے گئی ظالم کہاں ہے کہاں بیٹے کی موت
کوئی بیماری نہ تھی دَم بھر میں چٹ پٹ ہو گیا — فی الحقیقت ہو گئی سرِّ نہاں بیٹے کی موت
ہیں مرے پیشِ نظر آٹھوں پہر پرسش مانگاں — بھولنے دیتی نہیں یہ ہستیاں بیٹے کی موت
ہے دُعا اللہ سے اِن کو کرے اَب خوش نصیب — لائے معصوموں پہ لُطفِ بیکراں بیٹے کی موت
اُن لے محرومی بڑھاپے کا سہارا بھی گیا — بیکسی پر باپ کی ہے نوحہ خواں بیٹے کی موت
ہے یقینِ مغفرت حق نے شہادت کی نصیب — کر گئی یہ داخلِ باغِ جناں بیٹے کی موت
بے مزہ جب زندگی ہو خاک لُطفِ زیست ہے — وائے ہے یہ مرگِ بیدل نوجواں بیٹے کی موت

۱۳ ھ ۶۷

Marfat.com

(۳۵) بیدلِ نامراد منظر کے مزارِ پاک پر

اِس کی خُدا طفیلِ نبی مغفرت کرے
جو محوِ خواب آج ہے فرشِ زمین پر

ایّامِ زِندگی کے گذارے ہنسی خوشی
بھولے سے بھی شکن نہیں لایا جبین پر

آتی ہیں یاد اِس کی اطاعت شعاریاں
ہیں نقشِ کالحجر مرے دِل کی نگین پر

پھولیں پھلیں رشید و عطیہ و سعدیہ
ہو فخر کامرانیٔ دُنیا و دین پر

حق نے سدا رکھا ہے یتیموں کو سرفراز
ہمّت بُلند ہے اِسی حق الیقین پر

توفیق بھائیوں کو ہے حق العباد کی
اللہ کا کرم ہو مبین و متین پر

بیدل جو ہم شریکِ جنازہ نہ ہو سکے
پڑھ دی بھی آ کے فاتحہ قبر اِین پر

۱۳۶۸ھ

(۳۶) جڑواں پسرانِ محمّد امین کی پیدائش اور فوری موت

جا ملے باپ سے اللہ رے پسرانِ امین
دو یہ دُر ہائے یتیم اور گہر کے ٹکڑے

زِندگی آہ ہوئی بیدلِ خستہ دُوبر
خاک میں آج ملے میرے جگر کے ٹکڑے

(۳۷) برانتقال عزیز محمد تسلیم صاحب مرحوم پنشنر اور سیّد برادر زادہ مُصنّف ۱۹۴۸ء

چل بسے آہ محمّد تسلیم
بخشے اِن کو خُداوند کریم

عمر سب نیک روش سے کاٹی
رہبرِ زیست رہی عقلِ سلیم

کھینچ لائی کششِ خاکِ لحد
ورنہ سیو ہادہ سکونت تھی قدیم

خطۂ پاک میں ہجرت کے لئے
ہند چھوڑ آئے بوقتِ تقسیم

آئی بیدل یہ ندا بہرِ سال
خُلد پائیں گے محمّد تسلیم

۱۳۶۹ھ

Marfat.com

(۳۸) بر مرگِ برخوردار امتیاز علی فرزندِ عزیز خورشید علی صدیقی نگینوی

گور میں سویا پڑا ہے امتیاز ماہرو — باپ کا یہ لاڈلا ماں کا دلارا چھُپ گیا
لُوٹ لی دستِ اجل نے سب متاعِ جان و دل — گوہرِ نایاب مٹی میں ہمارا چھُپ گیا
بیدلِ غمگیں اگر درکار ہے سالِ وفات — کہدو... اب خورشید کی آنکھوں کا تارا چھُپ گیا

۱۹۴۹ء

(۳۹) کتبۂ لوحِ مزار اہلیہ مرحومۂ عزیز قاضی خورشید علی صدیقی نگینوی

آج صدیقی کی رخصت ہے شریکِ زندگی — اِس جواں مرگی پہ سارا خاندان غمناک ہے
اپنی رحمت سے خُدا دے گا اِسے خُلدِ بریں — روزِ محشر اِس کا حامی سیّدِ لولاکؐ ہے
زائرانِ نیکدل سے التجا بیدل کی ہے — فاتحہ پڑھ لیں (کہ) صدیقہ کی قبر پاک ہے

۱۳۷۰ھ

(۴۰) بر جوان مرگی حافظ محمد یعقوب فرزند الحاج احسن الدین صاحب مرحوم اکبرآبادی

ہُوا دُنیا سے روانہ طرفِ ملکِ عدم — نوجوانی میں ہُوا پیکِ اجل کا محبوب
اِس کی بخشش کیلئے بس یہی سامان ہے بس — تھا یہ اِنعامِ خُدا حافظِ قرآن تھا خُوب
سالِ رحلت کیلئے ہاتفِ غیبی نے کہا — ہوگیا خُلد نشیں آج محمد یعقوب

۱۳۷۰ھ

(۴۱) بر اِنتقال اماں بی صاحبہ مرحومہ اہلیہ مولوی محمد حسن صاحب مرحوم

دائے شریکِ زیستِ محمد حسن چلیں — تھیں بے شمار خوبیاں اِن کی سرشت میں
بیدل ندا یہ غیب سے آئی برائے سال — مریم کے ساتھ آج ہیں مریم بہشت میں

۱۹۵۴ء

(۴۲) بر جواں مرگیٔ برخوردار محمد فاتح فرخ بی اے ایل ایل بی مرحوم خلف ڈاکٹر عبدالرحمان بجنوری مرحوم

قضا لال کی عبدِ رحمان کے — ہوئی نوجوانی میں آکر مخل
جُدا بچپنے میں ہوئے والدین — یسیری، یتیمی گئیں ساتھ مل
لیا جدِّ امجد نے آغوش میں — گیا یہ بھی مٹ آسرا مستقل

(مرحوم خانہ دار نوراللہ اسلام پوتا اور والدین پیدائشی مرحوم)

Marfat.com

کلیجہ کو ہر دَم مسلتی رہی
غرض تازہ غم کی گراں بار سِل

اِدھر تھیں یہ صدمات کی یورشیں
مرض نے اُدھر کر دیا مضمحل

اَجل ہند سے لے اُڑی سندھ کو
کہ تھا خطۂ پاک کا آب و گِل

خُدایا طفیلِ نبیؐ بخشدے
پھرا کون در سے ترے منفعل

ہے گر بیدلِ غمزدہ فکرِ سال
یہ کہدے ... گیا نور کا لختِ دِل

۱۳۷۲ھ

(۴۳) بروفاتِ حسرت آیات برخوردار محمد فاتح مرحوم

بے بسی ہے قضا کے ہاتوں سے
اِس نے چھوڑا کوئی نبی نہ ولی

عبدِ رحمان کے لختِ دِل نے آہ
راہ اَب منزلِ عدم کی لی

کر دیا حوصلہ مرض نے پست
گرچہ تھی درشتاً فراخ دِلی

دیکھ پایا نہ زندگی کی بہار
مدّتوں سے صحّت خراب رہی

ہو بہشت بریں عطا اِس کو
حق کرے مغفرت طفیلِ نبیؐ

بیدلِ غمزدہ نے سالِ وفات
یہ کہا ... ہائے موت فرخ کی

۱۳۷۲ھ

(۴۴) دیگر

بن پھلے پھُولے چلا دُنیا سے فرخ نونہال
خاندان میں آہ کی کیسی کمی اِس مرگ نے

بیدل غمگیں ہے یہ رنج والم کی اِنتہا
جڑ جو نخلِ آرزو کی کاٹ دی اِس مرگ نے

۱۹۵۲ء

(۴۵) برائے لوحِ مزار

غضب ہم پر یہ توڑا ہے اَجل نے
محمد فاتح ہے دُنیا سے رخصت

مرض نے کر دیا اِس درجہ ناچار
کہ نکلی جان لیوا یہ علالت

ہوُا ہے موت سے اِس نوجواں کی
عزیزد اقربا کو غم نہایت

Marfat.com

شریکِ زندگی رضیہ ہے بیتاب — گوارا کر سکے کیوں کر یہ فرقت
تڑپتی رہ گئی ماں جائی سردار — خُدا دے صبر کی اِن سب کو طاقت
خلیلِ سیّدِ ابرار اِس کو — عطا اللہ سے ہو قصرِ جنّت
یہ بیدل زائرانِ نیک دِل کو — بتا دو .... ہے یہی فرخ کی تربت

(۴۶) بروفاتِ حسرت آیات اخوئی محترم الحاج محمد نسیم صاحب نور اللہ مرقدہ ۱۹۵۲ء

آہ چلے عالمِ فانی سے آج — اخوئی الحاج محمد نسیم
بندۂ احکامِ خُداوندِ پاک — راہروِ رہگذرِ مستقیم
صاحبِ تدبیر و زمانہ شناس — مردِ الوالعزم ذکی و فہیم
شرع کے پابند بہت وضعدار — خیر سے وابستۂ طرزِ قدیم
باطن و ظاہر میں نہ تھا فرق کچھ — طبعُ موزوں رہی عقلِ سلیم
سرورِ عالم کے تصدق میں اَب — بخشدے اِن کو مرے ربِّ کریم
قوتِ بازو ترے بیدل جو تھے — خُلد نشیں ہیں وُہ محمد نسیم

۱۳۷۲ھ

(۴۷) دیگر

فانی سے رخصت ہو گئے اخوی نسیم — آہ بھائی کیا گئے بھائی اکیلا رہ گیا
بے ہنگام نے مہلت نہ دی دیدار کی — شکلِ نورانی نہ دیکھی دِل تڑپتا رہ گیا
طِ دنیوی یکدم ہوئے سب منقطع — جانے والے لے گئے ہمراہ کیا۔ کیا رہ گیا
اہِ آخرت ہو کر گئے اعمال ساتھ — اِس مُسافر کا فقط دُنیا میں چرچا رہ گیا
داوندِ دو عالم مغفرت کرنا نصیب — اَب تری رحمت کے صدقے پر بھروسا رہ گیا
بدل غمگیں جُدائی شاق پھر کیسے نہ ہو — قوتِ بازو گئے یہ۔ اَب میں تنہا رہ گیا

۱۳۷۲ھ

Marfat.com

جشنِ جوبلی

(۱) سلور جوبلی ہز میجسٹی ملکِ معظم جارج پنجم والی سلطنتِ انگلیشیہ

وہ شہنشاہِ معظم ظلِّ حق گردوں وقار — جس کے ظلِّ عاطفت میں ہیں بہت سے شہر
آفتابِ علم و دانش ماہتابِ عزّ و جاہ
پاک طینت پاک خصلت پاک باطن پاکباز
باحمیّت بامروّت باسلیقہ باہُنر
مقتدائے بزمِ صلح فاتحِ جنگِ عظیم
نازشِ شاہان و فخرِ خاندانِ ونڈسر
ہوگئی بے نُور سب تاجِ کیانی کی چمک
ہے دُعا حق سے رہیں دونوں سلامت بامراد
مژدہ فرحت سُنیں شہزادیوں کا عمر بھر
شاہ کی جوبلی کا ہے بیدلؔ یہ سالِ عیسوی

مالک سیف و قلم پشتِ پناہ روزگا
نیک صُورت نیک سیرت نیک دِل نیکو شعا
ذی اثر ذی مرتبہ ذی حوصلہ ذی اقتدا
جنبشِ لب پر ہے جس کی امنِ عالم کا مدا
دین و ملّت کا ممد اللہ کا خدمتگذا
تاج پر طرّہ ہے کوہِ نُور کا وہ تاجدا
یہ شہِ عالی گہر وہ ملکۂ والا تبا
اور سدا آنکھوں سے دیکھیں شاہزادوں کی بہ
جشنِ سیمیں تاج پوشی آن شہِ عالی تبار

۱۹۳۵ء

(۲) بتقریبِ سلور جوبلی اعلیٰحضرت میر عثمان علی خاں نظام دکن خلد اللہ ملکہ

بلدے ہیں ہے جشن جوبلی کا — دیکھے کوئی اَب فروغِ شاہی
عثمان کو حق رکھے سلامت — مدّت ہو دراز سلطنت کی
اللہ کے فضل سے گذارے — پچیسؔ برس بخیر و خوبی
بیدلؔ کی دُعا ہے بہرِ تاریخ
اِقبال میں عُمر میں ترقی

۱۳ ۴۵ ھ

Marfat.com

(۳) جوبلی مولانا ظفر علی خانصاحب سابق مدیر "زمیندار" مدظلہ العالی

مرحبا جوبلی ظفرصاحب کی ہے — خوش رکھے اِس کو خُدائے کارساز
یہ فدائی ملک و ملّت کے رہے — تھی انہیں کے واسطے سب ترکتاز
تھے مدیر اخبار کے ایسے نڈر — منکشف کرتے رہے سربستہ راز
آل سے اولاد سے ہیں بہرہ مند — دولتِ دُنیا سے بھی ہیں سرفراز
ہے شغف احکامِ دیں سے رات دِن — اَب جبیں خم ہے بہ ربِّ بے نیاز
سرخرو رکھے خُداوندِ جہاں — ہو ممد اِن کا شہنشاہِ حجاز
یہ دُعا بیدلؔ کی بہرِ سال ہے — دے ظفر کو اَور اَب عمرِ دراز

۱۹۵۲ء

(۴) جشن گولڈن جوبلی انجمن ترقی اُردو پاکستان

حق کرے گلشنِ اُردو کی بہاریں لُوٹیں — عبدِ حق کو صدو سی سال کی ہو عُمر عطا
سعیِ پیہم رہی ترویجِ اَدب میں اِن کی — کیوں نہ اِس مردِ اولوالعزم کا حامی ہو خُدا
کردئے عام فہم سارے مضامینِ اَدق — مستفید اِن سے ہمیشہ کو رہیں گے طلبا
شمعِ عِلم کا ہو عالمِ اِسلام میں نور — جگمگاتی رہی یہ مملکتِ پاک سدا
ہو گئے جمع ادبیانِ ممالک بیدلؔ — جشنِ جبلی یہ ترقی دہِ اُردو بھی ہُوا

۱۳۷۲ھ

لیڈرانِ مُلک کی قیدِ فرنگ

(۱) مولانا اَور دیگر لیڈرانِ ملک کی شراب کی پکٹنگ اَور نمک کے کان پر حملہ کرنے پر گرفتاریاں

کیا کوئی شورِ اَنا الحق ہے صدائے ہوم رول — ہر کوئی منصور گاندھی کے طلبگاروں میں ہے
بھا گئی دلدادگانِ مُلک کو قیدِ فرنگ — بے طرح دار و رسن کی مانگ ناداروں میں ہے
ہو گئے بے قدر کیا لال و جواہر ہند کے — اَب ظفر ناکام ہے اَور سیف بیکاروں میں ہے

Marfat.com

آج پابندِ قفس ہے طوطیٔ ہندوستاں
دیکھنا جج کی یہ وقعت خود سزاواروں میں ہے

اَب جمعیت عالموں کی بھی پریشاں حال ہے
خوبیٔ عالم یہ ہے عالم گرفتاروں میں ہے

بھر رہا پھولوں سے ہے کل دامنِ انگلستاں
آہ اَب تک انڈیا اُلجھا ہُوا خاروں میں ہے

مے بھی ہے ساغر بھی ہے مینا بھی ہے محفل بھی ہے
کشمکش ساقی سے ہے کچھ شورِ میخواروں میں ہے

آج کل ملبوس کھدر ہو گئے ہیں سوٹ پوش
شورِ ارزانی اُٹھا فیشن کے بازاروں میں ہے

تخم سنبل اُگ نہیں سکتا زمینِ شور میں
مُفت زخموں پر نمک پاشی نمکخواروں میں ہے

خفتگانِ مُلک کو ہو گی غلامی سے نجات
جب عیاں سب پر یہ ہو گا ہند بیداروں میں ہے

سلطنت ہو کر رہے گی اپنے قدموں پر نثار
جوشِ آزادی یہی باقی جو خوددراروں میں ہے

حضرتِ بیدل ہیں مولانا بھی پابندِ قفس
واہ رے آزاد کیا جواب گرفتاروں میں ہے

(۲) برگرفتاری عزیز گرامیقدر حافظ محمد ابراہیم (موجودہ وزیر یو۔پی)

کر ہی دی ستیہ گرہ پھر حافظ ابراہیم نے
کوششِ سوراج کا پھر امتحاں مقصود ہے

آمدِ سوراج بھی محشر سے ہرگز کم نہیں
وعدۂ فردا ہے اُن کا وقت لامحدود ہے

اتحادِ باہمی میں ہے فلاحِ ملک و قوم
بس یہی حربہ ہے جو ہم میں ابھی مفقود ہے

بھیک کے ٹکڑوں سے ہوتی ہے شکم سیری کہیں
بانٹ لو آپس میں مل کر مانگنا بے سُود ہے

حق پرستی گر ہے بیدل ہیچ ہے قیدِ فرنگ
پیشِ ابراہیم جشنِ آتشِ نمرود ہے

(۳) برگرفتاریٔ مولانا ابوالکلام آزاد صاحب پریذیڈنٹ انڈین نیشنل کانگریس

اُٹھا ہے ہر طرف شورِ قیامت
فدایانِ وطن ہیں خانہ برباد

مٹا جاتا ہے دورِ شادمانی
ہے مصروفِ ستم اَب دستِ بیداد

جسے دیکھو گرفتارِ بلا ہے
بچھا چاروں طرف ہے دامِ صیاد

Marfat.com

جنم بھومی کے بیٹے قید میں ہیں — خراب و خستہ ہے شاہوں کی اولاد
بنا سوراج اِک افسانۂ غم — بہت ہے پُر مصائب اِس کی روداد
اُدھر ہے وعدۂ فردائے محشر — اِدھر دم پر گراں دم بھر کی میعاد
حکومت بھیک میں کس کو ملی ہے — نظیر ایسی نہیں تاریخ کی یاد
اُتر آیا کہاں آغوش میں چاند — محل بیٹھا اگر طفلِ پریزاد
وفا ہوتی جو لیلائے وطن میں — نہ دیتا جان ہرگز قیسِ ناشاد
نہ ہوتی جانِ شیریں میں جو تلخی — کبھی سر پھوڑ کر مرتا نہ فرہاد
نہ دیکھی پتھروں میں جونک لگتی — نہیں بنتا پگل کر موم فولاد
یہ آزادی یہ دولت یہ حکومت — حقیقت میں ہیں اِنعامِ خُداداد
یہی ایثار گر قایم رہے گا — یہ اُجڑا گھر کبھی دِن ہوگا آباد

کہی بیدل نے یہ تاریخ اِس کی
ہیں زنجیر گرفتاری میں آزاد

۱۳ ھ ۵۹

(۴) اعلیٰ حضرت صبغت اللہ شاہؒ پیر پگاڑو کو سزائے موت

جان دی پیر پگاڑو نے محض حق کے لئے — حکمِ پابندی رہا رفتار پر گفتار پر
مرتے جاتے ہیں مگر پرواہ کب ہے جان کی — ہے تعجب فرقۂ حُر کے یہ کل ایثار پر
بخشدے اِس کو خُدا صدقہ رسولِ پاکؐ کا — اُس کی رحمت کو تقدم ہے سدا کردار پر

یہ کہو سالِ شہادت اِس کا بیدل فی البدیہہ
چڑھ گیا پھر سے کوئی منصور دلئے دار پر

۱۳ ھ ۵۹

Marfat.com

(۵) عالی مرتبت سر خضر حیات خاں صاحب کے زمانہ منسٹری میں لیڈرانِ لیگ کی گرفتاریاں

خضر نے کی لیڈروں پر آج تنگیٔ حیات — کیوں فدایانِ وطن کو مُفت گھڑکانے لگے
نون[۱] ہیں ممدوٹ[۲] ہیں شوکت[۳] ہیں بیگم شہنواز[۴] — افتخارانِ زمانہ جیل میں جانے لگے
الاماں ہے درسِ عبرت بدنصیبی قوم کی — رہبری کرتے جو تھے خود ٹھوکریں کھانے لگے
منفعل کیوں وہ بھلا اِس سختیٔ بیجا پہ ہوں — لغزشوں پر اپنی اُلٹا ہم کو جھٹلانے لگے

رہبریٔ قوم کی بیدل عوض اللہ دے
کیا یہ خضرِ ہند اب دُنیا کو بہکانے لگے

(۶) مُسلم نیشنل گارڈ کی گرفتاری در ہند ہمراہ سیوک سنگھ ۱۹۴۹ء

لیگ کو بھی دھر لیا ہمراہ سیوک سنگھ کے — مُفت میں پکڑا گیا یہ بھانجہ ماموں کے ساتھ
جور سہتے جائیے کیجے نہ فریادِ ستم — اَب زباں بندی یہاں ہونے لگی اِک ہوں کے ساتھ
تلخیٔ احکام سے ہے ہند میں جینا وبال — زہر کے یہ گھونٹ ہیں گویا مئے گلگوں کے ساتھ
ہند میں جو کچھ بھی ہے، ہے قبضۂ اغیار میں — واسطہ مُسلم کا ہے بس خالقِ بیچوں کے ساتھ

حضرتِ بیدل بھلا اِس ظلم کی حد ہے کوئی
گُہن پسا جاتا ہے ناحق دیکھئے گیہوں کے ساتھ

(۷) برگرفتاریٔ قاسم رضوی صاحب مجاہدِ اعظم حیدرآباد ۱۹۴۸ء

قاسمِ محروم مظلومِ دکن — اِک مجاہد افتخارِ قوم ہے
تھی وطن والوں کی خاطر ترکتاز — مرحبا اِک شہسوارِ قوم ہے

ہے عدوئے ملک کا بیدل شکار
آہ یہ رضوی نثارِ قوم ہے

۱۹۴۹ء

Marfat.com

(۸) سلطنت آصفیہ کی بربادی

شان و شوکت آصفِ سادس کی مٹی میں ملی — بن گئے اب سلطنت کے غیر سب مختار کار
ہے پڑا رونا مسلمانوں میں قتلِ عام کا — الامان والحذر کی ہے ہر اک جانب پکار
پالسی اچھی چلی جنگِ پلاسی لڑ گئے — آہ کمبختوں کے سر پر پڑ گئی کیا زر کی مار
چپہ چپہ پر دکن کے چھا گئے اغیار اب — کار سر آکر یہاں لگنے لگا ہر نابکار
یہ بلا اللہ گر ٹالے تو بیدل ٹل سکے — سلطنت پر آہ آصف کی سنیچر ہے سوار

۱۳۶۸ھ

فیشن پرستی

(۱) ایک کرمفرما سے خطاب جو انگلش لیڈی سے شادی کرنے پر تلے ہیں

ایک مخلص کو مرے مس صاحبہ کی ہے تلاش — عقدِ ثانی کا جوانی ڈھل چکی آیا خیال
آ گئے ہیں نوکروں سے تنگ ناچاری یہ ہے — دیس میں رہتی ہیں بیگم اپنے بچوں میں نہال
ہو نہیں سکتا کوئی حکمِ شریعت میں دخیل — مجھ کو یا اوروں کو جائز بات میں کیا قیل و قال
سنتِ خیر الورا کی یہ بھی اک تکمیل ہے — جنبشِ لب کی نہیں اس میں کسی کو بھی مجال
صحبتِ ناجنس ہے ہوگا بہت مشکل نباہ — سوچ لینا چاہیئے ہر بات کا پہلے مآل
ان سے الٹی لیں نہ وہ خدمت ہمیں یہ سوچ ہے — کورٹ شپ کے بعد حل ہوگا یہ پیچیدہ سوال
بچنے سے راست ہوگی ان کو باہر کی ہوا — آپ کا ایما یہ ہوگا منہ نہ غرفہ سے نکال
بن کلب جائے مزاج ان کا سدھر سکتا نہیں — شغل ہوگا شام کو ٹینس کا بلا اور بال
چاہیئے گا وقت پھر بننے سنورنے کے لئے — آپ فرمائیں گے سارے شغل یہ چولھے میں ڈال
آپ کی خاطر کہاں وہ چھوڑ سکتی ہیں سنگار — کام کی تاخیر ہوگی باعثِ رنج و ملال
آپ کے نزدیک لب پر پان کی سرخی بھلی — اور لپ اسٹک سے ان کو چاہئیں لب لال لال

Marfat.com

ہے یہ اندیشہ نہ کہٹ پٹ آتے ہی ہونے لگے
ہم کو یہ ڈر ہے نہ بٹنے لگ پڑے جوتوں میں دال

خوف ہے محروم ہو جائیں کہیں اِن سے نہ آپ
سر کی چندیا پر جو باقی رہ گئے ہیں چند بال

شوق یہ سب چھوڑیئے اَب دِن گئے آرام کے
پرورش اولاد کی ہے زِندگی کا بس مآل

ناتوانی میں توانائی ہے بیٹوں کا وجود
جلد ہو جائیں کسی قابل یہ بچے خورد سال

خوش رکھے اللہ کافی ہیں یہ بیگم صاحبہ
اِن کو بخشا ہے خُدا نے حسنِ سیرت لازوال

سادگی اِن کی تکلّف کو ہے شرمائے ہوئے
پلتے اِس آغوشِ اُلفت میں ہیں اَب گودڑ کے لال

خاک آلودہ بھی ہو گوہر تو پھر انمول ہے
سنگریزوں میں کہاں وہ خوبیٔ حُسن و جمال

اِن کی حُبِّ دین پر دُنیا کی دولت ہے نثار
تنگیٔ و ترشی میں بھی رہتی ہیں یہ آسودہ حال

آپ سے اِن کی وفا بے مثل اُلفت لاجواب
زِندگی بھر کے لئے باندھا ہے پیمانِ وصال

اِن کی رگ رگ میں ہے، خونِ ملّتِ بیضا دواں
اور احکامِ شریعت میں ہے جکڑا بال بال

حورِ جنّت کی مقابل ہو نہیں سکتی پری
مشرق و مغرب کا پھر ممکن کہاں ہے اتصال

گر طبائع مختلف ہوں نبھ نہیں سکتی کبھی
آپ کو ہے ساتھ لیڈی کے گذر کرنا محال

یہ تو سب کچھ ہے بجا بیدلؔ کو حیرت اِس کی ہے
دفعتاً باسی کڑھی میں پھر سے پہنچا کچھ اُبال

(۲) مسٹر سکندر بخت سیکرٹری چیف منسٹر دہلی اور مس شرما صاحبہ کا قصدِ سول میرج

بنتِ پورس سے ہو گیا گھائل — اِس سکندر نے کھائی فاش شکست
چند جانیں نثار کیں ناحق — چھیڑ کر اِس نے راگنی بیوقت
عشق کو مُفت میں کیا بدنام — تھے یہ دونوں صریح نفس پرست
تھا جوانی کا بھوت سر پہ چڑھا — اپنی کملی میں تھا ہر ایک یہ مست

Marfat.com

کچھ نہ شرمائیں آہ مس شرما　　عہد و پیماں مٹا دئے سبھی یکلخت
شرع کے تھی خلاف یہ شادی　　فی الحقیقت تھی اِک حماقت سخت

کیا کہیں اِس جوان کو بیدل
آہ بُدھو ہُوا سکندر بخت

۱۳ ھ ۴۲

متفرقات

(۱) "ستارۂ محمدی کا ظہور" :- ایک ستارہ ٹوٹا اور اُس سے نام "محمدؐ" لکھا گیا اِس قدر عرصہ تک نمایاں رہا کہ جبلپور میں ہر شخص نے دیکھا اِس پر بہت شعرا نے قلم فرسائی کی پروفیسر مہادیو پرشاد سامی نے بھی نظم لکھی یہ سب انجمن پریس نے یکجا شائع کیں

محمدؐ مصطفےٰ اللہ کے محبوب ہیں واللہ　　وُہ اِس رتبہ کو کیا سمجھیں جنھیں اسلام سے کد ہے
شبِ معراج میں عرشِ معلّٰی پر قدم رکھا　　گئے آگے جہاں تک عالمِ امکان کی حد ہے
جھلک ہے نُورِ حق کی جلوۂ نورِ محمدؐ میں　　افق پر نام روشن ہے یہ خلقت کی زباں زد ہے
اگر چشمِ بصیرت ہے تو اعدا دیکھ سکتے ہیں
سرِ عرشِ معلّٰی لُو عیاں نامِ محمدؐ ہے

۱۳ ھ ۴۵

(۲) چوہوں کی یورش

تجربہ جس کو ہو کیوں جان پھنسائے ناحق　　کِس لئے آئے گا پنجرے میں پُرانا چُوہا
کیا لُبھائے اُسے روٹی کا ذرا سا ٹکڑا　　کھائے مَن بھر کے شب و روز جو دانا چُوہا
لاکھ تالوں میں کریں بند نہیں ہے محفوظ　　ڈھونڈ لیتا ہے ہر اِک شے کا ٹھکانا چُوہا
مال ہر شخص کا ہے اِس کے تصرف میں سدا　　جمع رکھتا ہے ہر اِک گھر میں خزانا چُوہا
کچھ تعجب نہیں بیدل یہ مثل ہے مشہور　　گھر پہ قاضی کے ہُوا آ کے سیانا چُوہا

۱۳ ھ ۶۱

Marfat.com

(۳) بمبئی لائن پر ڈاک گاڑی اور مال گاڑی کا تصادم (اکولہ اور مرتضیٰ پور کے درمیان)

تصادم ہوا میل اور مال کا — غضب ہوگیا گر پڑی ہے ٹرین
مسافر ہوئے دفن زندہ یہاں — وہاں سب زمیں میں گڑی ہے ٹرین
اٹھا زخمیوں سے ہے شورِ نشور — بڑا غل مچا ہے بڑی ہے ٹرین
ہوئے جمع ہر سمت زاغ و زغن — تعفن کے مارے سڑی ہے ٹرین
روانہ ہوئی تھی یہ ملکِ عدم — کڑی تھی جو منزل کڑی ہے ٹرین

یہی سال اِس حادثہ کا ہے بیدلؔ
بُری طرح اَب یہ لڑی ہے ٹرین

(۴) نذرِ نیاز۔ یہ قطعہ مسٹر ایم ایم نیاز آئی سی ایس کو جب وہ ۱۳۶۲ھ ہمارے مہمان تھے دیا گیا تھا

جس کو سمجھ سکے نہ ملائک وہ راز ہوں — گویا حقیقتِ دلِ سوز و گداز ہوں
میری نوائے درد سے ہے عشق کی نمود — ٹوٹے ہوئے دلوں کی صداؤں کا ساز ہوں
نذرِ بتانِ ہند چڑھائے ہزار دل — اِس بیدلی میں بھی سبب امتیاز ہوں
مٹی ہے میری خاکِ عرب کے خمیر سے — کعبہ کی سمت راہِ نوردِ حجاز ہوں
میرا صریح ظاہر و باطن ہے ایک سا — دل کا ہوں صاف پاک نظر پاکباز ہوں
کوتاہ دستیوں میں ہے دل کی کشودگی — یہ ہے بلند حوصلگی سرفراز ہوں
ہے زندگی کی دوڑ رکوع و سجود میں — پُتلا ہوں بندگی کا سراپا نماز ہوں
میں اِس سرائے دیر میں ہوں عارضی مقیم — مخمود ہوں مسافرت میں مسافرنواز ہوں

بیدلؔ خدا اگرچہ مرا بے نیاز ہے
کب خدمتِ نیاز سے بھی بے نیاز ہوں

۱۳۶۲ھ

Marfat.com

(۵) گلشنِ عظیم - ہمارے ایک کرمفرما فضلِ عظیم صدیقی کا شوقِ باغبانی

بہار پر ہے بہت گلشنِ عظیم یہاں — اِسے ہے اُنس شہر بھر کے دل ملولوں سے
درخت جھوک لیا کرتے ہیں نزاکت سے — ہوا بھی جھولتی ہے ٹہنیوں کی جھولوں سے
نہیں مجال اِدھر سے اُدھر ہو اِک ذرّہ — یہاں کی خاک ہے سینہ سپر بگولوں سے
یہ باغ عشقِ حقیقی سے ہے تر و تازہ — لگاؤ نکہتِ گُل کو خُدا رسولوں سے
درخت وُہ ہیں نہیں خوف جن کو پت جھڑ کا — ہیں لن ترانیاں قُدرت کے بھی اصولوں سے
کمر نہ بَل کہیں کھا جائے نونہالوں کی — لپیٹ رکھے ہیں سب لکڑیوں کی چولوں سے
ہے داستانِ محبّت سوا نخ گلشن — دِلوں کو موہ لیا کرتے ہیں مقولوں سے

بہُت حسین ہے بیدل یہ باغِ صدیقی
گھرا عظیم کا گھر سبز دار پھُولوں سے

۱۹۴۲ء

(۶) مشاعرۂ کتگ ایڈورڈ کالج امراؤتی میں چند شعرا کی جھڑپ پر یہ قطعہ پڑھا گیا

ہے نہایت نامناسب بے سبب کی چھیڑ چھاڑ — پھر یہ تُو تُو اور مَیں مَیں ہے غضب کی چھیڑ چھاڑ
عاقلوں کی بزم میں یہ شور و شر ہے بے محل — کر ادب کے ساتھ دِل علمِ ادب کی چھیڑ چھاڑ

۱۲ ۵۳ ۶۳

(۷) مسٹر شیخ چاند نادم بی اے انسپکٹر سنٹرل اکسائز پر دشمن کا افترا

ہے سیہ کار بس عدوئے لعین — مُفت کیچڑ اُچھالتا ہے کیا
پُوچھئے نابکار سے بیدل — چاند پر خاک ڈالتا ہے کیا

۱۳ ھ ۶۳

(۸) ایک کرمفرما کے داڑھی کو خیرباد کہنے پر

منڈا دی ہے یکلخت ریش دراز — سمجھ کر یہ ناحق کا جنجال ہے
ہمیں اِس سے بیدل ہو کیوں اختلاف — چلو ٹھیک ... اَب فارغ البال ہے

۱۳ ھ ۶۳

Marfat.com

(۸) توکل بخدا رہنا چاہیئے

نہ ہو اللہ کو منظور تو ہوتا نہیں ہرگز سعی بیکار جاتی ہے جو کچھ انسان کرتا ہے
یہ ہی بہتر ہے بیدل آدمی اس پر نظر رکھے خدا اہل توکل کا بھلا سامان کرتا ہے

(۹) ایک ہمارے دراز ریش کرمفرما خاص سبب سے ہم سے کترا گئے ۱۹۴۴ء

بھلا بیدل سے وہ کس طور ملتے ضمیر اب بے طرح مجرم ہے جن کا
کہی جی چھوڑ کر بیدل نے تاریخ ہے بے شک چور کی داڑھی میں تن کا

(۱۰) برادر الحاج قاضی ظہور الحسن ناظم کا حیدرآباد سے وطن جاتے ہوئے بیتول نہ اتر کر عذر کرنا ۱۳۶۴ھ = ۱۳۶۳ - ۱۳۶۷

اللہ رے یہ حضرت ناظم کی بے رخی منہ پھیر کر نکل گئے سو بار راہ سے
الٹا ہے ناز آپ کو اک عذر لنگ پر برعکس داد چاہتے ہیں داد خواہ سے
الفت کی رسم و راہ میں درکار ہے خلوص تصنیع کو نہیں ہے تعلق نباہ سے
گہرائیوں میں دل کی محبت کو ڈھونڈیئے کیا فائدہ ہے اوپری اس واہ واہ سے

بیدل یہ بات شاعر معجز بیاں سے پوچھ
عذر گناہ کیا نہیں بدتر گناہ سے

(۱۱) عزیز قاضی جعفر علی صدیقی کو معمہ ٹائمس آف انڈیا انعام اول جو بروز خورد ارشرافت علی کی طرف سے بھیجا گیا تھا ۱۹۴۴ء

بلا ہے حل معمہ سے نقد سات ہزار خدا نے غیب سے ساماں کیا ہے روزی کا
بھلا خوشی نہ ہو بیدل میاں شرافت کو ہے کیا ہی خوب صلہ اب دماغ سوزی کا

۱۹۴۶ء

(۱۲) دیگر

پا گئے جعفر علی حل معمہ سے رقم حق کا یہ الطاف بے پایاں ہے اور اکرام ہے
اس سے بڑھ کر کامیابی حق کرے بیدل نصیب وقت عمدہ آگیا ٹائمس کا انعام ہے

۱۳۶۶ھ

Marfat.com

(۱۳) الحاج عبدالحمید صاحب فانی سب انسپکٹر پولیس ضلع منڈی کا گھوڑا شہد کی مکھیوں سے چمک کر بھاگا اور شیر نے مار دیا

مار ڈالا حضرت فانی کا گھوڑا شیر نے — مکھیوں نے چھیڑ کر نذرِ قضا کر ہی دیا
جان جب تک ہے سلامت مال کی پرواہ کیا — شکر ہے اللہ کا صدقہ ادا کر ہی دیا
تھانۂ ماوائی بھی ہے پولیس کا اِک انڈمان — جو گیا آب و ہوا نے آدھ موا کر ہی دیا
بارِ فانی کا جو حامل بیدلِ خستہ رہا — شیر نے وہ مرکبِ فانی فنا کر ہی دیا

(۱۴) عظمت مآب وزیرانِ عظام ہند و پاک کا صلحنامۂ دربارۂ اقلیت ۱۹۴۸ء

دِکھا کر کئی سال تک بے رُخی — لگی راہ پر یونین کی حکومت
وزیروں نے یہ عہد و پیماں کیا ہے — مقدّم ہے دِل بستگیٔ رعیّت
رہیں ہو کے شیر و شکر پاک و بھارت — بہ ہر طور ہو روز افزوں محبّت
خُدا نیک توفیق دونوں کو بخشے — رہے قول و اقرار میں استقامت
رکھے سُرخرُو اِس کو اللہ بیدلؔ
پرکھئے جواہر کی بھی قدر و قیمت

(۱۵) حکومت ہند کے پاکستان کا خریدکردہ کوئلہ روکنے پر

چھیڑ کرنے پر تُلا ہے پاک سے بیوجہ ہند — مُفت میں اپنی تجارت کو تہ و بالا کیا
عہدناموں پر کبھی رہتا نہیں ہے کاربند — چالبازی سے ہر اک حق بات کو ٹالا کیا
حضرتِ بیدلؔ سیہ بختی تو اِس کی دیکھئے — کوئلہ کو روک رکھا خود ہی مُنہ کالا کیا

(۱۶) لاہور میں اِمتحاناً بلیک آوٹ

چند گھنٹوں کے لئے تاریک کر ڈالا شہر — تا نہ آئے کوئی بم بازوں کے دستِ جور میں
دُور بینی ہے یہ بیدلؔ کس قدر حکام کی — اِمتحاناً اِک اندھیرا کر دیا لاہور میں

Marfat.com

(۱۷) افتتاح پاکیشیا کا ہاتھ مل از آنریبل السید علی گرویزی وزیرِ امورِ ترقیات پنجاب

خُوب بڑھ چڑھ کر رہے پاکیشیا کا کاروبار — گلستانِ پاک میں یارب یہ گل ریزی کرے
مملکت میں ہو دیانت سے تجارت کو فروغ — دِن بدن رفتارِ پیداوار میں تیزی کرے
مرحبا تشریف فرما ہیں وزیرِ خوش سیر — افتتاح اَب مِل کی دستِ جود گرویزی کرے

۱۹ ء ۵۱

(۱۸) بچّوں کی شرارتیں

کیجیے ہزار ڈانٹ ڈپٹ مانتے نہیں — بچّوں نے ڈال رکھی ہے گھر بھر میں کھلبلی
سچ پُوچھئے تو عمر یہی شوخیوں کی ہے — دَم بھر بھی چین لیں نہ یہ ہے ایسی بے کلی
بیدلؔ یہ اِن پر آتی ہے صادق مثل ضرور — "قاضی کے پُوت بھوت یہ ہونگے کبھی ولی"

۱۹ ء ۵۱

(۱۹) جشنِ یوم قیام سلطنت خداداد پاکستان

ہو رہا ہے اہلِ پاکستان میں جشنِ سعید — مرحبا کیا شادماں ہے اُمتِ خیر الانام
ہے مسرّت دورِ آزادی کی اہلِ پاک میں — ہر طرف کانوں کی جنّت ہے اُخوت کا پیام
مُسلمِ خود دار پھر رازِ حقیقت پا چلا — راست دُنیا ہو چلی ہے دین کا ہے احترام
دشمنانِ دین کے سر ہوں گے قدموں پر نثار — ہاتھ میں لینا پڑی گر پھر سے تیغِ بے نیام
روز افزوں ہو یہ پاکستان کا جاہ و جلال — اُمتِ مرحوم کو اللہ رکھے نیک نام
حق تعالےٰ قائدِ اعظم کو دے خُلدِ بریں — سعیٔ بے حد سے ہُوا جس کی حکومت کا قیام
اِس کے صدقے میں ملی ہم کو غلامی سے نجات — درمیاں حائل رہے گرچہ بہت زر کے غلام
چاہیئے اکرامِ حق پر ہم رہیں ثابت قدم — نقشِ پا ہو قائدِ اعظم کا رہبر گام گام

سالِ تہنیت کہا بیدلؔ نے اِس کا فی البدیہہ
مملکت میں یومِ پاکستاں کی ہے دھوم دھام

۱۳ ھ ۷۰

Marfat.com

(۲۰) مسٹر گریہم کی دوبارہ تشریف آوری

عیاں نہرو کی یہ اسپیچ سے ہے — وہی کشمیر کی باقی ہے کلکل
لگائیں لاکھ چکّر بھی گریہم — نہ ہوں گے یو این او کے طے منازل
اَب اِس آمد کی ہے بیدل یہ تاریخ
ہوئے مسٹر گریہم پھر سے نازل

۱۳ ھ ۱۷

(۲۱) مصریوں کا عزم انگریزوں سے نہر سویز کا خلا اور قبضۂ سوڈان

مرحبا پختہ ارادہ مصریوں نے کرلیا — نہرِ سوئز سے کریں گے فوج انگریزی بدر
مصر کے ہوجائیں گے قائم وہی پہلے حدود — پھر خدیوِ مصر قبضہ پائیں گے سوڈان پر
رہبرانِ ملک سب بیزار انگریزوں سے ہیں — عہدنامے کے اُڑا ڈالیں گے پُرزے سر بسر
کردئے برٹش نے سب مُسلم ممالک پائمال — چاہیئے ہم کو کریں اِس دُشمنِ دیں سے حذر
ہو چلے بیدل یہ اپنی غفلتوں سے ہوشیار
چشمِ بد دُور آج کل مصری ہوئے سینہ سپر

۱۳ ھ ۱۷

(۲۲) مرغیوں کی اموات پر

دھوکے سے لی خرید جو مُرغی مریض ایک — روگی نے آکے ڈال دی اوروں میں کھلبلی
چلدیں عدم کی راہ سبھی اُونگھ اُونگھ کر — کتنے جتن کئے کوئی حکمت نہ پر چلی
کہتے ہیں گھر کی مُرغی برابر ہے دال کے — پر شیخ جی کی دال یہاں بھی نہیں گلی
موذی کی جان جائے سبھی کا بدل ہے مال — ہوگی پھر ان کی موت پہ کیوں ہم کو بے کلی
بیدل مفارقت کا ہمیں پھر بھی ہے ملال
گو ساتھ ماکیان کے گھر کی بلا ٹلی

۱۳ ھ ۲۷

Marfat.com

(۲۳) ٹڈی دَل کی پاکستان میں آمد

ہے کمی اناج کی امسال پہلے ہی سے بڑھی — دوسری آفت رعیّت کی یہ آئی جان پر
اِن کی یورش کا کہو یہ سال بیدل فی البدیہہ — ٹڈیوں کا ہو چلا حملہ بھی پاکستان پر

۱۳۷۲ھ

(۲۴) بھارت کا انگلینڈ اور امریکہ متفقہ رزولیوشن کشمیر سے اِنکار

ہے جو بھارت کی یو این او میں نہیں — ضد کا سودا سما گیا سر میں
کیا ٹھگوں نے جمائی ہے محفل — بانٹ لیتے ہیں سب گھر ہی گھر میں
مٹ سکے کیا تنازعۂ کشمیر — ہم پڑے دُشمنوں کے چکّر میں
پاک کا خُون جس نے چُوس لیا
جونک لگتی نہیں وہ پتھر میں

۱۳۷۲ھ

(۲۵) خداوندِ عالم سے قبولیت دعا کی طلب

برآئے گی بیدل تمنّائے دِل — ممد حق تعالےٰ کی جب ذات ہے
نہیں کوئی محروم ہے فیض سے — کرم اُس کا بندوں پہ دِن رات ہے
بصد عجز مانگ اپنے اللہ سے — ہے چھوٹا یہ مُنھ پر بڑی بات ہے

۱۳۷۲ھ

(۲۶) حضرت داتا گنج بخش نوراللہ مرقدہٗ

فقر کے تھے شاہ داتا گنج بخش — بندۂ اللہ داتا گنج بخش
یہ سپہرِ دین پر روشن ہوئے — تھے فروزاں ماہ داتا گنج بخش
خلق ان کی ذات سے تھی فیضیاب — سب کے نیکی خواہ داتا گنج بخش
مرحبا برکت ہے بیدل قبر پاک
تھے اِک حق آگاہ داتا گنج بخش

۱۹ ء ۵۲

Marfat.com

(۲۷) طلباء کراچی کا جلوس

(اپنی تکلیفات حکومت کے گوشگذار کرنے کیلئے جلوس نکالا جس پر گولی چلی بہت شہید اور زخمی ہوئے)

گولیاں کھا کر پولیس کی ہو گئے کتنے شہید — طالبانِ علم کی فریاد کا یہ تھا مآل
جن کے یہ لختِ جگر داغِ جدائی دیگئے — رحم کی قابل ہے اُن بدبخت ماں باپ کا حال
اِن کی نظروں میں ہوئی تاریک دُنیا سر بسر — جو اُمیدیں باندھ رکھی تھیں ہوئیں سب پائمال
کس طرح تعلیم کے اِس خرچ سے پائیں نجات — اِن کی ناداری یہ حل ہونے نہیں دیتی سوال
سلطنت کی فارغ البالی ہے اِس پر منحصر — فرض ہے حکام کا رکھیں رعیت کا خیال
بارِ سب تعلیم کا بچوں کی لیتے ہیں اُٹھا — ہے یہ دُنیا کے ترقی یافتہ ملکوں کی چال
ہے حکومت کے منافی سلطنت کی یہ روش — عدل اور انصاف سے قایم کرے اچھی مثال

آہ بیدل ہو گیا کتنا یہ منظر دلخراش
ہیں دہانِ توپ سے لیتے سبق یہ نونہال

(۲۸) مسز ریتا علی اور پرنس علی کی جُدائی بصورت طلاقِ عدالت ۱۳۷۲ھ

اٹھکھلیاں ہیں واہ یہ ریتا کے ایکٹ کی — پرواہ کیا پرنس علی کے فراق کی
فیشن پرستیوں میں پھنسی ہیں جو لیڈیاں — ادنیٰ سی اِک روش ہے یہ اُنکے مذاق کی
بسمل رئیس زادہ ہے تیرِ نظر کا ایک — پیدا یہ شکل کی ہے نئی طمطراق کی
بیدل مصالحت کی گئی سعی رائیگاں — ریتا نے پھر یہ ریت نہ چھوڑی طلاق کی

(۲۹) لاہور میں بیدل کا قیام در محلہ کرشن نگر ارجن روڈ ۱۹۵۲ء

خُدا کا فضل ہے بیدل تری تہیدستی — بنے جو لوٹ سے بگڑی ہے عاقبت اُن کی
زمینِ کفر ہے پامال تیرے قدموں سے — کرشن جی کا نگر آج روڈ ارجن کی

۱۳۷۲ھ

Marfat.com

(۳۰) دُوسروں کے سہارے پر عیش اُٹھانے والے

خُدا! مردِ خود بیں کو حق پر لگائے
دماغ آسماں پر قدم بر زمیں ہے

نہ دے ایک دمڑی جو چمڑی اُدھیڑیں
ٹکے خرچ کرنے کی ہمّت نہیں ہے

پسِ مکر ہے ٹھاٹ ہر اِک نمایاں
نہ کچھ خوفِ ایماں نہ کچھ پاسِ دیں ہے

کٹی زندگی دُوسروں کے سہارے
اِسے اپنی چالاکیوں پر یقیں ہے

سمجھتا ہے یہ وارثِ پاک خود کو
غرض اِس چمن کا یہی خوشہ چیں ہے

خُدا اِس حکومت کو محفوظ رکھے
کہ اَب مُفت خوروں کا مرکز یہیں ہے

حقیقت سے بیدل ہے آگاہ اِس کی
یہ وُہ ہے جو کم خرچ بالانشیں ہے

۷۲ ۵۵ ۱۳

(۳۱) ڈھاکہ ہسٹری کانفرنس میں علامہ سلیمان ندوی صاحب کے خلاف طلباء کی ہڑبونگ

بِھڑے کیوں طالبانِ علم ناحق
سلیمانِ مورّخ نکتہ داں سے

کہاں ندوی کہاں اطفالِ مکتب
اُلجھ بیٹھے یہ ذرّے آسماں سے

حقیقت منکشف ہوتی زباں کی
ذرا سُنتے تو کچھ اِس کی زباں سے

ہوئی شرمندگی اہلِ وطن کو
سلوک اچھا نہ تھا یہ میہماں سے

بلا شک ہے یہ بیدل مُنھ چڑانا
زباں کی بھی بحث تاریخداں ہے

۱۹ ۶ ۵۳

Marfat.com

وزارت اوّل کا عزل

(۱) یومِ نجات از اقلیتِ ھند

اچھّا ہوا جو ختم ہوئیں سب وزارتیں
سوراج کا نظام سبھی واہیات ہے

اپنوں سے اِن کو اُنس ہے غیروں سے ہے عناد
ہر بات میں علیحدگیٔ ذات پات ہے

اِن پر اثر تھا سیٹھ کا اور ساہوکار کا
پر میشر اِن کا واقعی گاندھی کی ذات ہے

پیدا کیا خُدا نے یہ سامان یک بیک
یہ خود بخود چلے گئے کیا خُوب بات ہے

بیدل تمام اقلیتیں آج شاد ہیں
سر سے بلا ٹلی ہے۔ یہ یومِ نجات ہے

۱۳۵۸ھ

(۲) مسٹر بوس کے فارورڈ بلاک کا قیام

جس گھڑی گاندھی کی ہمّت آزمائی بوس نے
پارٹی آغاز کی اپنی نرالی بوس نے

لیکے آزادی کا جھنڈا چل دیا بنگال سے
کھہکے بندے ماترم دھوتی سنبھالی بوس نے

خواب ہے سوراج گاندھی کا اہنسا کھیل ہے
محو کر دیں سب تصاویرِ خیالی بوس نے

رد ہوا چرخہ معطّل ہو گئی ڈکٹیٹری
کھو کے گاندھی کی ہوا اپنی جمالی بوس نے

کر ہی ڈالے کانگرس کے آخرش دو ویلاک
برتری کی راہ اپنی یہ نکالی بوس نے

تم سے بیدل تفرقہ کا سال گر پوچھے کوئی
یہ کہو.... گاندھی کی تکلی توڑ ڈالی بوس نے

۱۳۵۹

(۳) انڈین نیشنل کانگرس کی شورشِ عظیم جو کوئٹ انڈیا رزولیوشن کے بعد ظہور میں آئی

کانگریسی بُری طرح سے گرے
اپنا معیار کر رہے ہیں پست

کھدّری ٹوپیوں میں ہیں خود سر
ہو چلے تنگِ قوم یہ بدمست

مضحکہ خیز ہے یہ حُبِّ وطن
دیش کے یہ بھگت ہیں وہم پرست

Marfat.com

عقل گم کر چکے اِشارے میں — اُف رے دیوانگی کہ "ہوئے بس است"
مُلک بھر میں مچا دیا مُلٹر — تھی جنوں خیز بمبئی کی نشست
لاکھ کے گھر جلا کے خاک کئے — بے گھرے سب ہوئے بچی نہ گھرست
کھو رہے ہیں وطن کی شادابی — کر دئے ٹھونٹ سایہ دار درخت
طالبانِ علوم ہیں گمراہ — وقت کو کھو رہے ہیں ابن الوقت
تار کاٹے اُکھاڑ دی پٹڑی — ہے لگا تار یہ حماقت سخت
بے گنہ گولیوں کی نذر ہوئے — دُشمنِ مُلک ہیں یہ قوم پرست
ہے بہت سوں کو زندگی بھاری — تنِ معصوم پر ہے جیل کا رخت
اَب اہما کی اُٹھ گئی ارتھی — فاقہ مستوں میں آ ملے بدمست

شور و شر ہے بنائے ناکامی
کھائی گاندھی نے آج فاش شکست

۶۱ ۱۳

مُسلم لیگ کی جدوجُہد برائے قیامِ پاکِستان

(۱) آنریبل میجر شوکت حیات کی لیگ کی طرفداری میں پنجاب کی کیبنٹ سے علٰحدگی

مرحبا کیا بات تیری سر سکندر کے سپوت — خطۂ پنجاب میں رکھ لی مُسلمانوں کی بات
ہمّتِ مردانہ سے جیناح کی کیا ہے بعید — جلد ہو گی لیگ کو مطلب پرستوں سے نجات
شیرِ نر کے سامنے روباہ بازی کیا چلے — دشمنوں کو اَب کوئی دِن میں ہوئی جاتی ہے مات

چاہیئے بیدل جو اِس ایثار کا سالِ دُعا
لکھ ... سکندر جاہ عالم میں رہے شوکت حیات

۴۴ ۱۹ء

Marfat.com

(۲) عالیجناب ڈاکٹر سر ضیاء الدین وائس چانسلر مسلم یونیورسٹی کی خطاب سے دست برداری

ناز کرتا ہے سدا عالم فدائے قوم پر — خاک اُس کی زندگی نامرد جو ہو کر جیا
چھوڑ بیٹھے ہیں ضیاء الدین بھی سر کا خطاب — قوم سے وابستگی نے درسِ خودداری دیا
ہے سلف کے کارناموں پر تصدق سیم و زر — اِن شہیدانِ وطن کی خاک بھی ہے کیمیا

خود کو پہچانا جو بیدل خود جھجک جاتی رہی
بے نیازِ سر بنے جب سر ہتھیلی پر لیا

۱۳۶۵ھ

(۳) شمولیت بلوچستان در پاکستان

رہے گا جسم طاقتور بلا شک — ہے گر وابستگی اعضا میں باہم
یہی حالت ہے اقوامِ جہاں کی — ضروری ہے بہم افراد کا دم
خدا کا شکر ہے بلوچیوں نے — کیا ہے لیگ کا صد خیر مقدم
عروجِ شوکتِ اسلام ہوگا — دکھائیں اسود و احمر جو دم خم

بحمد اللہ بیدل فیضِ حق سے
رہی ہے "تان" پاکستان قائم

۱۳۶۶ھ

(۴) شمولیت سلہٹ در پاکستان

ہو گئے سلہٹ کے مسلم بھائی بندوں میں شریک — دشمنوں نے ہار مانی کیا خدا کی شان ہے
دن بدن وسعت حدودِ ملک میں ہونے لگی — اس اضافہ کا بہت کچھ اور بھی امکان ہے
دشمنانِ دین کو بیدل قلق کیونکر نہ ہو
مرحبا سلہٹ بھی گویا جزوِ پاکستان ہے

۱۳ ھ ۶۶

Marfat.com

(۵) ممبران جمعیت العلما کی لیگ میں شمولیت

پا نہیں سکتا کبھی اِنسان وُہ دل کی مراد — تقویت دیتا رہے گا جو خیالِ خام کو
ڈھلتے ہیں سکّے کھرے ایمان کی ٹکسال پر — کون اِس بازار میں لیتا ہے کھوٹے دام کو
کس لئے خوفِ حوادث سے ہمیں ہوگا ہراس — مرد ٹھکراتے رہے ہیں گردشِ ایام کو
حق کبھی ہوتا نہیں ناحق کے آگے سرنگوں — کفر پر اللہ نے بخشا شرفِ اسلام کو
مردِ عاقل کو رَوا ہے دُور تک رکھے نظر — ابتدا میں سوچ لینا چاہیئے انجام کو
شکر ہے اللہ کا بیدلؔ ملی توفیقِ نیک — صبح کا بھولا مُسافر لوٹ آیا شام کو

۱۳ ۶۶

(۶) حصولِ پاکستان کے لئے جدوجُہد

نوجوانِ مُسلم اُخوّت کا سروسامان کر — اِس تنِ بیجاں میں کچھ پیدا خُدارا جان کر
کارناموں کا سلف کے پھر سے دُہرا لے سبق — پھر مُسلمانوں میں پیدا بوذرؓ و سلمانؓ کر
دے زمانہ کو وہی پھر درسِ خالدؓ و لید — پھر نئی فتح و ظفر کا ملک میں اعلان کر
پھر سے تازہ کر صلاح الدین ایوبی کا جوش — پھر محمد ابن قاسم کی ہویدا شان کر
ہو جہاں پھر آشنائے سطوتِ تیموریہؒ — دشمنوں سے صاف پھر میدان کا میدان کر
جس کی ہیبت سے لرز جاتا ہے بھارت آجتک — پھر یہاں لاکر کھڑا محمودؒ سا سُلطان کر
چاہیئے ٹیپوؒ کی جرأت مردِ میدان کا — ہو مقابل دُشمنوں کے اپنا سینہ تان کر
یاد رکھ خودداریٔ اِنساں میں ہے رازِ حیات — اِس غلام آباد میں ہرگز نہ یہ قُربان کر
تیرے اعدا مدتوں سے درپئے آزار ہیں — اِن کے پھندے میں نہ پھنس جانا یہ سب کچھ جان کر
دشمنوں کی زد سے باہر ہو جو رہنا ہے یہاں — اپنی آزادی کا اچھے طور اطمینان کر
بیدلِ خستہ کی آخر میں گذارش ہے یہی — حامیٔ ملت ہے گر۔ گھر بار پاکستان کر

۱۹ ۴۶

Marfat.com

(۷) کانگرس اور لیگ کے تصادم سے متاثر ہو کر

بھائی بھائی کی طرح ہندو و مسلم پھر رہیں — مٹ مٹا جائے کسی صورت سے یہ شکلِ نفاق
سر پھٹول ہے حکومت کیلئے بیدل مضر — کانگرس اور لیگ میں بہتر ہے اب ہو اتفاق

۱۹۴۶ء

(۸) منافقانِ ملت کی ریشہ دوانیاں

برونِ ہند کردم حق پرستی — بتائید صنم ہر لحظہ کوشم
کجا بار آورد ایں نخلِ اسلام — چناں خونِ رگِ ملت بنوشم
ثنا خوانیٔ گاندھی خوشتر آید — بداں بر رفعتِ جناح خموشم
خبر دارم نہ از احوالِ خویشاں — برائے دیگراں خود را فروشم
نہی چوں کیسۂ زر در کفِ من — بہر صورت کہ خواہی جامہ پوشم

۱۹۴۷ء

(۹) قیامِ پاکستان (خداداد مملکت)

رہی ملکِ مسلم کی بنیاد پڑ کر — بہت گرچہ یاروں نے توڑا مروڑا
بری طرح جناح سے ہار مانی — نیا افترا گرچہ ہر روز جوڑا
اکھنڈ ہند کا زخم رستا رہے گا — نہ بھر پائے گا زندگی بھر یہ پھوڑا
مگر ہوش میں پھر بھی آئے نہ غافل — حوادث نے گو سب طرح سے جھنجوڑا
بنے حامیٔ کفر لالچ میں پڑ کر — لہو رگ سے ملت کی برسوں نچوڑا
برآئی یہ برسوں کی امید بیدل — چہ خوش آج جناح نے کفر توڑا

۱۹۴۷ء

(۱۰) آزادیٔ ہند اور مولانا آزاد

ہوا آج آزاد ہندوستاں — جسے دیکھئے خرم و شاد ہے
نہیں قومِ مسلم میں پر اتحاد — یہ آپس کی رنجش میں برباد ہے

Marfat.com

نہیں حال کے حال پر کچھ نظر وہی داستانِ کہن یاد ہے
ابھی تک اُسی پر ہے تکیہ انہیں سیاست جو بیرونِ میعاد ہے

ہمیں آہ بیدل ہے رونا یہی
ابھی تک گرفتار آزاد ہے

کانگریس کی لیگ کے مقابلہ میں آخری سعیٔ لاحاصل

(۱) مسلم کانگریسی ایم ایل اے صاحبان جو لیگ سے مقابلہ میں ہار گئے

برہم ہے قوم کرسیٔ کونسل بھی چھن گئی سب کرو فر گیا نہ کسی ٹھاٹ کے رہے
اغیار کے سگوں کی یہ بیدل مثل ہوئی اُف گھر کے اب رہے نہ کہیں گھاٹ کے رہے

۱۹۴۶ء

(۲) کانگریس کو لیگ کے مقابلہ میں ہر جگہ شکست

کچھ بھی سُدھ بُدھ نہ رہی آہ یہاں تک بہکے یار لوگوں نے الیکشن میں مچائی گڑبڑ
لیگ سے بس نہ چلا لاکھ لُٹا باز رہی مات پر مات ہوئی مفت مرے ہیں لڑ لڑ
شانِ حق دیکھئے ذلت ہوئی اعدا کو نصیب بے طرح زور رہا پھر بھی نہ ٹوٹے پاپڑ

(۳) غزل منسٹری خانصاحب در صوبہ سرحد (کانگریسی) ۱۹۴۷ء

نکالے ہی گئے حکماً بالآخر چلا حربہ کوئی ظاہر نہ باطن
خلافِ شان تھا ترکِ وزارت چڑھا تھا سر پہ خود بینی کا یہ جن
ہوا صوبے کا صوبہ شاملِ لیگ بھلا کیا خاک چلتی اِن کی یہ ٹن

لگی لپٹی کا بیدل کیا بھروسہ
چلے کاغذ کی ناؤ آہ کے دن

۱۹۴۷ء

Marfat.com

ہڑتال

(۱) قاتلان چیمور اور آشٹی کو سزائے موت سے چھڑانے کیلئے کل ہندوستان کے شہروں میں ہڑتال

مرنے والوں کا منایا کچھ نہ سوگ　　آدمیت کا یہاں تک کال ہے
ظالموں کے ساتھ ہمدردی ہے پھر　　الاماں کیا شامتِ اعمال ہے
عقل پر پتھر پڑ گئے　　قاتلوں کے واسطے ہڑتال ہے

۱۳۵۴ف مطابق ۱۹۴۲ء

نوٹ:۔ یہ ہر دو مواضعات چاندا ضلع (سی پی) میں ہیں ۱۹۴۲ء کی شورش میں ایک پارسی ڈپٹی کلکٹر مسٹر ڈنگا جی اور ایک نائب تحصیلدار کو ڈاک بنگلہ کے کھمبوں سے باندھ کر جہاں وہ انتظاماً مقیم تھے۔ مٹی کا تیل چھڑک آگ لگا دی اور زندہ جلا دیا۔ مقدمہ چلایا گیا اور قاتلوں کو سزائے موت کا حکم ہوا۔ عام ہڑتال اُن کے چھڑانے کے لئے کی گئی۔ اور مہاتما گاندھی نے وائسرائے سے مل کر شاہانہ رحم پر چھڑا دیا۔

(۲) ڈاک خانہ کی ہڑتال

کروں نامۂ دوست ارسال کیا　　کبوتر مرا بے پَر و بال ہے
ہے مفقود کاغذ، سیاہی، قلم　　ہر اِک چیز کا اِن دِنوں کال ہے
بچائے خُدا کیا بُرا وقت ہے　　مہورت بُری ہے بُرا سال ہے
ہمیں کل کبھی کل میسّر نہیں　　غرض زندگی سخت جنجال ہے
روانہ ہوں کس طرح بیدل خطوط　　کہ ... اَب ڈاک خانہ کی ہڑتال ہے

۱۳۶۵ھ

(۳) پنجاب کے لوکل باڈیز کے مدرسین کی ہڑتال

مانتے ہیں مطالبات کو جھٹ　　ہے یہ ستیہ گرہ فسوں سازی
روز ہے چپقلش نئی بیدل　　آج ہے ماسٹر کی ٹر بازی

۱۳۷۱ھ

یہ ہڑتال کئی روز رہی اور طلباء کو کھیل کود کا اچھا موقعہ مل گیا تھا۔

Marfat.com

(۴) پٹواریوں کی ہڑتال

آج بگڑا ہے زمرۂ پٹوار — یہ نکالیں گے بال کی اب کھال
ہیں یہ عادی اُلٹ پلٹ کے سدا — اِن کا ریکارڈ ہے محض جنجال
یہ نئے ڈھالتے ہیں سکّے روز — ہے گھروں میں لگی ہوئی ٹکسال
جس کی چاہیں زمین پٹ کردیں — مٹھیوں میں دُھرا ہے اِن کی کال
ہے تسلّط زمیں پر اِن کا — کاشتکاروں کو کر دیا پامال
چشمۂ فیض کے ہیں چوکیدار — اِن کی مرضی سے چل سکے کینسال
اُس کو دیتے ہیں برملا چکّر — جس سے گلتی نہیں کچھ اِن کی دال
اِن سے نالاں مہاجریں ہیں سب — چاہتے ہیں ہر ایک سے ترمال
سال درکار ہے اگر بیدلؔ — لکھ ... یہ پٹواریوں کی ہے ہڑتال

۱۳۷۱ھ

(۵) اڈیٹرانِ اخبار کی ہڑتال

اِس گرفتاریٔ سلہری پر — اب زباں بند رائٹروں کی ہوئی
ایک دِن چھپ سکے نہ اخبارات — یہ نمائش پرنٹروں کی ہوئی
اثرِ انقلاب ہے بیدلؔ — آج ہڑتال اڈیٹروں کی ہوئی

۱۳۷۲ھ

(۶) نفاذِ مارشل لاء

ایک گڑبڑ مچ گئی چاروں طرف لاہور میں — بدتمیزوں نے نیا طوفان ہے برپا کیا
مال و زر ضایع کیا ناحق رعیت کا تمام — اپنی خود جانیں گنوائیں کیا بلا اسکے سوا
کرکے شورش اِس قدر بربادیاں کیوں مول لیں — راستی سے چاہیئے کرنا حکومت سے گِلا
آپسی جھگڑوں میں پھنس کر غیر کو موقعہ نہ دیں — ہوں محافظ ملک کے گر عقل دے اِن کو خدا
مارشل لا کی ندا بیدلؔ یہ آئی کان میں — لکھ ... ملٹری کا تسلّط شہر پر آج ہوگیا

۱۹۵۳ء

Marfat.com

(۱۳) وفاتِ مارشل جوسف اسٹیلن پریمیر سوویٹ روسیہ

(یہ تاریخ صفحہ ۱۶۳ کے سلسلے میں ہے)

مارشل کو اور کچھ ملتی جو فرصت موت سے
یہ مٹا دیتا جہاں سے جنگ کے سب وسوسے

اس نے دی باشندگانِ روس کی کایا پلٹ
علم کی خاطر ہزاروں کھولڈالے مدرسے

مملکت کے کارخانے کو کیا پھر سے درست
پڑ گئے تھے بیچ جو ڈھیلے حکومت کے کسے

کیوں نہ ہو بیدل بپا ماتم کمیونسٹوں میں آج
جوسف اسٹیلن سے ڈکٹیٹر بھی ہائے چل بسے

۱۹۵۳ء

مہاتما کرم چند گاندھی

(۱) برجشنِ سالگرہ مہاتما جی

عمر گاندھی جی کی پرمیشر بہت لمبی کرے
دم قدم سے انکے ہے ہندوستاں میں شیانتی

واقعی بے مثل ہے ان کی اہنسا کا اصول
صلح کل یہ پالسی کیسے نہ دنیا مانتی

حل کرے گا کس کی طاقت یہ سب مشکل نکات
ان کے علم و عقل پر حیران ہیں دیانتی

ہے دعا بیدل عطا ہو زندگانی طویل
حق کرے ہر سال برسوں تک ہو گاندھی جیانتی

۱۹۴۷ء

(۲) مہاتما جی کا برت برائے ہندو مسلم اتحاد

ہو صلح قوموں میں گاندھی نے شرط منوائی
برت کو توڑ کے بیشک ثواب لوٹا ہے

اہالیانِ وطن قول پر رہیں قائم
جو انحراف سر مو کرے وہ جھوٹا ہے

رہے سلام الٰہی یہ دورِ آزادی
بہت دنوں میں غلامی سے ہند چھوٹا ہے

خدائے پیر کہن پر کرم کیا بیدل
مہاتما کا برت واہ آج ٹوٹا ہے

۱۹۴۸ء

Marfat.com

(۳) پرارتھنا کے وقت مہاتما جی پر کسی ملعون کا بم پھینکنا

وقارِ ہند میں گاندھی کا ڈگمگانے لگا
گرو کے چیلے ہی خود اِن کے ہو گئے بدخواہ

برت رکھا کہ ہو مضبوط رشتۂ اُلفت
اہالیانِ وطن کا سلوک سے ہو نباہ

تُلے ہیں مصلحِ عالم کی جان لینے پر
سپوت ہو گئے ماتا بھرت کے یہ گمراہ

کشودِ کار کو درکار ہے کشادہ دلی
عبث ہے تنگ دِلوں کو تلاشِ عزّت و جاہ

کئے جو قوم پر احسان سب بھلا بیٹھے
اَب اِس کی جان کے پیچھے پڑے ہیں خواہ مخواہ

ہے ملک و قوم کی خدمت میں زندگی کاٹی
پرارتھنا میں دُعا کر رہا ہے شام و پگاہ

برت کے بعد یہ بیدل ثقیل افطاری
ہوئی ہے بم سے تواضع مہاتما کی آہ

آہ قتلِ بیگناہ :-

(۴) ملعون نتھورام گڈسے کا مہاتما جی بیکنٹھ باشی کو قتل کرنا

گاندھی نے اپنی قوم غلامی سے دی چھڑا
جھیلیں سب آفتیں اِسی ماتا کے پُوت نے

احسان کا بدل ہے یہ بیدل غضب کیا
بھارت کے کیوں سپُوت کو مارا کپوت نے

۱۹۴۸ء

(۵) دیگر

اِس کی اُلفت تھی نہ موتی لعل کی شفقت سے کم
موت باپو کی جواہر کو ہے نقصانِ عظیم

اِس کے دم خم سے غلامی کی مٹیں پابندیاں
یہ علمبردارِ آزادی رہا مردِ سلیم

دے رہا تھا ایک عالم کو اہنسا کا سبق
وید کی تھیں اِس سے وابستہ روایاتِ قدیم

رُوح کو اِس مرنے والے کی ملے اَب شانتی
کر عطا بیکنٹھ رحمت سے خداوندِ کریم

بے سری بیدل حکومت ہند کی ہے ان دنوں
ہو گئے پنڈت جواہر لال جی صاحب یتیم

۱۳۵۷ فصلی مروجۂ دکن

Marfat.com

(۶) دیگر

مہاتما نے سدا ہندیوں کی آن رکھی
بنے فضول یہ اعدائے جان گاندھی کے
غضب کا پاپ یہ بیدل کیا ہے قاتل نے
پرارتھنا میں چھڑائے پران گاندھی کے

۶۷ ۱۳

(۷) دیگر

واری گئے مہاتما ہندوستان پر — ان کی فلاحِ ملک میں سب زندگی بتی
مدِ نظر تھا ہندو و مسلم کا اتحاد — اپنی پرارتھنا میں سدا بات یہ رہی
بھائی ہریجنوں کو سمجھنے لگیں ہنود — تھا مقصدِ حیات ہی قوموں کی یوں بنی
اس نے اسی لگن میں برت پر برت رکھے — خدماتِ قوم سے نہ طبیعت کبھی بنی
مر کر بھی اہلِ ملک کو بیدل عزیز ہے — گاندھی کی خاکِ پاک تبرک میں گل بٹی

۱۹۴۸ء

(۸) دیگر

گاندھی کو بھی شہید کیا اک لعین نے — صد حیف ہے سدھار گیا غمگسارِ ہند
دنیا کو دے رہا تھا اہنسا کا یہ سبق — کیوں ہو نہ مرگِ باعثِ صد سوگوارِ ہند
بے شبہہ ایک مصلحِ عالم تھا ان دنوں — بھارت کا یہ سپوت رہا افتخارِ ہند
آزاد ملک کر کے چھٹا قیدِ زیست سے — کچھ چل چلاتے دیکھ چلا ہے بہارِ ہند
سالِ وفات بیدل غمگیں نے یہ کہا
اچھے مہاتما بھی ہوئے اب نثارِ ہند

۱۳ ۱ ۶۷

Marfat.com

قائدِ اعظم محمّد علی جناح

(۱) بر ولادت باسعادت محمّد علی جناح

یہ بچّہ جب دیا اللہ نے آغوشِ مادر میں — لگا رونے کہ "اپنی زیست کا سامان کرنا ہے
تڑپ اُٹھا اذاں جس دم ہوئی فردوسِ گوش اسکے — کہا۔ خودداریٔ مُسلم کی پیدا شان کرنا ہے
کلیجہ سے لگا کر مشفقہ ماں نے یہ ڈھارس دی — خُدائے پاک کو مشکل تری آسان کرنا ہے
رہے حافظ ترا اللہ میرے لال میں صدقے — متاعِ زیست تجھ کو ملک پر قربان کرنا ہے
تجھے سونپی گئی ہے اُمتِ مرحوم کی خدمت — تنِ بیجان میں اِس کے پھر سے پیدا جان کرنا ہے
بغاوت آدمی کرنے لگا حق کی خدائی سے — اسے اللہ کا پھر تابع فرمان کرنا ہے
یہاں انسان نے ہے مرکزِ انسانیت چھوڑا — اِسی حیواں صفت اِنسان کو اِنسان کرنا ہے
بہت فرعونِ ساماں ہند میں ہونے لگے پیدا — مسلّط کوئی ان پر موسیٰ عمران کرنا ہے
کسی کی شکل و صورت دیکھ کر دھوکا نہ کھا جانا — تجھے اچھے بُرے کی اولاً پہچان کرنا ہے
جھجک جانا نہ ہرگز زعمۂ اعدا سے گھبرا کر — تجھے واللہ یہ سب کچھ علی الاعلان کرنا ہے
جنھیں ہمّت خُدا نے دی نہیں دشوار کچھ اُن کو — یہ ہر صورت یہ ہر حالت یہ ہر امکان کرنا ہے
نہ ہوگی ماں اگر ماں جائی ہوگی کوئی تو ہوگا — محمد اللہ کو تیرا ہمیں ہر آن کرنا ہے
مٹا کر اپنی ہستی ہستیٔ ملّت میں گم ہو جا — کہ خود کو خاکپائے بوذرؓ و سلمان کرنا ہے
اِدھر ماں نے دُعا کی خوش رہے لختِ جگر میرا — بڑا ہو کر اِسے کارِ عظیم الشان کرنا ہے
اُدھر روحِ محمّد ابنِ قاسمؒ نے دیا مژدہ — تجھے ہندوستان جناح پاکستان کرنا ہے

سنِ ولادتِ در کراچی محمّد علی جناح ۱۸۷۶ء

علاوہ اِس کے بیدلؔ یہ ندا پھر غیب سے آئی — تجھے جناح ابھی خطہ یہ پاکستان کرنا ہے

سنِ قیامِ مملکتِ پاک ۱۹۴۷ء

Marfat.com

(۲) ایک خاکسار رفیقِ صابر کا قائدِ اعظم پر حملۂ قاتلانہ

قائدِ اعظم پہ جھپٹا لیکے خنجر خاکسار
اِس منافق پر کریں لعنت جہانتک کم ہے اَب

شکرِ رَب ہے وار خالی دشمنِ دیں کا گیا
خاکساروں کی روش پر ہر طرف ماتم ہے اَب

اِک متاعِ قوم ہے جیناح کی جانِ عزیز
دھاک مسلم کی اِسی کی دم سے کچھ قائم ہے اَب

رات دن مِلّت کی ہیں بہبودیاں مدِّ نظر
غم ہمارا ہے فقط اِس کو جو کوئی غم ہے اَب

یہ مٹا دے گا خُدائے پاک ہے اِس کا ممد
اُمتِ مرحوم میں جو تفرقہ باہم ہے اَب

حق تعالیٰ عمر دے اِس کو صدو بیسی سال کی
اِس کے بل پر بیکسوں میں آجلادم خم ہے اَب

یہ ندا دی ہاتفِ غیبی نے بیدل بہر سال
لکھ ... خُدایوں نگہبانِ قائدِ اعظم ہے اَب

۱۹۴۳ء

(۳) بر تہنیتِ سالگرہ قائدِ اعظم (اِس موقعہ پر اُن کو سونے میں تولنے کی تجویز تھی وہ رضامند نہ ہوئے)

ستر برس کے حضرتِ جناح ہو گئے
دے عمرِ نوح اِس کو خداوندِ دو جہاں

اِس نے فلاحِ قوم کی راہیں نکال لیں
منزل پر آ لگا ہے جو بھٹکا تھا کارواں

اعدائے دیں کا درہم برہم ہُوا نظام
روباہ بازیوں کا کیا راز سب عیاں

اقوال جس کے لعل و جواہر کے مول ہوں
اُس جسم لی زکات بھلا سیم و زر کہاں

میزانِ عقل و ہوش میں رکھ کر پرکھ لیا
یہ تول میں سبک ہے مگر مول میں گراں

یارب یہ دورِ سالگرہ بار بار ہو
دوہرائی جائے عظمتِ مسلم کی داستاں

بیدل دُعا کے ساتھ کہو سالِ تہنیت
دائم خُدا ہو قائدِ اعظم کا نگہباں

۱۹۴۷ء

(۴) حصولِ پاکستان پر قائدِ اعظم کو مُبارکباد

اکھنڈ ہندوستاں کے کردئے جناح نے ٹکڑے
سپوتوں میں ہُوا بھارت کے برپا آج یہ ماتم

جو سچ پوچھو یہ سمجھوتا نہایت ہی مناسب ہے
مِٹی اِس بانٹ سے دو بھائیوں کی کاہش پیہم

Marfat.com

یہی جمہوریت ہے، ہے اِسی کا نام آزادی
رہیں دونوں کے دونوں اپنے اپنے گھر خوش و خرّم

مُسلمانوں میں آیا پھر سے دَورِ فارغ البالی
بفضلِ ایزدی ہونے لگے ہیں متحد باہم

بنائے سلطنت ہندُستاں میں پڑ گئی پھر سے
بحمداللہ پاکستاں ہُوا کس شان سے قائم

ہوئی کانوں کی جنّت اَب صدا اللہ ہو اکبر کی
ہے ایوانوں پہ فردوسِ نظر اِسلام کا پرچم

لیا پلٹا زمانہ نے مٹیں گی کلفتیں ساری
سکُوں کی بس گئی دُنیا پھر آیا چین کا عالم

سلامت حق تعالیٰ حضرتِ جناح کو رکھے
عطا ہو عمرِ طولانی صد و سی سال کم از کم

ہماری کامیابی کا اِسی کے سر رہا سہرا
یہ ہے اقوال کا سچّا مواعید اس کے مستحکم

خلوصِ دل سے بیدلؔ پیش کر یہ سالِ تہنیت
مُبارک ہو یہ دَورِ کامرانی قائدِ اعظم

۱۹۴۷ء

(۵) قائدِ اعظم گورنر جنرل مملکتِ پاک

مشکلیں قائدِ اعظم کی رہیں حل ہو کر
چھٹ گئے بغض کے چھائے جو ہوئے تھے بادل

قابلِ داد ہے یہ ہمّتِ عالی اِس کی
اِس نے سب کچھ یہ لیا محض تدابیر کے بل

قوم کی فکر میں دِن رات گھلایا خود کو
مدّتوں تک یہ اِسی دُھن میں رہا ہے بیکل

ہر مخالف کو تدبّر سے دکھایا نیچا
ڈالدی اِس کی سیاست نے سبھی میں ہلچل

گلشنِ پاک کو اللہ رکھے اَب شاداب
نخلِ اُمید میں بھرپور رہیں شیریں پھل

حق تعالیٰ کی یہ ہے شانِ کریمی بیدلؔ
لو مقرّر یہ ہوا آج گورنر جنرل

۱۳۶۶ھ

(۶) مادرِ ملّت مس فاطمہ جناح

(قائدِ اعظم نے ایک اجتماع میں فرمایا تھا جب مشکلات سے دل برداشتہ ہوتا تو میری بہن ہمّت دلاتی تھی)

بحمداللہ دونوں خادمانِ ملک و ملّت ہیں
سلامت قائدِ اعظم رہے اور اُس کی ماں جائی

یہ بیشک اُمتِ مرحوم کے خضر و مسیحا ہیں
بنا جناح رہبر فاطمہ نے کی مسیحائی

Marfat.com

کیا اِسلام کے اوصاف کا اللہ نے حامل
دیا ہارونؑ موسیٰؑ کو خُدا نے قوتِ بازو
دُعا ہے بیدلِ خستہ کی بہرِ سالِ تہنیّت
آہ قائدِ اعظم :-

ملا اُس کو تدبّر اِس کو یارائے شکیبائی
بہن جناح کو دی تاگراں گذرے نہ تنہائی
خُدا رکھے ہیں شیدا قوم و ملّت کے بہن بھائی

۱۹۴۷ء

(۷) وفاتِ حسرت آیات

حیف دُنیا سے سِدھارے حضرتِ جناح آج
منزلِ مقصود پاکستاں پہچا کر ہمیں
درسِ خودداری دیا ہم سب کو قول و فعل سے
اِن کی تقریروں نے وُہ پیدا کیا جوش و خروش
زچ ہوئے اِن کی سیاست سے مخالف اِس قدر
ملکِ پاکستاں اپنا منضبط ایسا کیا
آہ یہ بیوقت کی ہے موت نقصانِ عظیم
رحمت اللعالمیں کے ہو تصدّق میں نجات
عالمِ اِسلام بیدل کیوں نہ ہوگا سوگوار

مقتدائے مُلک و مِلّت رہبرِ محکم گئے
شکر کرنے جانبِ خلّاقِ دو عالم گئے
عمر بھر قائم رہے جس بات پر یہ جم گئے
آئے جو ہنستے ہوئے با دیدۂ پُر نم گئے
چھوڑ بیٹھے حوصلے یکبارگی دَم خم گئے
سازشِ اغیار کے اندیشۂ پیہم گئے
ٹھوس تجویزیں گئیں اقوالِ مستحکم گئے
مغفرت سے حق کی سوئے جنّتِ آدمؑ گئے
اُمتِ مرحومؐ کے بہی قائدِ اعظم گئے

۱۹۴۸ء

(۸) دیگر

جُدائی قائدِ اعظم کی مِلّت کو گراں گذری
بنائے سلطنت ہندوستاں ہِل ڈالدی اِس نے
معاون یہ تیرے محبوبؐ کی اُمت کا تھا دائم
بلاشک ہوگئیں مقبول بیدل خدمتیں اِسکی

بپا اِس موت کا ماتم ہے پاکستان میں گھر گھر
منظّم کر دیا سارے مُسلمانوں کو سر تا سر
عطا جنّت میں کرنا قصرِ عالی خالقِ داور
لیا اللہ کی رحمت نے بھی جناح کو بڑھ کر

۱۳۶۷ھ

Marfat.com

(۹) برائے لوحِ مزار قائدِ اعظم

ہوئے دُنیائے دوں سے حضرتِ جناح بھی رخصت — نہ کیوں ہو عالمِ اسلام میں چاروں طرف ماتم
بفضلِ ایزدی ایسے نقوشِ زندگی چھوڑے — کہ جن کو دیکھ کر بحرِ تحیّر میں پڑے عالم
مُسلمانوں کو دلوائی نئی اِک سلطنت اِس نے — بحمد اللہ کس خوبی سے پاکستان ہُوا قایم
شفاعت رحمت اللعالمیں کی اِس کو حاصل ہے — عطا اِس کو خُداوندِ جہاں کر جنّت آدم

سنِ ہجری کے بیدل ساتھ سالِ عیسوی کہدُو
گیا بابائے پاکستان ۔ ہے گورِ قائدِ اعظم

۱۳۶۷ + ۵۸۱ = ۱۹۴۸ء — ۱۳۶۷ھ

شہیدِ مُلک قائدِ ملّت نواب زادے لیاقت علیخاں مرحُوم

(۱) بروزارتِ عظمائے مملکتِ پاکستان

منتخب قائدِ اعظمؒ نے رکھے ہیں حُکام — سلطنت اِن کی نہ کس طور رہے مستحکم
قوم پر جان فِدا کرنے کو تیار ہیں سب — مرحبا ایک سے ہے ایک یہ بڑھ کر ہمدم
بیدل اِس کی ہوں تجاویز نہ کیونکر اعلیٰ — جس کا ہے واہ لیاقت سا وزیرِ اعظم

۱۹۴۷ء

(۲) جنگِ کوریا میں امدادِ گندم پاکستان

عرض کردم وزیرِ اعظم را — برعطائے تو سخت حیرانم
گندمِ پاک را بہ کوریا داد — نفع از فیضِ تو چہا یابم
بہرِ دیگر شریک جنگ مشو — من ازیں فتنۂ عدو نالم

(بنظورِ امداد گندم پاکستان بجنگ کوریا میں شریک ہونے کے)

ایں مثل بے بہا بہ من گفتہ
دھنِ سگ ز لقمہ دوختہ ام

۱۳۷۷ - ۸ = ۱۳۶۹ھ

Marfat.com

(۳) آنریبل لیاقت علیخاں کا گھونسا

دبے بارِ احسان سے غیر اِس کے بفضلِ خُدا ہے شرافت کا گھونسا
بتاتا ہے یہ راہِ حق کجروؤں کو ہے اللہ کی بس اطاعت کا گھونسا
ہوس مُلک گیری کی ذلّت کا باعث نہ کیوں کر پڑے سر پہ شامت کا گھونسا
نہ آشوب چکّر نہ چرخہ سے مطلب دکھایا ہے مومن کی طاقت کا گھونسا
ہے مضمر تدبّر کی اِک شان اس میں نفاست ذہانت فراست کا گھونسا

عدو لاسکے اِس کی کیا تاب بیدل
بلاشک... ہے خانِ لیاقت کا گھونسا

۱۳۷۰ھ

آہ قائدِ ملّت رحمۃ اللہ علیہ

(۴) قطعاتِ تاریخ وفات

قائدِ ملّت کو مارا طمع زر کے لئے اکبرِ ملعون کا اللہ رے ظلمِ شدید
مرحبا ماہِ محرم میں ہوا ہے جاں بحق قصرِ عالی پائے گا جنّت میں یہ مردِ شہید

بیدلِ غمگیں ستم ڈھایا شقی القلب نے
قاتلِ مردود اِن کا تھا کوئی آلِ یزید

۱۳۷۱ھ

(۵) دیگر

آج ہیں خانِ لیاقت رہبرِ ملکِ عدم
کر کے مستحکم یہ پاکستان کو جنّت گئے
بیدلِ خستہ جُدائی مدّتوں سے شاق تھی
قائدِ اعظم سے ملنے قائدِ ملّت گئے

۱۹۵۱ء

Marfat.com

(۶) دیگر

لیاقت علی خاں جہاں سے سدھارے — گراں بار ہے قوم کو اِن کی فرقت
دِلوں میں سدا یاد تازہ رہے گی — چلے ہیں بٹھا کر نقوشِ محبّت
نِگاہ کرم تھی رعیّت پر ہر دم — بہت رحم دل تھے بہت با مروّت
مہاجر کی فکروں سے خالی نہ پایا — رہے ایک سچّے بہی خواہِ ملّت
تدبّر سے مرعوب تھے کُل ممالک — حقیقت میں تھے پختہ کارِ سیاست
خُداوندِ عالم بہشتِ بریں دے — کشادہ ہو اِن کے لئے بابِ رحمت
محرّم ہے بیدل مہِ احترام — لیاقت نے کیا آہ پائی شہادت

۱۳ ھ ۷۸

یادِ رفتگاں

(۱) یومِ وفاتِ خلدِ آشیاں حضرت قائدِ اعظم محمد علی جناحؒ بانیٔ پاکستان

گوہرِ نایاب جس دن خاک میں اپنا مِلا — تھی یہی تاریخ جس کو آج گذرے تین سال
وُہ بلند ہمّت، دِلائی جس نے آزادی ہمیں — سعیٔ بیحد کا ہے پھل جس کی یہ سب جاہ و جلال
کارنامہ ہے اِسی اعلیٰ گہر "جناح" کا — ہے تعجب خیز جس کی ہر سیاست کا کمال
ڈال دی جس نے بنا اِس مُلک پاکستان کی — آج جو خاک لحد میں ہے پڑا سویا نڈھال
یاد کو اُس کی بھُلا دیں یہ کبھی ممکن نہیں — ہے بجا جتنا کریں اِس مرنے والے کا ملال
ہے دِلوں پر اہلِ پاکستان کے گہرا یہ داغ — زخم یہ وُہ ہے نہ ہوگا عُمر بھر جو اندمال
ہاں مگر اِس کے لئے مرہم ہے صبر و شکر کا — دے ہمیں توفیق اِس کی بھی خُدائے لایزال
کیجئے اِس کے لئے ہر دم دُعائے مغفرت — خُلد میں اللہ بخشے اِس کو عیشِ لازوال

Marfat.com

اِس کی تجویزیں نہ ہرگز روحِ دِل سے محو ہوں
ہم کو لازم ہے رہے اِس بات کا ہر دم خیال

جسم کی رَگ رَگ میں ہو خونِ اُخوّت جوش زن
نغمۂ توحید پر رطب اللساں ہو بال بال

مملکت کو یاد ہیں اِس کی منظّم کیجئے
آنکھ بھر کر دیکھ لے ہو گی نہ دُشمن کی مجال

ہو جئے مرحُوم کے نقشِ قدم پر گامزن
کیجئے قائم زمانہ میں تدبّر کی مثال

خاک کر دیجے دلِ بدخواہ کو اِک آہ سے
دُشمنِ بدبیں کی اپنے لیجئے آنکھیں نِکال

عظمتِ رفتہ سے پُر سب آپ کی تاریخ ہے
ہو مگر ماضی سے بڑھ چڑھ کر یہ ہر صُورت یہ حال

یو۔این۔او کی پیروی میں دستکش حق سے نہ ہوں
توڑ ڈالیں گر ضرورت ہو یہ مکّاروں کا جال

آپ حق کے واسطے دیں گے جو مظلوموں کا ساتھ
سُرخرُو پھر آپ کو رکھے گا ربِّ ذوالجلال

جس سے بیدل مِلّتِ بیضا ہے اَب تک سوگوار
وائے آیا قائدِ اعظم کا وُہ یومِ وصال

(۲) یومِ وفاتِ قائدِ اعظمؒ پر محترمہ مادرِ ملت مس فاطمہ جناحؒ مدظلہ العالیہ کی تقریر

مردِ عاقل اپنی ذمہ داریاں محسوس کر
مُلک و مِلّت سے نہ غافل کر سکے دَولت کی دُھن

تو نے ڈالی ہے بنا جس سلطنت کی خُون سے
تیرا دُشمن یہ سمجھتا ہے کیا ہے اُس نے پُن

کر نصیحت پر عمل مس فاطمہ جناح کی
ہے یہاں جانی اُسی کی جس کے تو گاتا ہے گُن

قبضۂ کشمیر کر لے نوک سے شمشیر کی
یو۔این۔او کی تان پر تو مکر کا جامہ نہ بُن

ریڈیو پر نشر یہ ہو گی دوبارہ ہو بہو
گوشِ دِل سے مادرِ مِلّت کی ہاں پھر بات سُن

(۳) یومِ حضرت علامہ اقبال نوراللہ مرقدہٗ (۲۰ اپریل ۵۲ء)

ستایش نہ کیوں لب پہ اِقبال کی ہو
سدا برتری اِس نے مِلّت کی چاہی

ہمیں چاہیئے یُوں رکھیں یاد تازہ
نہ ہو اِس کے اقوال سے کم نگاہی

Marfat.com

یہ تھا مضطر درد قومی سے ایسا — کہ بن آب جیسے تڑپتی ہے ماہی
الوالعزمیوں کا دیا درس اِس نے — جو کی بات مُنہ سے عمل سے نباہی
زمانہ تھا جب سرنگوں مومنوں سے — اِسی عہدِ زریں کی دُنیا سراہی
مقدّر کے سوئے ہوؤں کو جگایا — تدابیر کے بل پہ کی سربراہی
گذاری اِسی دُھن میں سب زندگانی — شعار اِس کا تھا دین کی خیر خواہی
اُٹھا ہر کوئی سر ہتھیلی پہ رکھ کر — بڑھاپے کے جوشِ اُخوّت سپاہی
ہوئے سُرخرو خطۂ پاک لے کر — مٹا دی غلامی کی سب روسیاہی
ہمیں پھر سے تختِ سلاطیں دلایا — سر برہنہ پر رکھا تاجِ شاہی
غرض دُور کر دی وہ گردِ نحوست — مُسلط تھی جس کے سبب یہ تباہی
بنا کر بہر طور خود دار سب کو — ہوا آخرش جانبِ خُلد راہی

دُعا بہرِ تاریخ بیدل کی یہ ہے
ہو اِقبالؒ کی مغفرت یا الٰہی

(۴) یومِ شہادت قائدِ ملّت نواب زادے لیاقت علی خانؒ ۱۹۵۲ء

خُونِ ناحق پر لیاقت کے ہے ملّت شرمسار — جسمِ پاکستان میں ناسور ہے یہ لاعلاج
آہ یہ مخدوم اِک خدمت گذارِ قوم تھا — گو رہا نواب زادہ تھا مگر سادہ مزاج
عہد میں اِس کے رہا ہے فارغ البالی کا دَور — بہتری مُلک کے مدِّ نظر تھے کام کاج
اِس کی نیکی کا ثمر بہتات تھی ہر چیز کی — اور ضرورت سے ہماری تھا بہت زائد اناج
خانماں برباد سب آ کر ٹھکانے سے لگے — اِس نے رکھ لی ہند کے بیکس مسلمانوں کی لاج
دے دیا سب کو سہارا ایک نازک وقت میں — کس لئے ہر شخص کے دِل پر بھلا کرتا نہ راج

Marfat.com

کُل دِلوں پر اِس نے یہ چھوڑا محبت کا اثر
کیوں تصدق میں نبیؐ کے ہو نہ بخشش کا یقیں

پیشکش ہر دم دُعائے مغفرت کا ہے خراج
زیبِ سر اللہ نے رکھا شہادت کا یہ تاج

خونچکاں جس پر ہیں بیدل رائدن چشمانِ قوم
کیا وُہ سوگ ارتحالِ قائدِ ملّت ہے آج

۱۳ ھ ۷۲

(۵) دیگر

ہے نواب زادے کی یہ سُرخروئی
کٹی خدمتِ قوم میں زندگانی
ہوا مُلک گرویدہ لُطف و کرم کا
کیا خُوب بخشش کا سامان اِن کی

شہادت بھی ماہِ محرم میں پائی
چلے آخرت میں یہ لے کر کمائی
سبھی کے دِلوں میں محبّت سمائی
خُداوندِ عالم کی ہے کبریائی

کلیجے نہ کیوں مُنھ کو آجائیں بیدل
لیاقت علی خاں کی یاد آج آئی

۱۳ ھ ۷۲

(۶) یومِ عالیجناب مرزا اسد اللہ خاں غالبؒ

آج دِن آیا اسد اللہ کا
ثبت ہے ہر صفحۂ دِل پر کلام
ہیں تخیّل میں بُلند پروازیاں
اِس نے پیدا کی ہیں وُہ وُہ خوبیاں

جو زباں کا مستند اُستاد ہے
بسکہ نقشِ مانی و بہزاد ہے
دُور رس کیا طبعِ آزاد ہے
جِس سے دُنیائے سخن آباد ہے

زندہ بیدل رہتے ہیں اہلِ کمال
میرزا غالب کی آئی یاد ہے

۱۳ ھ ۷۲

Marfat.com

(۷) یومِ حضرت وارث شاہؒ

خُوب لِکھا ہیر وارث شاہؒ نے آفریں مردِ خُدا آگاہ کو
آشکارا کر دیا کُل خلق پر عاشقِ صادق کی رسم وراہ کو
اِن کا حُسن و عِشق تھا عالم فروز کیا بھلا نسبت ہے مہر و ماہ کو
مِل گیا درجہ شہادت کا اِنہیں مغفرت منظور تھی اللہ کو
ہے زباندانیٔ شاعر بے نظیر درس ہے گویا ترقی خواہ کو
ہر برس بیدلؔ منائیں یومِ سوگ یاد رکھئے آپ سے وارث شاہ کو

۱۳۸۲ھ

(۸) یوم خوشحال خان کھٹک

خانِ خوشحال کا سرور ہے آج ہے کہنہ سے پُر ہُوا ساغر
کیوں کھٹکتا نِگاہ میں نہ کھٹک جب کہ حُکامِ مُلک تھے جابر
اِس کی نظموں نے پھونکدی اِک رُوح جوش مردہ دِلوں میں تھا وافر
ہے کھٹک کو صد آفریں بیدلؔ واہ پشتو زبان کا شاعر

(۹) یوم قایدِ ملّت نواب بہادر یار جنگ مرحوم ۱۳۷۲ھ

آج ہے یومِ بہادر یار جنگ خادمِ ملّت تھا یہ عالی نژاد
بہتری مُلک میں کوشاں رہا تھا سدا مدِّ نظر سب کا مفاد
کھینچتا تھا یہ دلوں کو بزم کے تھی کشش تقریر میں حد سے زیاد
مانعِ تکمیل مقصد تھی اجل چل دیا دُنیائے دُوں سے نامراد
قوم نے بیدلؔ منایا اِس کا دِن
ہوگئی تازہ بہادر خاں کی یاد

۱۳۷۲ھ

Marfat.com

قیامِ سلطنت ہائے نو

(۱) انڈونیشیا میں قیامِ سلطنت

یہ خُداوندِ دو عالم کا ہے اِنعامِ مزید مملکت کا ایک والی قومِ مُسلم کو کیا
آج والندیزیوں نے مان لیں شرطیں تمام سَرپرستی کا جو دعویٰ تھا وُہ واپس لے لیا
زندگی آزاد قوموں کی ہے سچّی زِندگی خاک دُنیا میں رہا وُہ جو غلام ہو کر جیا
آدمی کو چاہیئے رکھے سَدا ہمّت بُلند ہے معاون بس الوالعزموں کی ذاتِ کبریا
اِس کا سالِ تہنیّت بیدلؔ یہ لکھو بے بہا لُطفِ خالق سے ہُوا آزاد انڈونیشیا

۱۳۶۹ھ

(۲) قیامِ سلطنت لیبیا در افریقہ

حق تعالےٰ نے مُسلمانوں کو بخشی سلطنت کیوں نہ ہوں اِس دین پر اپنے پرائے شاد آج
ہے اگر درکار بیدلؔ اِس کا سالِ تہنیت کہدے.... لیبیا بھی ہُوا اغیار سے آزاد آج

۱۳۷۱ھ

(۳) قیامِ سلطنت مالا دیو

بارگاہِ حق سے اَب اکرام کی بھرمار ہے مستفیض ہونے لگا مُسلم کو پھر سے تخت و تاج
فیضِ حق شامل ہے گر اِسلام کو ہوگا عروج آچلا وُہ دِن کہ جب عالم میں ہوگا اپنا راج
دین کا اُس کی بجا لا شکر بیدلؔ لاکھ لاکھ سلطنت دی لو خُدا نے واہ مالا دیو آج

۱۳۷۲ھ

(۴) مراکش کی جدوجُہد برائے آزادی

پالسی ہے اہلِ مغرب کی عجب انداز کی اُس سے دَب جاتے ہیں جو سینہ سپر ہو کر لڑا
بَرِّ اعظم افریقہ میں مچا ہے شور و شر تنگ آیا ہے مظالم سے ہر اِک چھوٹا بڑا
چھوڑ دیں بیدلؔ اِسے آزاد اَب اہلِ فرانس
تاکہ.... ہو جائے مراکش اپنے قدموں پر کھڑا

۱۳۷۲ھ

Marfat.com

ملّت ہائے اسلام کی بیداری

(۱) حکومت ایران کا تیل کے کاروبار پر ملکی قبضہ اور برٹش کمپنی کی بیدخلی

اہلِ ایران اَب بفضلِ خُدا — خوابِ غفلت سے ہوگئے بیدار
گھر کی دَولت سے گھر رہے بھرپُور — چاہتا ہے مصدّقِ خود دار
ہے رعیّت کو اعتماد اِس پر — ہر طرف سے یہ اُٹھ رہی ہے پُکار
کر لئے ضبط تیل کے چشمے — کمپنی کا ہے بند کاروبار
کھینچ کر زر کیا ہے مُلک تباہ — سچ ہے لا اعتبار ہیں کفّار
اَب رگِ جان سے دِیا وُہ نِکال — جو کھٹکتا تھا مدّتوں سے خار
جبکہ برٹش کی پالسی نہ چلی — لڑنے مرنے پر ہوگئے تیار
زور سے کام جب نِکل نہ سکا — تھا اِرادہ لگائیں زر کی مار
پر مصدّق ہے قول کا صادق — نقد نو چل سکے نہ تیرا اُدھار
ثالثی کو بڑھا تھا امریکہ — یہ بھی ہے اِک گِرہ کٹوں کا یار
چل سکی کچھ نہ اِن کی دلّالی — ہاں ہر یمین بھی گئے اَب ہار
اہلِ ایران تُل گئے اِس پر — خود چلائیں گے تیل کا بیوپار
منحصر فتح ہمتوں پر ہے — حق سے محرُوم کب رہا حقدار
کیوں نہ سرمایہ دار جل اُٹھیں — دِل جلوں کی ہے آہ کا یہ شرار
سب ہے بیدل کرشمۂ قُدرت — دیکھ تیل آج اور تیل کی دھار

۱۳ ھ ۷۰

Marfat.com

(۲) برٹش آئل کمپنی کے ملازمان کا آبادان کے کارخانہ سے اخراج

ہے مصدّق کی اولوالعزمی کا یہ ادنیٰ ثبوت — کر دیا برٹش کو خارج جلد آبادان سے
گرچہ مردودوں نے اِس پر پاؤں پھیلائے بہت — ہار مانی پر اِک عالی حوصلہ اِنسان سے
متحد ہو کر پڑھی سب قوم نے لاحول جب — ملک نے پائی اماں برطانیہ شیطان سے
اہلِ ایران فاقہ کش تھے۔ اہلِ اِنگلستان نے — جمع اسٹرلنگ کئے ایران کے نو مان سے

شکر ہے اللہ کا بیدل سنِ اخراج لکھ
واہ یہ انگریز نکلے خطۂ ایران سے

(۳) سلطنت ایران کا سلطنت اِنگلیشیہ سے ۱۳۷۱ھ تعلقات منقطع

سب تعلق کر دئے برٹش سے اِک دم منقطع — عہد و پیماں ہیچ ہیں اِس شاہ کے فرمان سے
ہو گئے چرچل مصدّق کی ڈپٹ سے دم بخود — زچ ہیں دولتمند یہ اِس بے سر و سامان سے
خطۂ ایران سے اُکھڑا قدم انگریز کا — مُلک نے پائی اماں اِس دُشمنِ ایمان سے
ہیں یہ حق پر حق تعالیٰ حق اِنہیں دلوائے گا — عالمِ اسلام ہے مرعوب اِن کی آن سے
اِس نئی رفتار سے بیدل یہ ثابت ہو گیا — واقعی بگڑا ہے اَب ایران اِنگلستان سے

(۴) پروفیسر احمد شاہ بخاری متعینہ یو این او کی آزادی ٹونیشیا کے لئے تقریر ۱۳۷۲-۲ھ

طے کسی طرح سے ہو ٹونیشیا کا مرحلہ — یو این او سے ایشیا کا ہے تقاضا بار بار
کامیابی میں مخل آیا ٹھگوں کا اِک گروہ — اِس لئے ٹھنڈا پڑا ہے آج تک یہ کاروبار
آہ بیدل بے رخی سے جب کلیجہ پک گیا — ہے بخاری نے نکالا اِس جلے دِل کا بخار

(۵) مصر میں دورِ جدید سپہ سالار افواج جنرل نجیب کی حکومت ۱۹۵۲ء

فاروق شاہِ مصر کو معزول کر دیا — سردارِ فوج آج بنا سربراہِ قوم

Marfat.com

سازش خلافِ شاہ جو کی تھا اہم یہ کام — پہلے سے تاڑ لی تھی یقیناً نگاہِ قوم
انگریز مصر چھوڑ کے چل دیں تمام تر — اور آبنائے کی ہو محافظ سپاہِ قوم
پیشِ نظر ہے اِس کے سراسر فلاحِ ملک — یوں دُور کر رہا ہے یہ سب اشتباہِ قوم
بیدل بتا رہی ہے سلامت رَوی کی ریت
جنرل نجیب ہے یہ بجا خیر خواہِ قوم

۱۹ ء ۵۲

مخالفین کی ریشہ دوانیاں

(۱) افغانستان کی حکومت کا دُشمنوں سے سازوباز کر کے پاکستان سے بیجا مطالبہ

تنِ خاکی جمال الدین کا افغان لے آئے — مگر رُوحِ اُخوّت پا گئے تُرکانِ عثمانی
ملے گی خاک کیا خاکِ لحد کی جبہہ سائی سے — دِلوں سے محو کر ڈالی اگر تلقینِ رُوحانی
نہ ہرگز چین ہو گی گور میں بھی مرنے والے کو — الوالعزمی جو اِس مردِ مجاہد کی نہ پہچانی
فلاحِ قوم تھی گر پیروِ نقشِ قدم ہوتے — تڑپ اُٹھتی تنِ بیجان میں پھر رُوحِ مُسلمانی
سروں میں اَب سمایا ہے پٹھانستان کا سودا — گراں ہے عالمِ اِسلام پر اِن کی یہ نادانی
اِنہیں گمراہ کر دیتی ہیں زر کی ٹھوکریں اکثر — روا لالچ میں ہو جاتے ہیں سب افعالِ شیطانی
نگاہیں پھیر لیتے ہیں یہ بھڑکانے سے اعدا کے — پھر اپنی قوم و مِلّت بھی نظر آتی ہے بیگانی
حکومت کو نہیں کچھ اِن کی پاکستان سے نسبت — کہاں اِنصاف جمہوری کہاں شخصی ستم رانی
خُداوندِ دو عالم اِن کو راہِ راست پر لائے — بہ ہر صُورت ہو آپس میں محبّت کی فراوانی
رہیں افغان پاکستانیوں کے قوتِ بازو — رہے صلح صفائی بات اِک کی ایک نے مانی
خصومت آج افغانوں کو ہے بیدل یگانوں سے — نہ کیوں حیراں ہو اَب رُوحِ جمال الدین افغانی

۱۹ ء ۴۹

Marfat.com

(۲) شورش ڈوگرا اور کشمیر

ہے تعصّب سے ممالک کا زوال — اِس سے شیرازہ بکھرتا ہے تمام
چاہیئے راجہ کو پرجا کا خیال — کُل مذاہب کا رَوا ہے احترام
دُشمنوں کے ساتھ کر کے ساز باز — بیگناہوں کا مچایا قتلِ عام
خُونِ مُسلم کا بدل لینے کو اَب — بھر گیا جرگوں میں جوشِ اِنتقام
یہ کسی کے تابعِ فرماں نہیں — دستِ قُدرت میں ہے سب اِن کا نظام
لالچی دَولت کے سب ہیں پیش پیش — پھر سے آڑے آ چلے زر کے غلام
شیر مَردوں کے بھی مُنھ لگنے لگی — مینڈکی کو ہو چلا پیدا زکام

اِن کے قول و فعل پر بیدل نہ جا
آہ بے پیری ہیں کشمیری تمام

۱۳۶۶ھ

(۳) اجتماعِ سپاہِ ہند بر حدودِ مملکتِ پاکستان

الاماں بھارت کے پوتوں کا فلک پر ہے دِماغ — مجتمع کرنے لگے فوجیں حدودِ پاک پر
کام اِس روباہ بازی سے نِکل سکتا نہیں — قبضۂ کشمیر رکھ سکتے نہیں اک اِنچ بھر
بُت پرستوں سے کہاں مرعوب ہونے لگے — جن دِلوں میں ہے فقط اللہ کا خوف و خطر
جوش زن ہو گا رگوں میں جب مُسلمانوں کا خُوں — دُشمنوں کو ڈالنی پڑ جائے گی تیغ و سپر
ہم کو اِک بازیچۂ اطفال ہے میدانِ جنگ — بڑھتے ہیں لے کر ہتھیلی پر سدا ہم اپنا سر
سچ کے آگے جھوٹ پا سکتا نہیں ہرگز فروغ — حق پرستوں کا معاون ہے خُدائے دادگر

ہند کی دھمکی ہے اہلِ پاک کو بیدل عبث
گیدڑوں کی بھبکیوں کا کیا ہے شیروں پر اثر

۱۹ ع ۵۱

Marfat.com

(۴) جواں ہمت سیّد زماں کانسٹبل کا غلام مصطفےٰ پنشنر ایس پی کو بموقعہ جاسوسی ہندو گرفتار کرنا

قوم کا بیری ہُوا ثابت غلامِ مصطفےٰ
ہند کے پیسوں کے لالچ میں سراسر کھو گیا

عُمر بھر پولیس میں کی مجرموں کی دیکھ بھال
مخبرِ دُشمن بنا کمبخت پنشن جو گیا

اپنی وقعت کھو کے بیدلؔ اِسنے سچ کی یہ مثل
واہ واہ اُترا جو شحنہ نام مردک ہو گیا

(۵) خان بہادر فضل الکریم خاں سیکرٹری آبادکاری کے گھر کراچی میں بھوت کی نمودش

رکھدئے جس نے بہت شیروں کے جبڑے چیر کر
خان بہادر کو ڈراتا آج ادنیٰ بھوت ہے

بیدلِ خستہ بلاشک اِس مثل پر ہو عمل
آہ باتوں سے کہاں لاتوں کا جاتا بھوت ہے

۱۹۵۲ء

(۶) احباب گندم نما اور جَو فروش

آگیا اس درجہ نا اہلوں سے اُلفت کو زوال
دیکھ کر اہلِ وفا کے بھی اُڑے جاتے ہیں ہوش

درد و دُکھ میں بھی کسی کا غم نہیں کھاتے ہیں یہ
دوست کی فکروں میں بھی ہے اِن کو فکرِ نادوش

لغزشِ احباب پر بھی ہے تاسف سے گریز
بَن گئے وُہ عیب جو ہونا تھا جن کو عیب پوش

ہے اِنہیں پرواہ کیا غرقِ ندامت ہو جہاں
ہو گئے آپے سے باہر رہتے ہیں مینا بدوش

رنگِ عالم دیکھ کر بیدلؔ نہ کیوں ہو جی اُچاٹ
آشنا اکثر ہیں اَب گندم نما جَو فروش

۱۹۴۵ء

(۳۷) منشی حیات محمد خاں صاحب مہاجر گنگوہی کاتبِ دیوان ہذا

حیاتِ محمدؐ نے دیوان لکھا
بڑی زندگی ہو بڑے ہوں مراتب

ہوئی سال کی فکر بیدلؔ کو جس دم
ندا غیب سے آئی ... خوشخط ہے کاتب

۱۹۵۳ء

تمت بالخیر

(حیات محمد خاں کاتب راجگڑھ روڈ۔ کوٹھی ۵۲ لاہور)

Marfat.com

ضمیمہ

(۱) قیام پاکستان بموقعۂ سوراج ہند

مان ہی لینا پڑا آخر کو پاکستان بھی
جھکتے جھکتے خود زمیں سے جا لگا ہائی کمانڈ[1]

ٹوٹ کر خود رہ گئیں گاندھی کی جب آ تکلیاں
کس کے بل پر پھر بھلا چرخہ چلائے کوئی راونڈ

ہو گئے مسلم دل آزاری کے منصوبے غلط
قائدِ اعظم نے الٹا بھر لیا ہے اور ڈانڈ

سلطنت کی قابلیت آلِ ہیمو میں کہاں
اکبری اقبال کی نقلیں اڑائیں لاکھ بھانڈ

حق کبھی ناحق کے آگے سرنگوں ہوتا نہیں
دیکھ لیں سارے مخالف شور[2] ہا کیسا گرانڈ[3]

سلطنت بیدل کریں گے مونٹ بیٹن کے طفیل
کیا ہی کچھ سوراج یاروں کو ملا انگلش برانڈ[5]

۱۳۶۶ھ

(۲) مولانا ابوالکلام آزاد صاحب پریذیڈنٹ انڈین نیشنل کانگرس

ہو گئے ہیں صدر اب علامۂ آزاد پھر
کانگرس کے واسطے اک رہبرِ محکم ہیں آپ

کیوں نہ بندے ماترم کا شور اٹھے گا مزید
دوش پر لے کر چلے شیوراج کا پرچم ہیں آپ

کنسٹی ٹیوشن ہند کا پھر سے نیا ہوگا عیاں
اِن تصاویرِ خیالی کے نئے البم ہیں آپ

جامۂ اردو کی ہوگی پھر نئی بخیہ گری
من گھڑت الفاظ چپکانے کو اچھے گم ہیں آپ

پوچھ بڑھائے گی بیچاری گئوماتا کی اور
کون کہتا ہے بزرگی میں پتا سے کم ہیں آپ

ہو نہ جائے مسجدوں کے سامنے باجہ روا
حاملِ حکمِ شریعت قولِ مستحکم ہیں آپ

ہے جراحت پر نمک یہ آپ کا ہم کو عروج
غیر کے زخمِ غلامی کے لئے مرہم ہیں آپ

آپ کی یہ زندگی ہے موت ساری قوم کی
داستانِ دردِ دل افسانۂ ماتم ہیں آپ

۱۔ ہائی کمانڈ۔ گاندھی جی کی مجلس عاملہ (۲) شو = تماشہ (۳) گرانڈ = بڑا (۴) مونٹ بیٹن = گورنر جنرل بھارت (۵) انگلش برانڈ = انگریزی ٹائپ

Marfat.com

یہ سیاست پر تو روباہ بازی ہے ضرور
بیشۂ شہ گاؤں کے مانا کوئی ضیغم ہیں آپ

کیوں نہ گاندھی جی کو ہوگا آپ پر یہ اعتماد
فکر و غم سے قوم کے بیفکر اور بے غم ہیں آپ

قوم درماندہ سے اپنی آپ ہیں روٹھے ہوئے
خواہشِ آزادگی لیگ سے برہم ہیں آپ

منحرف اپنوں سے ہیں اغیار سے ہے ساز و باز
یہ غلط دعویٰ ہے مسلم کے شریکِ غم ہیں آپ

لیگ کی سب بندشوں سے مطلقاً آزاد ہیں
کانگرس کے بندۂ بے دام و بے درہم ہیں آپ

بے طرح چکّر میں چرخہ کے پڑے ہیں رات دن
گردشِ بختِ مسلمانی سے نامحرم ہیں آپ

بے بسی ہے آپ کی ظلمِ وزارت سے عیاں
غیر کے ہاتوں میں کٹ پتلی بنے ہر دم ہیں آپ

ہے جدائی آپ کی ہم کو بہت تکلیف دہ
کس لئے ہم سے الگ رہ کر خوش و خرم ہیں آپ

دے مبارکباد بیدل حضرتِ آزاد کو
دشمنانِ دین کے پھر قائدِ اعظم ہیں آپ

ہندو بھارت کی کرمفرمائیاں

(۱) مسلمانانِ بہار کا قتلِ عام

اغیار نے یہ ظلم کیا ہے بہار میں
رکھا روا ہے قتل ہر اک دیندار کا

سب طفل و مرد و زن ہوئے مقتول بے دریغ
پرساں وہاں کوئی بھی نہ تھا حالِ زار کا

زندوں کو سب گھروں میں پکڑ کر جلا دیا
کچھ اشک کر سکے نہ مداوا اشرار کا

ماں جان توڑتی تھی بلکتا تھا لال بھی
نکلا تڑپ تڑپ کے ہے دم شیر خوار کا

ان بیکسوں کا خون نہ جائے گا رائیگاں
جو پا سکے کفن نہ ٹھکانہ مزار کا

لبریز ہو چلا ہے پیالہ گناہ کا
نازل عذاب جلد ہو پروردگار کا

Marfat.com

گاندھی کے پیروؤں کی اہمسا بھی دیکھ لی
کیا اعتبار کافرِ لا اعتبار کا

اِس جُرم کی سزائیں بھگتنا ہیں ایک دِن
دیکھیں مآل کار بھی اِس لُوٹ مار کا

ہے ظلمِ ناروا کو حکومت سے دُشمنی
ملنا صلہ ہے حوصلۂ نابکار کا

قُدرت کا واقعی ہے بہت سخت انتقام
ہوگا اُتار جلد ہی بیجا خمار کا

بیدل ہے جورو ظلم مذاہب میں ناروا
ہے سفلہ پن یہ خُون خرابا بہار کا

(۲) دارالسلطنت دھلی میں مُسلمانوں کا قتلِ عام

قتل وغارت نے کیا دہلی کو ایسا پائمال
ہے خجل نادر کی جس سے داستانِ پُرمحن

آج ویراں سربسر ہے یہ ہُنرمندوں کا دیس
کاملانِ فن کی سُونی پڑ گئی یہ انجمن

کیا عدوئے دین آزادی اِسی کا نام ہے
یہ اہمسا ہے تری اے دُشمنِ پیماشکن

جن کا محلوں سے کبھی باہر نہ نِکلا تھا قدم
جان دینے پر تُلے ہیں باندھ کر سر سے کفن

جن کی فیاضی کا ڈنکہ چار سو بجتا رہا
مُفلسی نے کر دیا ناچار دَولت ہے نہ دھن

درسِ عبرت ہے شہیدانِ وطن کا یہ مآل
نوچتے بازار میں لاشوں کو ہیں زاغ وزغن

ہے وہی یہ شہر جہاں آباد جو مشہور تھا
تھا کبھی رشکِ گُلستانِ اَرم جس کا چمن

مٹ مٹا کر بھی بہت باقی تھی اِس کی آن بان
وضعداری کے نمونے تھے یہاں کے مرد وزن

شان سے اِس کی ہویدا عظمتِ دیرینہ تھی
ڈر ہے مِٹ جائے نہ اِس ہلڑ میں تہذیبِ کہن

نشۂ دولت میں تھا شرشار گر اہلِ دول
تھا پھکاری بھی یقیناً اپنی کملی میں مگن

بچ رہے زندہ جو وہ مردوں سے بھی بدتر ہیں اَب
گولیوں کی مار سے چھلنی ہُوا ہے تن بدن

لوٹتے ہیں ظلم کے مارے وہ انگاروں پر آج
فرشِ دیبا پر جو خوابِ نازمیں تھے سیم تن

Marfat.com

کیا یہ قُدرت پھر سے دوہرانے لگی اگلا سبق
گردنِ منصُور ہے اور حلقۂ دار و رسن

سب دِلوں پر تیرے ظلمِ ناروا کا داغ ہے
چھید ڈالا سینۂ مُسلم کو اے پیماں شکن

اِن مظالم کی ادا کرنا ہے قیمت ایک دِن
رنگ بیشک لائے گا خُونِ شہیدانِ وطن

فی الحقیقت ہے تدبّر سے جہاں بانی مراد
یہ حکومت کے منافی سر بسر ہے شور و شن

خانۂ ویرانی کو بیدل اب کہاں تک روئیے
کُل خرابی جہاں آباد بھی ہے دِل شکن

۱۳ھ ۶۶

(۳) غلامانہ ذہنیت حُکامِ ہند

ہے مِلی آخر کئی جُگ میں غلامی سے نجات
کیا تعجّب ہے اگر اِن ٹھُڑ دِلوں کا سر پھرا

آلِ ہمیوان دِلوں سب زمرۂ شیطاں میں ہیں
اِن کے جور و ظلم کا ہے شور ہر جانب بپا

پا کے دہن دولت لگے ہیں آج ڈینگیں مارنے
جونک بن کر چوستے ہیں خُون یہ ہر شخص کا

اِن کو آزادی مِلی آپے سے باہر ہو گئے
اُٹھ گیا اِن کے دِلوں سے یک بیک خوفِ خُدا

بالیقیں ان پر مثل بیدل یہی صادق ہے آج
سہ گنا کڑوا کریلا نیم پر چڑھ کر ہوا

۱۳ھ ۶۶

(۴) سِکھوں کا مُسلم مُسافروں کو چلتی ریل گاڑی سے پھینک کر ہلاک کرنا

مچا رکھا ہے اُودھم ہر طرف نا اہل سکھوں سے
مظالم سے بچا اِن کے کوئی بیکس نہ بیچارا

کیا ہے قتل نامردوں نے مستورات کو اکثر
شقی القلب ہیں بچّوں کو اور بوڑھوں کو بھی مارا

مقابل مرد ہوں جس دم تو پھر کچھ بھی نہیں چلتی
اُٹھاتے ہیں مگر پٹ پٹ کے سر کمبخت دوبارا

لگے ہیں قتل و غارت جا کے کرنے اب ٹرینوں میں
محض کرپان کے بَل پر ہے یہ غیض و غضب سارا

دوبارا ہند میں ثانی اورنگ زیب ہو پیدا
گرو گوبند کی اُمت کے پھر سے ہوں بچے بچا رہا

۱۳ھ ۶۶

Marfat.com

(۵) آنریبل پنڈت جواہر لال نہرو پر چند مہاسبھائی ممبران پارلیمنٹ کمزوری حکومت کا الزام

مُفت کا الزام رکھتے ہیں جواہر لعل پر
لیڈروں پر اس کو فی الجملہ ہے حاصل برتری

دُور رس نظروں میں ہے لعل و جواہر کی پرکھ
ہے کجا شاہی کجا یہ کونسلوں کی ممبری

جن کو زیبا ہے مناسب ہے اُنہیں کا انتخاب
ہر کسی کی چل نہیں سکتی یہاں افسوں گری

دورِ آزادی کو لے ڈوبے نہ آپس کا نفاق
چھوڑیئے ورنہ رُلائے گی یہ جنگِ زرگری

جانچ سکتے ہیں مبصر اس کی بیدل آب و تاب
شہ ہے اچھا قدردان جوہر کا یا ہے جوہری

۱۳۶۶ھ

(۶) دہلی کے مُسلم مریضانِ اسپتال پر بلوائیوں کا حملہ اور اُن قتلِ بے دریغ

قوموں میں احترام ہے یہ ریڈ کراس کا
محفوظ سب مریض ہیں تیماردار ہیں

دھلی میں قتل جا کے کیا اسپتال میں
کیا بھوت دُشمنوں کے سروں پر سوار ہیں

آزادیٔ وطن ہے غلامی سے بدترین
رسوائے خلق ہند کے یہ نابکار ہیں

اِن بدتمیزیوں سے نمایاں ہے سفلہ پن
کُل رہبرانِ مُلک بہت شرمسار ہیں

بیدل ہے اِن کے واسطے صادق یہی مثل
مرتے کو آج مارتے شاہِ مدار ہیں

۱۹۴۷ء

(۷) ہند کی شورش میں قتل و غارت

تُلے اعدائے دیں ظُلم و سِتم پر
نیا بیٹھے بٹھائے شر نکالا

دِلوں میں جوش اَب یہ موجزن ہے
ہر اِک مسجد کو کر ڈالیں شوالا

وجودِ پاک ہے کانٹا نظر میں
بہت سی اُلجھنوں میں لا کے ڈالا

کرشمہ ہے یہ شانِ کبریا کا
اکڑتے خان صاحب سے ہیں لالا

ہمیں پرواہ کیا اِن دُشمنوں کی
خُدا رکھے گا اپنا بول بالا

رکھے گا دینِ حق کو سُرخرو حق
کرے گا کفر کا مُنھ جلد کالا

Marfat.com

ممد ہوگا وہی جس نے ہمیشہ ہر اِک گرتے ہوؤں کو ہے سنبھالا
مصائب جلد تر یہ دُور ہوں گے اندھیرا چھٹ کے نکلے گا اُجالا
تجھے بیدلؔ خُدا رکھے گا محفوظ کہ... آغوشِ سلامت نے ہے پالا

آہ میری والدہ مرحومہ کا تسکرای سلامت اُنسا تھا

۱۹۴۷ء

(۸) قتلِ مُسلمانانِ ہند

ہستیٔ مُسلم یہاں تک ہند میں مٹنے لگی الاماں آنکھوں میں نقشہ پھر گیا اسپین کا
ہوگیا بیدلؔ عیاں دہلی کے قتلِ عام سے اِک ضمیمہ ہند بھی آخر ہُوا اسپین کا

۱۹۴۸ء

(۹) مُسلم رعایائے ہند پر ظلم اور اُس کا استقلال

ظلم سے جائیں حکومت کی نہ بُنیادیں ہِل آج ہنستے جو ہیں کل اُن کو پڑے گا رونا
جلد اعدا کو بھگتنا ہے سزائے اعمال لائے گا تلخ ثمر تخمِ عداوت بونا
دیر ممکن ہے پر اللہ کے اندھیر نہیں اِن مظالم کا کوئی ردِّ عمل بھی ہونا
جو تدارک نہ کرے اُس سے ہے فریاد عبث گڑگڑا کر ہے محض بات کی وقعت کھونا
ہمتیں ہوتی ہیں مردوں کی مصائب سے بلند کہ.... تپانے سے نکھر جاتا ہے زائد سونا

۱۹۴۸ء

(۱۰) حکومتِ ہند کی بیجا سختیوں پر

ہند میں ٹکنا مُسلمانوں کا مشکل ہوگیا سختیوں پر سختیاں ہیں الامان والحذر
اولاً کر کے نہتا ہمتیں کر دی ہیں پست پھر مچا رکھا ہے ہر سو قتل و غارت کا غدر
اَب دِلوں سے جا چکا اللہ رے صبر و قرار التجا ہے داد کو پہنچے خُدائے دادگر
کیا عجب مسمار ہو جائے بنائے کفریہ خاک کر ڈالے جلا کر آتشِ دِل کا شرر
رنگ کچھ لا کر رہے گی جلد اپنی بیکسی زُود تر اِس نالۂ دِل گیر میں ہوگا اثر
کھوکلی ہو جائیں گی نخلِ حکومت کی جڑیں اِس نرالے دَور میں چکھنا ہے تلخی ثمر

Marfat.com

مُلک پر اَدبار کی بیشک گھٹا چھا جائیگی
جلد مِلیا میٹ ہو جائے گا سارا کروفر
بیدلِ خستہ سمجھئے اِن کو آثارِ زوال
ہے علامت موت کی جوہیں عیال چیونٹی کے پر

۱۹۴۸ء

(۱۱) اجمیر شریف میں مُسلمانوں کا قتلِ عام

ہو گئے آپے سے باہر ہند کے پیر و جواں
ابتری میں پڑ گیا سارا حکومت کا نظام
کچھ نہ کچھ ہے واقعی اِس دال میں کالا ضرور
ورنہ کیا باعث جو ہو سکتی نہیں ہے روک تھام
ہے بظاہر یہ کہ مِل کر کر لیا ہے ساز و باز
محو کر ڈالیں زمینِ ہند سے مُسلم کا نام
جس طرف دیکھو فنا ہونے لگی یہ اقلیت
خطۂ اجمیر میں اِس دم مچا ہے قتلِ عام
پائمالِ کفر ہے گویا یہ پاکیزہ دیار
قہر میں اللہ کے پکڑے نہ جائیں تمام
ہے منایا خوب گاندھی کے اہمسا کا اصول
پیشِ خیمہ اِن کی بربادی کا ہے یہ لا کلام
سخت نازیبا جہانداری میں ہے ظلم و ستم
ہاتھ دھو بیٹھیں نہ آزادی سے یہ زر کے غلام
تھڑدِلوں سے پادشاہت کا سنبھلنا ہے محال
کاروبارِ سلطنت میں کام دے کیا عقلِ خام
شرطِ اوّل حکمرانی کے لئے اِنصاف ہے
سلطنت کی چاہیئے مضبوط ہاتوں میں زمام
اِس ستم رانی کا بیدل جلد تر ہو سدِ باب
چاہیئے دربار خواجہ کا بھی پورا احترام

۱۹۴۸ء

(۱۲) سلطنتِ ہند کی بدنظمی

بھارت کی سلطنت نے لی ہے روش نرالی
ہر قول و فعل مہمل ہر بات میں دغل ہے
وعدہ جو یہ کریں گے اُس کو بھی بھول جائیں
گویا دِماغ میں بھی آیا ہُوا خلل ہے
تنگ آگئی رعیت ہے کنٹرول سر پر
چوروں کی بن پڑی ہے جو بات ہے زٹل ہے
انصاف اُٹھ چکا ہے ظالم ہیں حکمراں اب
سیدھی بھلا بتاؤ کوئی بھی اِن کی کل ہے
جو کچھ یہ کر رہے ہیں بیدل روا ہے اِن کو
یاروں کی یہ حکومت بندر کا ناریل ہے

۱۳۶۹ھ

Marfat.com

معزولئ شاہان و رؤسا

(۱) قیصر ولیم شہنشاہ جرمنی کی بموقعہ جنگِ عظیم تخت سے دست بردار ہو کر میدانِ جنگ سے ہالینڈ چلا جانا

ولیم کی بدنصیبی آخر یہ رنگ لائی — جنگی محاذ چھوڑا ہالینڈ جا براجا
لاکھوں خُدا کے بندے ناحق کٹا دئے ہیں — پڑتا ہی تھا کسی دن سر پر وبال اِن کا
یہ دعویدار فتح نِکلا شکست خوردہ — برعکس ابتدا کے اِنجام ہے نرالا
تقسیم جرمنی کی تجویز ہو رہی ہے — یہ اتحادیوں میں پھیلا ہے جوش تازا
پردیس میں ہے بیدل شہری کی حیثیت سے
قیصر نے تاج شاہی جلد ہی اُتار پھینکا

(۲) ہز امپیریل میجسٹی شہنشاہ ایڈورڈ ہشتم برطانیہ کی تاج و تخت ۱۹۳۶ء سے دست برداری

عشق کی نیرنگیاں ساری ملادیں خاک میں — قیس نے دی زندگی صحرا نوردی میں گذار
آج تک عالم میں ماتم کوہکن کا ہے بپا — مُفت میں سر پھوڑ ڈالا کر کے خود تیشہ کا وار
زور و زر بھی عاشقِ ناشاد کو درکار ہے — ورنہ پھر محبوب کی اُلفت ہے بیشک ننگ و عار
زمرۂ عشّاق میں ایڈورڈ ہشتم فرد ہے
اِس نے تاجِ سر کیا۔ جو پائے رنگیں پر نثار

(۳) معزولئ ہز میجسٹی شاہِ فاروق خدیو مصر ۱۹۵۲ء

دست بردار ہوئے تخت سے شاہِ فاروق — کر نہ تھی اِس کے سوا اور کوئی دوسری راہ
قاہرہ شہر پہ نازل جو ہوا قہرِ نجیب — ہو گیا آ کے مسلط یہی سالارِ سپاہ
مہر بے مہر نے بھی مہر کی آنکھیں پھیریں — شاہِ بدبخت کے سارے ہوئے یک دم بدخواہ

Marfat.com

چھوڑ کر مسندِ شاہی ہوئے آوارہ مُلک　　مطلقاً مصر میں باقی نہ رہی شکلِ نباہ

بیدلِ خستہ جو ایامِ مصائب آئے
شاہِ فاروق سے کل فوج ہوئی باغی آہ

(۴) شاہِ طلال والیٔ شرقِ اُردوئن کی معزولی

ہوئے ہیں تخت سے طلال بے سبب محروم　　کہ جارڈن پہ مسلّط ہیں مغربی دلال
برائے نام کیا شاہ طفلِ مکتب کو　　رہے جو ملک پر اِن کا اثر تمام و کمال
کیا ہے ڈپلومسی سے حکومتوں کو تباہ　　ہر اِک قدم پہ ہے اِن کی سدا نرالی چال
پھنسا نہ شاہ کسی طور اِن کے پھندے میں　　رہا مزاج کا خوددار اور بلند خیال

بنا کے یاروں نے پاگل کیا الگ بیدلِ
کہ.... آج تاج سے جو دستکش ہوئے طلال

(۵) اکھنڈ ہندوستان کے نوابانِ ذی وقار جگان تاج و تخت سے محرومی

ہو گئے سارے پرنسز ہند کے بے ملک و مال　　وُہ گرفتارِ مصائب اور ہم آزاد ہیں
وُہ رعیت پروری زر پاشیاں فیاضیاں　　داستانیں بن گئیں بھولی ہوئی سی یاد ہیں
خال دوشالے گئے اور چھن گئے سب تاج و تخت　　اَب بمجبوری پُرانی کملیوں میں شاد ہیں
حشر کیا نسلوں کا اِن کی ہو خُدا کو علم ہے　　ورثہ سے محروم ساری آل اور اولاد ہیں
ہند میں درخواستیں سب اِن کی ٹھکرائی گئیں　　اَب خُدائے پاک سے یہ طالبِ امداد ہیں

بیدلِ خستہ یہی ہے اِن کی معزولی کا سال
وائے کُل نواب و راجہ خانماں برباد ہیں

۱۳ ۵ ۶۷

Marfat.com

(۶) دیگر

مٹائے ہیں نواب و راجہ تمام یہ بھارت نے باندھا نحوست کا رخت
نہ کیوں آل و اولاد ہو خستہ حال پڑی ہے یہ اللہ کی مار سخت
یہ سب کچھ زمانے کا ہے اِنقلاب دِئے ہیں پلٹ یک بیک اِن کے بخت
اگر اِس کا درکار بیدل ہے سال
کہو .... آہ اِن کے لئے تاج و تخت
۱۹۴۷ء

(۷) زمینداری کی ضبطی

اِنقلابِ دہر نے کایا پلٹ دی ہند کی مال جو یاروں کا تھا وہ آج اغیاروں کا ہے
تھا ریاست پر زمینداروں کا سارا کروفر اِس کے چھن جانے سے خستہ حال بیچاروں کا ہے
بیدلِ خستہ اگر درکار اِس کا سال ہے
کہیئے .... دورِ فاقہ مستی سب زمینداروں کا ہے
۱۳ ۵ ۷۲

(۱۸) برکامیابیٔ عزیز محی الدین سلمہٗ عرف چندا میاں در پولیس ٹریننگ کالج

محیٔ دین آ گئے ٹریننگ سے کورس تکمیل کر کے سرتاسر
واہ چندا میاں میں چاند لگا یہ سہاگہ مزید ہے زر پر
کیوں ترقی نہ ہو مدارج میں پائے گا اپنی محنتوں کا ثمر
سُرخرُو رکھ اِسے خُدائے جہاں دے سکندر کا بخت عمرِ خضر
کامیابی کا سال ہے بیدل
شکر ہے اِک ٹرینڈ انسپکٹر
۱۹ ء ۵۳

Marfat.com

(۳۹) بر تولد فرزندِ عزیز قمر الدین سلمہٗ ملٹری کنٹرولر

مرحبا اللہ نے کیا چاند سا بیٹا دیا — کیوں نہ ہو ماں کا دُلارا اور یہ جانِ پدر
دے خُدائے پاک اِس کو زندگی کامیاب — عیش و عشرت کے مزے دُنیا میں لُوٹے عُمر بھر
اِن کے آغوشِ محبت میں کرے اٹکھیلیاں — ہو بلند اِقبال دادی جان کا نورِ نظر
باغِ عالم میں رہے دائم خُداوندِ جہاں — شادماں باغِ علاء الدین کا تازہ ثمر
سُن کے بیدل نے کہا سالِ ولادت البدیہہ — کیا عطائے حق ہے قمر الدین کا لختِ جگر

۱۹۵۳ء

(۴۰) برانتقالِ رستمِ ہند حمیدا پہلوان مرحوم

رستمِ ہندوستان بھی چل بسا دُنیا سے آج — اِس نے ماری تھیں بہت نامی گرامی کُشتیاں
تھا کمر بستہ یہ مغرب کے سفر پر آج کل — ہو گیا راہِ عدم میں دفعتاً گویا دواں
فخر ہے اِس کو ترے محبوبؐ کی اُمت میں تھا — بخشدے رحمت سے اپنی خالقِ کون و مکاں
تجھ کو بیدل چاہیئے اِن کا اگر سالِ وفات — لکھ.... قضا سے آہ کیا ہارا حمیدا پہلواں

(۴۱) بر تشریف آوری قبلۂ محترم عراقی پیر سیّد عاصم الگیلانی نقیب الاشرف دامت برکاتہم گاہ حضرت عبدالقادر گیلانی رحمۃ اللہ علیہ

قدم رنجہ ہوئے ہیں سیّد عاصم نقیب اشرف — بحمد اللہ چہرے سے عیاں ہے نُورِ ایمانی
ہیں نگراں آپ درگاہِ مقدّس عبدِ قادرؒ کے — رہی ذاتِ گرامی جن کی اِک فخرِ مُسلمانی
ہوئے آمد سے اِن کی شادماں کل اہلِ پاکستان — بصد عزت ہمیں لازم ہے کرنا اِن کی مہمانی
دُعا اللہ سے ہے یہ رہیں دِلشاد دُنیا میں — خُدائے پاک سے اِن کو عطا ہو عمرِ طُولانی

درودِ حضرتِ والا کا سن بیدل نے یہ لکھا
کہ..... آج آئی ہے تشریفِ شریف پیر گیلانی

۱۹۵۳ء

Marfat.com

(۳۴) برشادی خانہ آبادی عزیز محمد یحییٰ سلمہٗ فرزندِ دلبند مکرمی محمد ذکریا صاحب جبلپوری

بنے آج نوشاہ یحییٰ میاں ہیں — مبارک بنے کو بنی گھر میں آئی
رہے شاد و آباد جوڑا ہمیشہ — الٰہی ہو عمروں میں اِن کی رسائی
کٹے عیش و عشرت میں سب زندگانی — رہے اِن سے مانوس ساری خدائی
محبت یہ دایم رہے روز افزوں — دِلوں میں ہو احکامِ دیں سے صفائی
سنِ تہنیت اِس کا بیدل یہی ہے — ہے یحییٰ کی اَب مرحبا کتخدائی

(۳۵) برشادی خانہ آبادی برخوردار محبوب احمد سلمہٗ خلف الرشید برادرم عبدالواحد صاحب

اعزہ نہ کیوں خرّم و شاد ہوں — ہے واجد کا دلبند دولھا بنا
دُلھن بخت آور ہے بنتِ جمیل — بفضلِ خدا خوب جوڑا مِلا
گلستانِ عالم میں پھولیں پھلیں — دِلوں کی مرادیں یہ پائیں سدا
خدا نعمتوں سے کرے سرفراز — نصیب اِن کا یاور ہو عمریں سوا
لکھا تہنیت کا یہ بیدل نے سال — مبارک ہو محبوب ہے کتخدا

(۳۳) شادی خانہ آبادی برخورداری فاروق سلمہا بنت خواجہ چراغ حسین صاحب

بنی پیاری بنی ہے بنتِ خواجہ — سدا رکھے خدا جوڑے کو خوشحال
محبت ہو فزوں دُلھا دُلھن میں — رہیں اِنعامِ حق سے فارغ البال
میسّر اِن کو عیشِ جاوداں ہو — جواں اقبال ہوں یارب جواں سال
پھلیں پھولیں گلستانِ جہاں میں — کھلائیں گودیوں میں لال سے لال
رکھے اللہ بیدل شاد و آباد
کہ... یہ فاروق بھی چلدی ہے خسرال

Marfat.com

(۲۴) برِ وفاتِ حسرت آیات ہز اکسلینسی آصف علی مرحوم سفیر سیوز رلینڈ از مملکتِ ہند

قلب کی حرکت نے رُک کر زندگانی کی تمام
موت کے آگے طبیبوں کی کہاں حکمت چلی

کانگرس کے ہم نوا آصف علی اب تک رہے
اِن کے زیرِ سایہ یہ تحریک بھارت میں پلی

تابعِ فرمان گاندھی جی کے سرتاسر رہے
تھی مسلمانوں کی بیداری سے اِن کو بے کلی

شافعِ محشر ہے جب اِن کا رسولِ محترم
ہے یقیں رحمت سے حق کی عاقبت ہوگی بھلی

بیدل خستہ لکھو یہ اِن کا سالِ انتقال
وائے کیا دُنیا سے رحلت کر گئے آصف علی

۱۳۷۲ھ

(۲۵) برتقرری ہز اکسلینسی چودہری خلیق الزماں گورنر صوبہ مشرقی بنگال

بنا حاکمِ صوبہ ہے چودھری
رہے کیوں نہ بنگال دارالاماں

مقرر بھی ہے یہ مدبر بھی ہے
خدا نے عطا کی ہیں سب خوبیاں

سدا لیگ کی اِس نے خدمات کیں
دیا بید ھڑک کونسلوں میں بیاں

شغف بے طرح مُلک و ملت سے ہے
بہی خواہ ہے قوم کا بے گماں

رعیت کو ہے اس کے دم سے سکوں
ہر اِک اِس کی آمد سے ہُوا شادماں

ہوں اپنے پرائے سبھی ایک دِل
مٹے خود بخود اختلافِ زباں

کہا سال بیدل نے یہ فی البدیہہ
گورنر ہُوا ہے خلیق الزماں

۱۳۷۲ھ

(۳۲) وزارتِ دولتانہ کی شکست

ہوئی ہے پھر سے منظم حکومتِ پنجاب
لگا ہے ساتھ ملڑی کا شاخسانہ بھی

خود اپنے گھر میں رعیت کو چین جب نہ ملے
نگاہیں پھیر لے کیسے نہ پھر زمانہ بھی

ہوئی اناج کی افراط آج خواب و خیال
جو ڈھونڈے نہیں ملتا ہے ایک دانہ بھی

Marfat.com

کیا ہے مُلک کو بد باطنوں نے خستہ حال — روا ہیں اِن کو سب افعالِ مجرمانہ بھی
مذہب کی آڑ میں لے لی ہیں قیمتیں جانیں — منافقوں نے تراشہ نیا بہانہ بھی
مہاجریں پڑے بے پناہ ہیں ہر سُو — کہ سر چھپانے کو ناپید ہے ٹھکانہ بھی
بہت دِلوں کو دُکھایا ہے بیدل خستہ
ہوئی شکست وزارت یہ دولتانہ بھی

۱۹۵۳ء

(۳۳) دِیگر

یہی تھا منشا منافقوں کا مفاد کچھ شور و شر سے ہوگا
چلا نہ پر ساز و باز اِن کا عیاں کئے مُفت راز اپنے
پڑی بُھگتنی سزا ہے اُلٹی مثل یہی اِن پر آئی صادق
گئے جو روزوں کو بخشوانے گلے پڑی اور نماز اپنے

۱۹۵۳ء

(۳۴) قیامِ منسٹری آنریبل فیروز خاں نون

کر دیا ہے منسٹری کو ختم — رَو میں خود اپنی بہہ گئی یہ رَو
ایک کی بھی نہ کر سکی تکمیل — ہیں تجاویز کاغذوں پر سَو
اِس قدر سرد پڑ گیا بازار — آج گندم تو کیا نہیں ہے جَو
مرحبا دُور بینیٔ حُکام
کی مرتب ہے یہ وزارت نو

۱۳۷۲ھ

(۳۵) منسوخیٔ میلۂ چراغاں لاہور

مجتمع ہونے نہ پائیں گے تماشائی کہیں — فوج کے حکام نے یہ حکم سر تا سر دیا
ہے بہت پُر لُطف بیدل مارشل لاء کا نفاذ — لیجئے ... میلے چراغاں میں اندھیرا کر دیا

۱۹۵۳ء

Marfat.com

(۳۶) میجر جنرل اعظم خاں کی خوش انتظامی

قتل و غارت سے مچا تھا شور و شر — چند دِن تھی شہر کی حالت زبون
تھے منافق ہر جگہ پر پیش پیش — بے گناہوں کا بہا رکھا تھا خون
پا کے قبضہ ہے نکالا فوج نے — تھا جو اعدا کے سروں میں کچھ جنون
حق تعالےٰ اِن کو رکھے کامیاب — دولتانہ کی جگہ آئے ہیں نون
خوب ہے بیدل ملٹری کی گرفت — کیوں نہ.... اعظم خاں کے دم سے ہو سکون

۱۹۵۳ء

(۳۷) بر تعمیر مکان برخوردار محمد مبین سلمہٗ ایم۔اے

حق مبارک کر یہ تعمیر حبیب — آل کو صدیق کی آباد رکھ
سال لکھ بیدل دعا کے ساتھ یہ — یہ مکین اِس کے خدایا شاد رکھ

۱۳

کلام یادگار غریق مرحوم

میرے والد بزرگوار مولوی محمد یاسین صاحب غریق مرحوم (خدا غریق رحمت کرے) اپنے زمانہ کے مشہور شعرا میں سے تھے آپ کا انتقال ۱۲۹۷ھ میں ہوا۔ علاوہ چند شائع شدہ کلام کے دو ضخیم دیوان پرانی وضع کے موٹے کاغذ پر لکھے ہوئے چھوڑے تھے۔ مجھے شاعری کا شوق ہونے پر یہ ارمان ہوا کہ اِن کو شائع کراؤں۔ اُس وقت ایک کائستہ صاحب میرے ہموطن اُسے تحریر کرنے پر امادہ ہوئے اور وطن ہمراہ لے گئے وعدہ پر لے گئے کہ "۳ ماہ بعد جب آؤں گا تو مکمل دے سکوں گا" واپسی پر اُنہوں نے فرمایا کہ اِن کا سامان سفر ریل میں چوری ہو گیا اور یہ مسودہ بھی ضائع ہو گیا۔ میں عرض نہیں کر سکتا کہ مجھے اِن انمول جواہر پاروں کے گم ہونے کا کس درجہ قلق ہوا۔ مشکل سے مشکل زمینوں میں بیساختہ قلم فرسائی کی گئی تھی۔ جو چند اشعار اپنی یادسے میں ناظرین پر تمکین کو پیش کر رہا ہوں۔ یہ آج سے قریباً ستو سال پیشتر کی زبان

Marfat.com

ہیئے۔ اِس کی بے ساختگی اور صفائی اِس خیال کو مدِّ نظر رکھ کر اور بھی قابل داد ہیئے ؎

جو دوں پایہ ہلا عرشِ بریں کا — اُلٹ جائے ابھی طبقہ زمیں کا
بنے مراۃِ حیرت۔ پیکرِ حُسن — اگر دیکھے تجھے نقاش چیں کا
خجالت سے چھُپا مغرب میں خورشید — اُٹھا پردہ تری جب شہ نشیں کا
غریقِ قلزمِ فکرِ سُخن ہوں — ہوں مالک نظم کی بحرِ وزمیں کا
دردِ غم ہجر سے ہوں بیتاب — آ غیرتِ دلبرانِ پنجاب
کیا کیا مجھے کوہ و بَن دِکھائے — اے حضرتِ عشق تم کو آداب
خوش ہوتا ہیئے دیکھ خط کو مجنوں — لِکھتا ہوں جو نُورِ چشم القاب
میں نہ لیتا کبھی تاواں سے دُہائی دیتا — گر خُدا بدلے ترے دولتِ شاہی دیتا
کچھ بھی گر اپنی حقیقت کے شناسا ہوتے — جلوۂ یار ہر اِک شے میں دِکھائی دیتا
دانۂ خال پہ گرتا نہ کبھی۔ کاکل کا — طائرِ دِل کو اگر دام دکھائی دیتا
گر بُرا تجھ کو وہ کہتے ہیں تو کہنے دے غریق — کوئی دیکھا نہیں عاشق کو بھلائی دیتا
تو نے عیّار کسے جنگ و جدَل میں مارا — جِس کو مارا ہیئے اُسے پیچ و دغل میں مارا
بَل بے کافر ترے ابرو کی کماں کا انداز — تیرِ مژگاں کا ہدَف چشمِ زحل میں مارا
کِس کو چھوڑا تری آنکھوں نے بھلا بن مارے — دیوِ گردوں کو بھی چکّر کے عمل میں مارا
میرا ذوق نے چھوڑا نہ تھا کچھ تو نے غریق — قافیہ دھر کے جو پھینکا تو بَل میں مارا
کیا ہی سرسبز ہیئے گلزارِ عدم عالم کا — جو گیا سیر کو پھر پھر کے نہ آیا اُگتا

غریق بحرِ فنا کا کہیں پتہ نہ چلا
پھرے ہیئے ڈھونڈتی چشمِ حباب پانی میں

Marfat.com

اِن حسینوں کے دِلاوعدۂ باطل پہ نہ جا — جھوٹی کھاتے ہیں قسم لیکے دہن میں تِنکا
یوں نظر آتی ہے زنجیر میں شکلِ مجنوں — باندھ لے طفل کوئی جیسے رسن میں تِنکا
دیکھ بوتل میں نہ ساقی مئے انگور چھپا — ماہِ تاباں نہ میانِ شبِ دیجور چھپا
تیرِ مژگاں کا ترے کھا کے جو بھاگا تو مرے — سینہ میں زخم چھپا زخم میں ناسور چھپا

تری خوشامد میں اپنا ساقی گذر چکا ہے شباب آدھا
دیا پر اِک دن یدِ سخا سے نہ بھر کے جامِ شراب آدھا
ہوئے ہیں شق القمر کے منکر - برائے تصدیق کافروں کو
دکھادے غرفہ سے اے پری رُو لگا کے مُنہ پر نقاب آدھا

مر گئے عشق کا اثر نہ گیا — سر گیا آہ دردِ سر نہ گیا
ہو کے سرسبز باغِ عالم میں — سرو سا کوئی بے ثمر نہ گیا
ہو گیا خشک آہ سے فکرم — چشمِ گریاں سے اشک تر نہ گیا
دشت میں یوں پھرے ہے آوارہ — ضعف میں کیوں غریق گھر نہ گیا
آشنا کوئی نہ اِس دردِ جگر کا نکلا — جس کو دیکھا وہی یس طالبِ زر کا نکلا
رات بھر دیدۂ گریاں نے پروئے موتی — پھر کوئی قدر شناسا نہ ہُنر کا نکلا
غرق ہے فرش سے تا عرش غریق اِک عالم — پھر بھی ارمان نہ اِس دیدۂ تر کا نکلا

(از طبع شدہ ترجیع بند جواب کمیاب ہے) — دُعا برائے فرزندانِ خود

واسعیٔ وچہ سلامی چہ نسیم وچہ ذکی — ایں غلامانِ سگِ کوئے تو پیدا و خفی
در ترے در کے ٹھکانہ نہیں رکھتے ہیں فری — نگہِ لُطف سے محروم رہیں یہ نہ کبھی

---

۱ تخلص اخوی عبدالواسع صاحب۔ ۲ تخلص اخوی حاجی عبدالسلام صاحب ۳ تخلص اخوی محمد نسیم صاحب ۴ تخلص اخوی عبدالرزاق صاحب

Marfat.com

رزق سے علم و عبادت سے ہو راحت طلبی — ہو تمیزِ خرد و ہوش کمالِ ادبی
بہ عنایاتِ خداوندِ جہاں لم یزلی — رشد و ارشاد سے حاصل ہو صلاحِ ابدی
تیرے احسان کے شرمندہ ہیں سب مدد و ولی — فارسی، تُرکی و ہندی، عربی و عجمی

مرحبا سیّدِ مکّی مدنی والعربی
دِل و جاں باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

تھا جو وہ آنکھ کی پُتلی و فلک کا تارا — فکرِ نفقہ میں پڑا پھرتا ہے مارا مارا
چھُٹ گیا جب سے وطن مجھ سے مرا سہوارا — غمِ دوری سے رفیقوں کی ہے دِل صد پارا
کشورِ ہند میں جانے کا رہا کم یارا — مُلکِ پنجاب میں آ کر دلِ مضطر ہارا
پڑھو یاسین پہ یاسین کہ ہو چھٹکارا — حالتِ نزع میں افتادہ ہے یہ بے چارا
گر کرے آ کے رحم مجھ پہ خُدا کا پیارا — ہو کے خوش زور سے ماروں میں سیدم نارا

مرحبا سیّدِ مکّی مدنی والعربی
دِل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

(قطعاتِ تاریخ بروفاتِ غریقِ مرحوم)

(از ولیٔ کامل مولوی دلدار علی صاحب مذاق بدایونی رحمۃ اللہ علیہ)

آہ آں سبحان ثانی فاضلِ جنّت مآب — ناظمِ سلکِ فصاحت عالمِ فضل الخطاب
یعنی آں ڈپٹی کلکٹر مولوی یاسین بنام — بود در ذکرِ خُدا حتی توازی بالحجاب
اے عزیزی گر بمیں یاسین بگیری در شمار — لفظِ یاسین و سرِ یاسین رقم کن در حساب

× × × × × × ×

می شود حاصل ترا سالِ وفاتِ آں جناب

Marfat.com

از اخوئ محترم عبدالرزاق صاحب ذکی مرحوم :-

× × × × × × × × × ×

ذکی غریق کی اَب مقطعِ غزل سے لکھ — سنِ وفات کو تو سابق البیانی میں
غریقِ لجۂ فردوس میں ہوا یاسین — پھرے ہے ڈھونڈتی چشمِ حباب پانی میں

از عمِ محترم مولوی محی الدّین صاحب مرحوم :-

غریقِ مولوی یاسین جو ڈپٹی کلکٹر تھا — مآلِ مرگ سے اُس کے خُدا دانا و عالم ہے
سرِ وقفیتِ حالت سے ہاتف نے دیا مژدہ — جلالِ دین کا پوتا نہرِ کوثر پر ملازم ہے

(یہ تاریخیں نامکمل ہیں جو کچھ محفوظ تھیں لکھ دی گئیں۔ مرحوم کی وفات ۱۲۹۷ھ میں ہوئی)

غزلیاتِ بیدل کے چند اشعار

دَرد کی، دُکھ کی، الم، غم کی ارزانی مجھے — پھر بھی تو مرنے نہیں دیتی گرانجانی مجھے
ذبح دم دی دلبر نے خنجر کی آسانی مجھے — تشنہ لب تھا دیدیا اِس آبِ پانی مجھے
سجدۂ در کے لئے تیرے بنی میری جبیں — سونپ دی اللہ نے کعبہ کی دربانی مجھے
لکھ دیا اللہ نے روزِ ازل دینا جو تھا — خطِ پیشانی میں ہے جو کچھ ہی پیش آنی مجھے
اُلفتِ احباب بیدل کھینچ کر لائی یہاں — اَب کہاں لُطفِ سخن ذوقِ غزلخوانی مجھے

روانی آبِ خنجر کی گلوئے سخت جاں تک ہے — یہ سارا حوصلہ قاتل ہمارے اِمتحاں تک ہے
بلا کی چُپ لگی ہے داستانِ غم مری سُنکر — بنا بیٹھا ہے بُت کوئی نہ ہُوں تک ہے نہ ہاں تک ہے
تھکے دَیر و حرم تک جا کے شیخ و برہمن دونوں — غنیمت ہے ہمارا دَم قدم کوئے بُتاں تک ہے
عَدم کے جانے والے مر رہے جانے کہاں جاکر — نہ منزل کا ٹھکانہ ہے نہ گردِ کارواں تک ہے
یہ سب کچھ فیض ہے داغِ فصیح الملک کا بیدل — زباں دانی ہماری مستند اہلِ زباں تک ہے

Marfat.com

صبح پیری کی شام ہونے لگی — میری دُنیا تمام ہونے لگی
قیس صحرا نورد کی جاگیر — منتقل میرے نام ہونے لگی
شاعری کو زوال ہے بیدلؔ — پائمال عوام ہونے لگی

جہانِ رنج و غم سے یاس و حرماں لیکے آیا ہوں — گیا تھا بے سر و ساماں یہ ساماں لیکے آیا ہوں
مرے آنے سے رونق بڑھ گئی گورِ غریباں کی — جلو میں حسرتیں پہلو میں ارماں لیکے آیا ہوں
خُداوندا اگر تو بخشدے بندہ نوازی ہے — تری رحمت کے بل پر بارِ عصیاں لیکے آیا ہوں
کسی کی یاد میں مرمر کے جینا پڑ گیا مجھ کو — حیاتِ جاوداں عمرِ گریزاں لیکے آیا ہوں
مرا آنا یہاں بہر غزلخوانی نہیں بیدلؔ — دِکھانے دوستوں کو زخمِ پنہاں لیکے آیا ہوں

نوٹ:- اِس غزل کے پہلے تین ۳ اشعار میری گور کی لوح پر کُندہ کرا دیئے جائیں :-

محبت کی بازی لگائے چلا جا — متاعِ دِل و جاں لُٹائے چلا جا
حوادث کا پہلو بچائے چلا جا — زمانہ سے دامن چھڑائے چلا جا
میں روتا ہوں تو مُسکرائے چلا جا — برستے میں بجلی گرائے چلا جا
اِدھر دیکھ مُنہ پھیر کر جانے والے — مری بات بگڑی بنائے چلا جا
ابھی خفتگانِ لحد جاگ اُٹھیں — قیامت کی ٹھوکر لگائے چلا جا
تلاطم میں کشتیٔ عمرِ رواں ہے — چلے بس جہانتک چلائے چلا جا
رہے دارِ منصور کی یاد تازہ — صدائے انا الحق لگائے چلا جا

گہربار ہیں تیرے اشعار بیدلؔ
فصاحت کا دریا بہائے چلا جا

تمہ بالخیر

(پنجاب پریس لاہور)

Marfat.com

دیگر

عمر دی فانی تو دُنیا دی ہے بیگانی مجھے
پھر غضب ان پر محبّت کی فراوانی مجھے

ہے خدائے نظم سے ربطِ سخندانی مجھے
ہے بجا سمجھیں اگر تلمیذِ رحمانی مجھے

چاک تھا کل تک گریبان پیرہن ٹکڑے ہے آج
دن بدن عریاں کئے دیتی ہے عریانی مجھے

عمرِ رفتہ کے مٹے آثار مانندِ احباب
زندگی آئی نظر دریا کی طغیانی مجھے

آپڑیں اُن کے رُخِ روشن پہ زلفوں کی لٹیں
دن کو ترساتی رہی راتوں کی طولانی مجھے

ضعف نے ایسا بدل ڈالا قضا بھی دیر تک
تھی سر بالیں کھڑی پھر بھی نہ پہچانی مجھے

بتکدہ، کعبہ، کلیسا میں خدا جانے ہے کون
دربدر بھٹکا رہا ہے ضعفِ ایمانی مجھے

آبِ خجلت نے مرے اعمال دھو ڈالے تمام
داورِ محشر سے اب یہ ہے پشیمانی مجھے

دیگر

گلی اُن کی محشرستاں ہوگئی ہے
زمیں دیکھنا آسمان ہوگئی ہے

کدُورت دِلوں میں نہاں ہوگئی ہے
یہ دُنیا بڑی بدگماں ہوگئی ہے

نہیں میں نہیں ہاں میں ہاں مِل رہی ہے
مرے مُنہ میں اُن کی زباں ہوگئی ہے

مٹے کوہکن قیس کے سب فسانے
زباں زد مری داستاں ہوگئی ہے

عدم کے سفر پر کمر باندھ لی ہے
بڑھاپے میں ہمّت جواں ہوگئی ہے

یہ سب فیض تھا داغِ معجز بیاں کا
بہت صاف اُردُو زباں ہوگئی ہے

جوانی میں تھیں زندگی کی بہاریں
بڑھاپے میں وقفِ خزاں ہوگئی ہے

وفا ہی نہیں جنسِ کمیاب بیدلؔ
زمانہ میں ہر شے گراں ہوگئی ہے

Marfat.com

دیگر

آئی بھولے سے کبھی جو مرے لب پر فریاد
آسماں کرنے لگا ہو کے نگوں سر فریاد

عقل حیران زباں بند مکدّر فریاد
کس کے برتے پہ کروں میں محشر فریاد

ہوتی آئیں محبّت میں روا گر فریاد
کرتا اللہ سے تیری بُتِ خود سر فریاد

ہے صراحی کے دہن پر جو صدائے قلقل
یہ ہے کم مائگیٔ پیرِ مغاں پر فریاد

جور تیرے ستم ایجاد نہ بھولیں گے کبھی
سب کے سب نوکِ زباں پر ہیں مجھے فر فریاد

نیند ہے خلقِ خُدا کی مرے نالوں سے اُچاٹ
میری فریاد کے صدقے میں ہے گھر گھر فریاد

اپنی چادر سے سوا پاؤں پسارے غم نے
ہیں زمیں پر ہوں پہنچتی ہے فلک پر فریاد

میری فریاد کی فریاد کو پہنچا نہ کوئی
دم بخود رہ گئی اللہ رے گھُٹ کر فریاد

ہو نہ جائے تہ و بالا کہیں عالم کا نظام
لے نہ لے چرخِ ستمگار سے ٹکر فریاد

مرتے دم تک نہ دیا رازِ محبّت کا پتہ
کر سکا دار پہ منصور نہ چڑھ کر فریاد

بے نیازی نے تری لُوٹ مچا رکھّی ہے
میرے نالے ہیں تصدّق تو نچھاور فریاد

سوزِ دل کو ہے عبث دیدۂ پُرنم سے گِلا
ڈوب کر بحر میں کرتا نہیں کوہر فریاد

میری پھُوٹی ہوئی قسمت کے بنانے والے
تھک کے تدبیر سے کرتا ہے مقدر فریاد

ہمہ تن درد ہوں دُکھ کی مرے شنوائی کہاں
میری رگ رگ میں ہے پیوست سراسر فریاد

لُطف اندوزِ وہ نالوں سے مرے ہوتے ہیں
سُن کے فریاد کو کہتے ہیں مکرر فریاد

پایۂ عرش ہلانا کوئی دشوار نہ تھا
لب سے مس تک نہ ہوئی بنگئی پتھر فریاد

قابلِ غور مضامینِ سخن ہیں بیدلؔ
داد پر راگ کی کرتا ہے سخنور فریاد

Marfat.com

دیگر

دِل جلوں کا جو فیصلا نہ ہُوا — حشر کیا خاک پھر ہُوا نہ ہُوا
غیر آمادۂ وفا نہ ہُوا — یہ بھی اچھّا ہُوا بُرا نہ ہُوا
لاکھ تدبیر کی لِکھّا نہ مٹا — رِزق زائد نہ ایک دانا ہُوا
صدقے اللہ کی کریمی کے — مجھ کو اندیشۂ جزا نہ ہُوا
ہمسفر رہ گذارِ فانی میں — ایک بھی بندۂ خدا نہ ہُوا
مٹنے اُن پر مٹے جو حق کے لئے — آج میدانِ کربلا نہ ہُوا
دیکھتے جو نہ دیکھ پائے کلیم — وہ لبِ بام رونما نہ ہُوا
کیا بھلا دین کا بھلا کرتے — ہم سے دُنیا کا بھی بھلا نہ ہُوا

ہے رسائی طبع کیا بیدلؔ
گر مقدّر ترا رسا نہ ہُوا

دیگر

اِس سے بڑھ کر جو مصطفٰےؐ ہوتے — پھر خُدا کی قسم خُدا ہوتے
نُور پہلے ظہور بعد ہوئے — ابتدا تھے نہ انتہا ہوتے
تم نہ ہوتے جو شافعِ محشر — حشر سب کے جُدا جُدا ہوتے
شافعِ حشر ہے جو وہ بیدلؔ — شرم آتی ہے پارسا ہوتے

دیگر

غم ہر دو عالم سے آزاد ہیں ہم
تخیّل کی دُنیا میں آباد ہیں ہم

Marfat.com

طرح ـــــ "تھی فغاں وہ بھی جسے ضبطِ فغاں سمجھا تھا میں"

زندگیٔ چند روزہ جاوداں سمجھا تھا میں
اِس جہانِ بے حقیقت کو جہاں سمجھا تھا میں

الاماں جورِ بتاں راحت رساں سمجھا تھا میں
کاہشیں دل کی حسابِ دوستاں سمجھا تھا میں

اُن کی سرگوشی بھی اقرارِ نہاں سمجھا تھا میں
پڑ گئے پتھر سمجھ پر "ہوں" کو ہاں سمجھا تھا میں

ہر نئی افتادِ عالم بڑھ کے ہاتھوں ہاتھ لی
اِس کو بھی اِنعامِ ربِّ دو جہاں سمجھا تھا میں

میری خودداری سے پابندی نہ اِس کی ہو سکی
سجدہائے در کو بھی قیدِ مکاں سمجھا تھا میں

کشتیٔ عمرِ رواں گردابِ غم میں چھوڑ دی
کوششِ ساحل رسی کو رائیگاں سمجھا تھا میں

کیا بیاں کرتا خلوصِ آرزو کی داستاں
بدگماں اُن کو نصیبِ دشمناں سمجھا تھا میں

چل رہا ہوں جادۂ اُلفت میں اِنکے ساتھ شاؔ
حسرتوں کے قافلہ کو کارواں سمجھا تھا میں

جستجوئے گل میں کانٹوں سے اُلجھ کر رہ گیا
زندگانی کو بہارِ بے خزاں سمجھا تھا میں

اَب جہاں سُنئے، جہاں میں اِن کا ذکرِ خیر ہے
زخم ہائے دل کو اپنے بے زباں سمجھا تھا میں

میں کلیجہ سے لگائے ہوں قفس میں بھی اِنہیں
چار ہی تنکوں کو روحِ آشیاں سمجھا تھا میں

رختِ ہستی دوش پر لے کر عدم کی راہ لی
ورنہ خود کو زندگی میں ناتواں سمجھا تھا میں

سنتِ آدم مرے اخراج سے تازہ ہوئی
سرزمینِ ہند کو جنّت نشاں سمجھا تھا میں

ہو گیا اُفتاں و خیزاں حاضرِ بزمِ سخن
اِس کو بیدلؔ خدمتِ اُردو زباں سمجھا تھا میں

Marfat.com

دیگر

کوئے جاناں ہے فنا فی اللہ کی منزل مجھے
بیخودی عشق میں قربِ خدا حاصل مجھے

عمرِ رفتہ دے گئی فردائے محشر کی خبر
دورِ ماضی میں ملے آثارِ مستقبل مجھے

دیدیا اللہ نے روزِ ازل دینا جو تھا
حسن کی دولت تجھے بخشی تڑپتا دل مجھے

سخت جانی سے نشانِ آب تک باقی نہ تھا
تشنہ لب رویا ہے برسوں خنجرِ قاتل مجھے

قلزمِ عصیاں سے بہ نکلا امیدِ عفو پر
لے گیا منجدھار سے خود کھینچ کر ساحل مجھے

یادِ میری اُن کی محفل سے کبھی جاتی نہیں
کر ہی لیتے ہیں کسی کے جرم شامل مجھے

قطعاتِ تاریخ

برکامیابی امتحان الف آر سی ایس (لندن) از عزیز ڈاکٹر صادق حسین ایم بی بی ایس خلف المحترم الحاج خواجہ محمد حسین صاحب

کر چکے صادق حسین الف آر سی ایس شاد باش
ہے جفاکش خواجۂ عالی گہر کا نورِ عین

حق تعالیٰ کیوں نہ اِس کی سعی کرتا بارور
کامیابی میں معاون تھی دعائے والدین

تہنیت کا سال بیدل نے کہا یہ فی البدیہہ
واہ ہے اِک ماہر فن ڈاکٹر صادق حسین

۱۳۷۲ھ

آنریبل محمد علی کا تقرر وزارت عظمائے پاکستان پر

جانشیں الحاج ناظم دین کے
مردِ خوش تدبیر خوش انجام ہیں

خوب پاکستان کی کیبنٹ بنی
مجتمع بڑھ چڑھ کے سب حکام ہیں

ہو گرانی سے کسی طرح نجات
آج کل ہر شے کے دُگنے دام ہیں

چاہیئے تکمیل اِن کی جلد تر
جو پڑے اَب تک اَدھورے کام ہیں

کیوں نہ ہو بیدل امیدِ منفعت
قائدِ اعظم کے یہ ہمنام ہیں

۱۳ ۷۲

Marfat.com

ذخیرۂ محمد وارث سلیمی

بر کامیابی برخورداری شاہدہ سلمہا بنت پروفیسر محمد تسنیم صدیقی ایم اے بریلی کالج

بار آور میری منّی کی ہوئیں سب کوششیں
ماہرِ انگلش کی بنی اُردو اَدب کی منتہی
سُرخرُو رکھے سدا اِس کو خداوندِ جہاں
لُطفِ بے پایاں سے ہو ممتاز اِسکی زندگی
کامیابی کا لِکھو بیدلؔ یہ سالِ تہنیّت
مرحبا یہ شاہدہ خاتون ایم اے کر چکی

۱۹۵۳ء

برانتقال پرملال مسٹر عبدالرحمان صدیقی مرحوم ایم اے ایل ایل بی علیگ

روانہ عدم کو ہوئے عبدِ رحماں
مُسافر کی یک دم کٹیں سب منازل
نمونہ تھے اخلاق و اِنسانیت کے
مروّت کے پُتلے محبّت میں کامل
بہت دردِ قومی سے دِل تھا موثر
بڑے حوصلہ مند اَور مردِ عاقل
طبیعت بھی جویائے علم و ہُنر تھی
سہل تھی ہر اِک اِن کو مشکل سے مشکل
چلے آہ یہ مخلصِ اہلِ مِلّت
کرے مغفرت اِن کی اللہ بیدلؔ
ندا غیب سے بہرِ تاریخ آئی
اَرم میں ہوئے عبدِ رحماں داخل

۱۳۷۲ھ

مرحوم عبدالرحمان صدیقی (متوطن سندھ) ایم اے ایل ایل بی علیگ تھے۔ ڈاکٹر عبدالرحمان بجنوری اَور آپ علیگڈھ میں ہم جماعت تھے ناموں میں تفریق کرنیکے لئے ایک سندھی لکھنے لگے دوسرے بجنوری ڈاکٹر بجنوری کے اِنتقال پر آپ نے پھر صدیقی لکھنا شروع کر دیا۔ آپ اور مسٹر شعیب قریشی ڈاکٹر مرحوم کے ہمراہ بھوپال اُن کے اِنتقال کے بعد کچھ دنوں کو علیحدگی رہی۔ مرحوم ڈاکٹر انصاری کے ہمراہ طرابلس کے طبی مشن میں بھی گئے قوم کی فلاح و بہبود کیلئے ممالک غیر میں سفر کرتے رہے۔ کلکتہ کارپوریشن کے صدر بھی رہے علیگ کی کونسلوں میں پیش پیش رہے اور ورکنگ کمیٹی کے سرگرم ممبر تھے آخر میں بنگال کے کچھ عرصہ کیلئے گورنر تھے آپ سب سے پہلے بنگلہ سندھ نے لائف انشورنس کمپنی شروع کی جو اب تک کامیابی سے چل رہی ہے، ذیابیطس نے صحت خراب کر دی تھی، خوش خلق اَور فدائے ملک و ملّت تھے ان کی وفات ناقابل تلافی ہے خدا مغفرت کرے (آمین)

Marfat.com

فتح کوہ پیمائی برمونٹ ایورسٹ

نظر اللہ پر رکھ کر رہے گر آدمی کوشاں
نہیں مشکل کوئی ایسی کہ جو حل ہو نہیں سکتی

بہت برسوں سے یہ دُھن لگ رہی تھی اہلِ مغرب کو
ہمالہ کی بلندی چڑھ چڑھا کر دیکھ لیں پوری

بلا ہمت کے بل بوتے ثمر اِس سعیِ پیہم کا
بالآخر جا کھڑی کی انتہائے کوہ پر جھنڈی

نہ کیوں اہلِ وطن کو ناز ہو ایسے سپوتوں پر
ہیں مردانِ مہم اِک نیوزلنڈی ایک نیپالی

الزبتھ کی فالِ نیک ہے یہ کامرانی کی
بروزِ تاج پوشی دفعتاً پہنچی یہ خوشخبری

لہر اِس شادمانی کی رُخِ ہستی پہ رقصاں ہے
الوالعزمانِ عالم سے صدائے مرحبا نکلی

رہا بیدل یہ کرنل ہنٹ کی ٹولی کے سر سہرا
ہلاری ۔ ٹین سنگ دونوں نے فتح آج چوٹی کی

۵۳ ۶ ۱۹

ہمالیہ کی ایورسٹ چوٹی (گوری شنکر) تک رسائی کیلئے قریباً ایک سو سال سے اقوام یورپ کے کوہ پیما صاحبان کوشاں تھے اور چند جانیں بھی اس سعی میں برفباری کی نذر ہوئیں جن کی لاشیں بعد کے جانیوالوں کو برف میں دبی ہوئی ملیں پچھلے سال ریجنڈ لیمبرٹ سوئٹزرلینڈ کے باشندے کی زیرِ نگرانی جو حملہ آور گئے وہ ۲۸۲۱۸ فٹ کی بلندی تک پہنچکر واپس آگئے ۔ اس میں بھی ٹین سنگ شامل تھا۔ موجودہ پارٹی ۱۳ ویں دن سعی تھی جو کرنل ہنٹ کے زیرِ اثر گئی تھی اس میں کل ۱۲ اشخاص تھے جس میں ڈاکٹر۔ فوٹو گرافر سائنس دان اور مشہور کوہ پیما شامل تھے ۔ اِس فتح کا سہرا بالآخر اس ٹولی کے سر رہا جس کے سرکردہ لے مسٹر ہلاری اور شرپا ٹین سنگ تھے ۔

(۱) ای پی ہلاری جس کو ملکہ موجودہ انگلستان نے کے ۔ ای ۔ بی ۔ ای کا خطاب عطا کیا ہے ۳۴ سالہ نوجوان ہے نیوزلینڈ میں شہد کی مکھیاں پالتا ہے اس کے باپ کا کہنا ہے کہ یہ ہمت کوہ پیمائی کی شہد خوری کا نتیجہ ہے ۔ یہ ہوائی فوج میں جنگ عظیم دوم میں ملازم تھا۔ فوج سے علیحدگی پر پہاڑ چڑھنے کی مشق کرنے لگا۔ ۲۹ مئی کی صبح ۶ بجے اوپر چڑھنے لگے چڑھائی سیدھی تھی اور سیدھا کاٹنا پڑا قریباً ۱۰۰ بجے چوٹی پر پہنچ گئے تھے ۔ ۱۰ کیسجن کا ٹوپ وہاں اتار دیا اور آگے ۔ امنٹ وہاں قیام کیا آکسیجن کی کمی سے زیادہ دیر ٹھیرنا ممکن نہ تھا۔ گورنمنٹ برطانیہ ہند اور حکومت نیپال کے جھنڈے چوٹی پر ثبت کر دئے گئے اور واپس آگئے ۔

Marfat.com

(۲) نارکے ٹین سنگ: ۱۹۱۴ء میں موضع کہن جن جو ایورسٹ چوٹی کے نیچے مشرقی نیپال میں ہے پیدا ہوا علم سے بے بہرہ ہے اور تھوڑی انگریزی بول سکتا ہے۔ ایام طفلی میں گھر سے فرار ہو کر پہاڑ پر چڑھنے والی ٹکڑیوں میں شامل ہوتا رہا۔ یہ شرپا قوم کا ایک فرد ہے عمر ۳۹ سال، فی الحال قیام دارجلنگ میں ہے جہاں اس کی بیوی اور لڑکا بھی ہیں۔ حکومت نیپال نے اس کی کوہ پیمائی کی صلاحیت کے پیش نظر ٹین سنگ "شیر" کا خطاب دیا ہے۔ ملکہ انگلستان نے اس کی کامیابی پر جارج میڈل عطا کیا ہے۔ اس کے مکان بنانے کیلئے چندہ ہو رہا ہے جو ۱۲ ہزار رقم پوری کریگا۔ نیپالی گورنمنٹ نے اس کو (نیپالی تارا) کا خطاب دیا ہے اور دس ہزار نقد عوام کی طرف سے پیش کیا جا رہا ہے۔ یہ نیپال میں اپنی سابقہ جائے قیام میں رہنا چاہتا ہے۔

جنرل نجیب کا معصوم شاہ فواد دوئم کو معزول کر کے مملکت مصر کی ری پبلک کا صدر مقرر ہونا

نجیب ہو گئے مصر کے صدر آج — خدا دے حکومت کو وسعت زیاد
رہا کر و فر وہ نہ وہ تاج و تخت — شہنشاہیت کا مٹا سب مواد
ہے بیدل غضب گردشِ روزگار — ہوا ختم ہے آج دورِ فواد

برتولد دختر نیک اختر میاں متین سلمہٗ ۱۳ ۷۲ھ

واہ پیدا ہوئی ہے بنتِ متین — عید میں عید سے بھی آئی
ہو میسر سعادتِ دارین — دولتِ علم حق سے بھر پائی
اس کے ماں باپ کو خدا رکھے — ان کے دم سے رہے توانائی
لکھ ولادت کا سال یہ بیدل — خوب ہے یہ ظفر[1] کی ماں جائی

۱۹ ع ۵۳

[1] ظفر المتین مولود کے بھائی کا نام ہے۔

Marfat.com